حدیث نبوی ﷺ

کے چند محافظ

(محدثین کرام کے حالات
زندگی آسان زبان میں)

اُمِ عبدِ مُنیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

حدیث نبوی ﷺ کے چند محافظ

حافظ امام ابن البیع حاکم نیشاپوری

امام ابوبکر ابن ابی شیبہ

امام نعیم بن حماد خزاعی

www.KitaboSunnat.com

اُمِ عبدِ مُنیب

(محدثین کرام کے حالات زندگی آسان زبان میں)

ناشر:

مشربہ علم و حکمت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیث نبوی ﷺ کے چند محافظ

جملہ حقوق بحق
مشربہ علم وحکمت محفوظ ہیں۔

اہتمام	محمد عبد منیب
ناشر	مشربہ علم وحکمت
اشاعت اول	ربیع الثانی ۱۴۲۸ ھجری
اشاعت دوم	صفر ۱۴۳۰ھ
قیمت	80.00

ملنے کا پتہ:

☆ مشربہ علم وحکمت (دارالشکر) 0300-4270553
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان

☆ المكتبة السلفية:
(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph:092-042-7237184

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

امام محمد بن اسماعیل بخاری	5
امام مسلم بن الحجاج قشیری	26
امام ابوداؤد سجستانی	36
امام ابوعیسیٰ محمد ترمذی	49
امام محمد ابنِ ماجہ قزوینی	60
امام مالک بن انس اصبحی	67
امام احمد نسائی	82
امام احمد بن حنبل	90
حافظ امام ابن البیع حاکم نیشاپوری	101
امام ابوبکر ابن ابی شیبہ	111
امام نعیم بن حماد خزاعی	116
اصطلاحات حدیث	123

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخنِ وضاحت

بچوں کے رسالے ''نور'' کی مدیرہ آپا جی بنتِ مجتبیٰ مینا نے ایک بار مجھ سے ذکر کیا کہ ہماری ہمارے ہاں اردو زبان میں صوفیا یا نام نہاد بزرگوں پر تو بہت کچھ لکھا جاتا ہے لیکن اسلام کے اصل محسن اور سنتِ رسول ﷺ کے امین اور محافظ ہستیوں کے حالات لکھنے کی روایت نہ ہونے کے برابر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری صرف نئی نسل ہی نہیں، بڑے بھی محدثین کے نام سے اور حالات سے واقف نہیں۔ میری خواہش ہے کہ آپ ان عظیم شخصیات کے حالاتِ زندگی آسان انداز سے لکھیں۔

گو کام مشکل تھا لیکن ربِّ کریم نے ہمت دی اور یہ سلسلہ ''نور'' میں شائع ہونے لگا۔ تقریباً تیرہ محدثین کے حالات لکھے پھر یہ سلسلہ رک گیا۔

اب اس سلسلے کو اپنی ایک دینی بہن کی ایماء پر منظرِ عام پر لایا جا رہا ہے جس میں گیارہ محدثین کے حالات شامل ہیں۔ اللہ نے توفیق دی تو دیگر محدثین پر لکھنے کی کوشش کی جائے گی۔

اس مجموعے کے آخر میں فنِ حدیث کی اصطلاحات کا ایک اشاریہ بھی دے دیا ہے تاکہ مطلوبہ صفحے پر دیکھا جا سکے۔

اللہ تعالیٰ اس مجموعے کی ترغیب دینے والے اور اسے شائع کرنے والے تمام افراد کو اجر سے نوازے۔ آمین!

اُمِّ عبدِ منیب

ربیع الثانی ۱۴۲۸ ہجری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

پیارے بچو! امام محمد بن اسماعیل بخاری ایک عظیم محدث تھے۔ ان کا سب سے بڑا علمی کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے بہت محنت کے ساتھ حدیث کا ایک ایسا ذخیرہ جمع کیا ہے جو قرآن پاک کے بعد دنیا کی تمام کتابوں سے صحیح ہے۔ آیئے آج آپ کو اس عظیم محدث کے حالاتِ زندگی سنائیں۔

وطن:

آپ کا وطن بخارا تھا جو ایشیا میں جمہوریہ ازبکستان کا شہر ہے۔ وسطِ ایشیا کا پرانا نام ماوراء النہر تھا۔ وسطِ ایشیا کے علاقے ازبکستان میں بہت سی مسلمان شخصیتیں پیدا ہوئیں۔ جن میں امام ابوعیسیٰ ترمذی، امام سرخسی، امام زمخشری، فارابی شامل ہیں۔ جمہوریہ ازبکستان میں آج کل اٹھاسی فیصد مسلمان ہیں۔ بخارا شہر کی اصل شہرت امام محمد بن اسماعیل ہی کی وجہ سے ہے۔

خاندان:

تقریباً ۱۲۰۰ سال گزرے، بخارا شہر میں ایک خاندان رہتا تھا۔ اس خاندان کے ایک آدمی کا نام مغیرہ تھا۔ یہ خاندان مجوسی مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔ (مجوسی آگ کی پوجا کرتے ہیں) اس وقت بخارا کے حاکم کا نام یمان جعفی تھا۔ مغیرہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کیا، ان کے دل میں اسلام کی محبت پیدا کی، وہ یمان جعفی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کرلیا...... اہلِ عرب کا ایک دستور تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جب کسی غلام کو آزاد کرتے تو اس غلام کا شمار اسی خاندان میں کرتے جس نے اسے آزاد کیا ہوتا۔ اسی طرح اگر کوئی اسلام قبول کرتا تو اسے اسی کی نسبت سے پکارا جاتا جس قبیلے کے ہاتھوں وہ اسلام قبول کرتا۔ کیونکہ مغیرہ یمان جعفی کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے، اس لئے وہ جعفی کہلائے۔

مغیرہ نے اپنے بیٹے کا نام ابراہیم رکھا۔ ابراہیم کو اللہ نے بیٹا دیا تو اس کا نام اسماعیل رکھا۔ یہی اسماعیل امام محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم تھے۔ گویا امام بخاری کے والد اسماعیل، دادا ابراہیم اور پردادا کا نام مغیرہ تھا۔ اسے عربی میں یوں کہتے ہیں "محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ جعفی"۔

والدِ محترم:

امام محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے والد اسماعیل اللہ سے بہت ڈرنے والے، دین سے محبت کرنے والے، نیک اور عالم تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیم پر پابندی سے عمل کرتے، آپ کا پیشہ تجارت تھا لیکن آپ نے عمر بھر حرام کا ایک پیسہ بھی کمائی میں شامل نہیں ہونے دیا۔ کاروبار میں جھوٹ، بددیانتی، ناپ تول میں کمی، وعدہ خلافی، دھوکا، چیزیں مہنگی فروخت کرنا۔ ان تمام برے کاموں سے اپنے آپ کو بچا بچا کے رکھا۔ کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ایسا کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے اور پھر جو کوئی ایسا کرے اس کی کمائی حرام ہو جاتی ہے اور ہمارے رسول ﷺ کا فرمان ہے۔

"وہ گوشت اور خون جو حرام سے پرورش پائے اس کا ٹھکانا دوزخ ہے"۔

(بیہقی۔ مشکوٰۃ للالبانی، کتاب البیوع، باب الکسب وطلب الحلال، ۲/ ۸۷ ۷۔ بحوالہ جنت کا بیان)

اسماعیل کو علم سے بہت دلچسپی تھی، یہی وجہ ہے کہ بخارا شہر میں جتنے بڑے بڑے عالم تھے، ان سب سے آپ نے علم حاصل کیا۔ اس دور میں حدیث کے علم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بہت توجہ دی جاتی تھی اور سچی بات یہ ہے کہ ہر زمانے میں اس پر توجہ دی جانی چاہیے کیونکہ مسلمان اپنے اعمال تبھی سنوار سکتا ہے جب کہ اسے اپنے پیارے رسول ﷺ کے فرمان کا ٹھیک ٹھیک علم ہو......یہی وجہ ہے کہ امام بخاری کے والد اسماعیل نے حدیث کا علم حاصل کیا۔ان کے استادوں میں حماد بن زید اور ابو معاویہ مشہور استاد ہیں۔اسماعیل نے اپنے گھر میں کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کررکھا تھا یعنی کہ ان کی بہت بڑی ذاتی لائبریری تھی۔

والدہ محترمہ:

امام بخاری کی والدہ بھی ایک بہت نیک اور صالحہ عورت تھی۔اللہ تعالیٰ نے اچھی عورت کی صفت یہ بتائی ہے کہ وہ اللہ کی فرماں برداری کرتی ہے، نیک کام کرتی ہے، اپنے خاوند کی امانت کی حفاظت کرتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ کو یہ صفات عطا کی تھیں۔

پیدائش:

امام محمد بخاری جمعہ کے روز، ۱۳ شوال، ۱۹۴ھ کو پیدا ہوئے، والدین نے محمد نام رکھا۔ہجری مسلمانوں کے سن کا نام ہے اسے تقویم یا کیلنڈر بھی کہتے ہیں، یہ کیلنڈر اس سال سے شروع ہوتا ہے جس سال ہمارے رسول اللہ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔

بچپن:

انسان کو دنیا میں اللہ تعالیٰ نے ایک خاص وقت تک کے لئے بھیجا ہے۔اس وقت کا علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں۔جب انسان کا یہ وقت ختم ہو جاتا ہے، وہ اس دنیا سے واپس بلا لیا جاتا ہے۔ابھی امام محمد کم سن ہی تھے کہ آپ کے والد دنیا سے رخصت ہو گئے۔آپ کی پرورش کی ذمہ داری آپ کی والدہ پر آن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑی۔ ہمارے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

والمراۃ راعیۃ علی اھل بیت زوجھا وولدہ ومسئولۃ عنہ۔

"اور عورت اپنے خاوند کے گھر والوں کی اور اس کے بچوں کی نگران ہے اور اس کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا"۔ (صحیح مسلم، کتاب الامارہ)

آپ کی والدہ نے نگرانی کا فریضہ خوب ادا کیا۔ آپ کی تربیت اس طرح کی جس طرح ایک مسلمان ماں کو کرنا چاہیے، ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سامنے رکھے۔ مثلاً بچپن ہی سے اچھے کاموں کی عادت ڈالنا، برائیوں سے روکنا، دین اور علم کا شوق پیدا کرنا، برے ساتھیوں سے بچانا وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ نے امام بخاری رحمہ اللہ کو والدین بھی اچھے دیئے اور شوق وذوق بھی اچھا دیا۔ اللہ کی مرضی آپ کی آنکھیں خراب ہوگئیں اور ایسی خراب ہوئیں کہ بینائی جاتی رہی، بہت علاج کیا لیکن آرام نہ آیا۔ ایک مسلمان کا یہ یقین ہوتا ہے کہ بیماری دور کرنے پر کوئی قادر نہیں، شفا دینا اللہ ہی کا کام ہے اور دعائیں بھی وہی قبول فرمانے والا ہے۔ امام محمد بخاری کی والدہ نے دن رات رو رو کر دعائیں کیں تاکہ اللہ ان کے لخت جگر کی بینائی درست کر دے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں ضرور قبول کرتا ہے اور پھر ماں باپ کی دعا۔ جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

"تین شخصوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں: والدین کی دعا اولاد کے حق میں، مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا"۔

(سنن ابی داؤد، ۱/۵۶۹ مترجم مطبوعہ اسلامی اکادمی لاہور)

ماں کی دعا قبول ہوئی۔ بخاری رحمہ اللہ کی بینائی درست ہوگئی اور ایسی درست ہوئی کہ آخری سانسوں تک وہ چاند کی چاندنی میں بھی اچھی طرح لکھتے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے تھے۔

تعلیم:

آپ کو علم کا شوق اور دین کی محبت والد سے ملی تھی۔ والدہ کی تربیت نے اسے دو چند کر دیا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے بلا کا حافظہ اور ذہانت عطا کی تھی...... آپ جو سبق ایک بار سن لیتے لفظ بلفظ یاد ہو جاتا۔ دس سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا۔ حدیث کا ابتدائی علم بھی سیکھ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

''جو علم حاصل کرنے کے لئے اللہ کی راہ میں نکلتا ہے اللہ اسے جنت کی شاہ راہوں میں سے ایک راہ پر ڈال دیتے ہیں اور فرشتے طالب علم کی رضا کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب العلم، رقم: ۳۶۴۱)

کون سا علم؟ جو دین، اعمال، اخلاق اور صحت کے لئے اچھا ہو، ان میں نکھار پیدا کرے، یہ تمام خوبیاں صرف دین کے علم میں ہیں۔ فضول، لچر، بے ہودہ کتابوں سے انسان کا ذہن خراب ہو جاتا ہے۔ مزاج آوارہ ہو جاتا ہے اور پوری زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ صرف یہی نہیں آخرت بھی برباد ہو جاتی ہے لیکن علمِ دین کا شوق صرف شوق ہی نہیں عبادت بھی ہے۔

محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دین کا علم اسی جذبے سے حاصل کیا اور دن رات اس میں مگن رہنے لگے۔ آپ کی گیارہ سال کی عمر تھی، ایک استاد صاحب حدیث سنا رہے تھے، ان سے غلطی ہوگئی۔ آپ نے غلطی کے بارے میں ان کو بتایا، استاد صاحب نہ مانے کیونکہ زبانی پڑھا رہے تھے، اس لئے گھر جا کر کتاب کھول کر دیکھا تو پتا چلا کہ محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سچ کہا تھا۔ انہوں نے محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو کہا۔ تم نے سچ کہا تھا اور میں غلطی پر تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ خود کہتے ہیں ''میری عمر سولہ برس تھی جب میں نے امام وکیع اور عبداللہ بن مبارک کی کتابیں زبانی یاد کرلی تھیں۔امام وکیع اور عبد اللہ بن مبارک بہت بڑے محدث تھے۔

ایک اور عالم ابوبکر ابی عتاب کہتے ہیں کہ ہم نے محمد بخاری سے درسِ حدیث سنا اور اسے لکھا اور اس وقت ابھی آپ کی داڑھی مونچھ نہیں آئی تھی۔یعنی چھوٹی سی عمر ہی میں علم میں مشغول ہو گئے اور اس میں اس طرح جی لگایا، محنت کی، وقت کی قدر کی، کہ بڑے بڑے عالم بھی آپ کے علم کا اعتراف کرنے لگے۔

پہلا سفر:

سولہ برس کی عمر میں آپ نے حج کا سفر کیا۔یہ آپ کی زندگی کا پہلا سفر تھا، اسی سفر میں آپ کی والدہ محترمہ اور بڑے بھائی بھی ہمراہ تھے۔یہ دونوں تو حج کرکے واپس بخارا آ گئے لیکن محمد بخاری علم حاصل کرنے کے لئے مکہ مکرمہ میں رک گئے۔

دیگر علمی سفر:

آپ نے بخارا میں موجود ان تمام علماء سے علم حاصل کیا جو حدیث کے ماہر تھے۔ان میں علامہ محمد یوسف بیکندی، عبداللہ بن محمد مسندی، ابراہیم بن الاشعث جیسے عظیم علماء شامل ہیں۔علم کی پیاس اس قدر شدید تھی کہ آپ کا جی اس سے نہیں بھرا اور آپ نے دنیا کے دوسرے شہروں میں جانے کا ارادہ کرلیا۔اس وقت بصرہ، کوفہ، دَمشق، بُغداد، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بلخ، مَرو، نیشاپور اور مصر میں علم کا دور دورہ تھا۔ان شہروں میں بہت بڑے بڑے مدرسے قائم تھے۔ہزاروں کی تعداد میں لوگ شرکت کرتے تھے۔اس وقت آج کی طرح کہیں آنا جانا آسان نہیں تھا۔نہ گاڑیاں تھیں نہ جہاز......لوگ مہینوں پیدا چلتے رہتے، سفر کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پریشانیاں سہتے، موسم کی گرمی سردی، بھوک پیاس برداشت کرتے، راستے دشوار گزار اور پُرخطر ہوتے تھے۔ لیکن آپ نے ان کی کوئی پرواہ نہ کی اور دین کا علم حاصل کرنے کے لئے ایک شہر سے دوسرے شہر جاتے رہے۔ راستے میں کھانے پینے کا سامان ختم ہو جاتا تو درختوں کے پتے اور گھاس کھا کر پیٹ بھر لیتے لیکن اپنے ہم سفروں کو یہ حالت نہ بتاتے نہ ان سے کچھ مانگتے۔ آپ نے شام، جزیرہ اور مصر کا سفر کیا۔ بصرہ کا چار بار، کوفہ اور بغداد اتنی بار گئے کہ اس کی گنتی ہی یاد نہیں۔

ذریعہ معاش:

آپ کے والد تاجر تھے۔ کاروبار کرتے تھے۔ انہوں نے ترکہ میں کچھ رقم چھوڑ دی، جو رقم آپ کے حصے میں آئی۔ آپ نے وہ رقم ایک صاحب کو دے دی تاکہ وہ اس سے کاروبار کریں۔ وہ ہمیشہ کاروبار سے جو حصہ آپ کا ہوتا، ادا کر دیتے۔ عمر بھر اسی کے سہارے معاشی ضروریات پوری کرتے رہے۔ انہوں نے کمانے کی فکر سے آزاد ہو کر خود کو حدیث کے علم کے لئے وقف کر دیا تھا۔

شکل وصورت:

آپ نے پوری عمر حدیث میں صرف کر دی، جسمانی صحت کی طرف بہت کم توجہ دی، یہاں تک کہ کئی کئی روز بغیر کھائے گزر جاتے یہی وجہ ہے کہ آپ کا جسم کمزور اور دبلا پتلا سا تھا، اور قد درمیانہ تھا۔

اخلاق وعادات:

اللہ کے احکام سے خوب واقف تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی سنت بہت محبوب تھی۔ اپنی زندگی میں یہ خیال رکھتے کہ ہر کام اللہ اور اس کے رسول کی مرضی کے مطابق ہو۔ آپ کی طبیعت میں وہ تمام اچھائیاں موجود تھیں جن کا قرآن پاک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نیک لوگوں کے حوالے سے ذکر ہے۔

درگزر اور احسان:

قرآن پاک نے ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو غصہ پی جاتے اور احسان کرتے ہیں، آپ اس پر سختی سے کار بند تھے۔ چنانچہ عبداللہ بن محمد صیادنی کہتے ہیں: میں آپ کے مکان پر گیا، آپ اس وقت حدیث لکھ رہے تھے۔ اتنے میں وہاں سے آپ کی لونڈی گزری۔ اس کا پیر لگا اور دوات الٹ گئی۔ آپ نے کہا: تم کیسے چلتی ہو؟ لونڈی نے جواب دیا اگر راستہ ہی نہ ہو تو میں کیا کروں...... یہ سن کر امام محمد بخاری نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور کہا جاؤ میں نے تم کو آزاد کیا۔ کسی نے کہا: ''اے ابوعبداللہ! لونڈی نے تو آپ کو غصہ دلانے والی بات کہی تھی لیکن آپ نے اس کو آزاد کر دیا۔ آپ نے کہا ہاں! میں نے اس کے سلوک پر اپنے نفس کو راضی کر لیا''۔

زبان کی حفاظت:

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَ لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَ مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ٥ يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ﴾ [الحجرات: ۱۱-۱۲]

''مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہو اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی عورت کسی عورت کا مذاق نہ اڑائے ممکن ہے کہ وہ عورت اس سے بہتر ہو اور اپنے مومن بھائی کو عیب نہ لگاؤ اور ایک دوسرے کا برا نام نہ رکھو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام رکھنا گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔ اے اہل ایمان بہت گمان کرنے سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو اور کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے۔ اور اللہ سے ڈرو! بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے"۔

"چنانچہ آپ نے عمر بھر نہ کسی کی غیبت کی، نہ کسی پر ہنسے، نہ چغلی کھائی، نہ کسی کو دکھ دینے والی بات کہی۔ یہ سب برائیاں ایسی ہیں کہ جس انسان کے ساتھ یہ برائی کی گئی ہو جب تک وہ انسان خود معاف نہ کر دے، اللہ تعالیٰ بھی اس برائی کو معاف نہیں کرتا۔ اسی احساس کے پیشِ نظر ایک دفعہ آپ نے ابومعشر سے کہا۔

"مجھے معاف کر دو"۔

وہ بولے آپ نے میرا کیا قصور کیا ہے جسے معاف کر دوں۔ امام بخاری نے کہا۔ دراصل ایک بار آپ درس دے رہے تھے، میں بھی اسی مجلس میں موجود تھا، درس دیتے ہوئے آپ بار بار اپنا سر اور ہاتھ ہلاتے تھے۔ آپ کی یہ حالت دیکھ کر میں ہنس پڑا تھا۔ یہی میرا قصور ہے جو میں نے آپ کی ذات کے حوالے سے کیا ہے۔ ابومعشر نے کہا: "اچھا میں نے آپ کو معاف کیا"۔

دراصل آدمی کسی پر تب ہنستا ہے جب اس کو اس کا کوئی کام یا کوئی حرکت پسند نہیں آتی۔ کیونکہ آپ کو آخرت میں جواب دہی کا احساس تھا، اس لئے اسی دنیا میں اپنا قصور معاف کروالیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت سے شغف:

صلوٰۃ ایک ایسی عبادت ہے جس میں انسان پوری دنیا سے تعلق توڑ دیتا ہے۔ باادب ہوکر...... پاک صاف کپڑے پہن کر...... پاک صاف جسم کے ساتھ...... پاک صاف دل لے کر...... پاک صاف جگہ پر کھڑے ہوکر...... اللہ کی بارگاہ میں حاضری دیتا ہے۔ اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور پھر اس سے مانگتا ہے۔ اللہ وہ شہنشاہ ہے جس کے ہم پر بہت احسان ہیں اس قدر کہ ہم گن ہی نہیں سکتے۔ جو کچھ بھی ہمارے پاس یا ہمارے آس پاس ہے سب کچھ اسی کا دیا ہوا ہے۔ اتنے بڑے محسن کی بارگاہ میں حاضر ہوں تو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ادب کے خلاف کوئی حرکت نہ کی جائے، نہ ہی توجہ کو دوسری طرف موڑا جائے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس کا بہت خیال رکھتے تھے۔ جس کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔

آپ اقامتِ صلوٰۃ کی حالت میں تھے کہ بھڑ آپ کے کپڑوں میں گھس گئی اور آپ کو کاٹنے لگی۔ آپ نے کوئی حرکت نہ کی، نہ اپنی جگہ سے ہلے بلکہ بڑے اطمینان سے صلوٰۃ ادا کرتے رہے جب فارغ ہو چکے تو کہنے لگے، ذرا دیکھنا یہ کیا چیز ہے جس نے مجھے دورانِ صلوٰۃ ستایا۔ دیکھا تو بھڑ تھی۔ جسم دیکھا تو اس پر سترہ ڈنگ تھے۔

اپنا کام آپ:

دنیا میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو محنت و مشقت میں عار نہیں سمجھتے۔ کام معمولی ہو یا سخت کر لیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ بھی ہر قسم کے کام کر لیتے تھے۔ کوئی بڑا کام درپیش ہوتا تو سب کے ساتھ مل کر کام کرتے۔ مسجد قبا کی تعمیر، مسجد نبوی کی تعمیر اور خندق کی کھدائی میں آپ ﷺ نے برابر سب کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ کام کیا۔ حالانکہ آپ کے لاکھوں جاں نثار موجود تھے۔ وہ آپ ﷺ سے عرض کرتے ہیں "ہم موجود ہیں آپ ﷺ آرام کریں" لیکن اپنے حصے کا کام آپ ﷺ خود کرتے۔

امام بخاری جو خادمِ حدیث تھے، نبی کریم ﷺ کے امتی تھے، ہمیشہ اس سنت پر عمل کرتے۔ چنانچہ ایک بار آپ نے اپنا معمولی سا جھونپڑا تیار کیا تو اینٹیں اور گارا وغیرہ خود ہی لا کر رکھتے تھے۔ لوگوں نے کہا یہ کام تو کوئی اور بھی کر سکتا ہے۔ آپ کیوں کر رہے ہیں۔ آپ نے جواب دیا: "یہی کام کام آنے والا ہے"۔

مسجد کا احترام:

مسجد اللہ کا گھر ہے، اسے پاک صاف رکھنا چاہیے۔ اس میں شور وغل نہیں کرنا چاہیے۔ اس میں ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جو تہذیب کے خلاف ہو یا اللہ کو ناپسند۔ ہمارے رسول ﷺ مسجد میں جب کوڑا وغیرہ دیکھتے تو خود اکٹھا کر کے باہر پھینک دیتے۔ ایک دفعہ ایک بدو نے تھوک دیا تو آپ ﷺ نے صاف کر کے اس پر پانی بہا دیا...... امام محمد بخاری جو خادمِ رسول ﷺ تھے، وہ بھی اس کا بہت خیال رکھتے۔ ایک بار آپ مسجد میں تھے کہ ایک آدمی کو آپ کی داڑھی میں تنکا نظر آیا، اس آدمی نے یہ تنکا نکال کر فرش پر پھینک دیا۔ امام محمد بخاری کو یہ اچھا نہ لگا کہ تنکا مسجد کے فرش پر گرا رہے۔ جب آپ نے دیکھا کہ اس شخص کی توجہ کسی اور طرف ہے تو تنکا اٹھا کر جیب میں ڈال لیا۔ جب مسجد سے باہر نکلے تو اسے باہر پھینک دیا۔

تنگ دست کے ساتھ نرمی:

امام محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے ۲۵۰۰۰ قرض لیا اور پھر مدت تک ادا نہ کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ آپ خود سخت ضرورت مند تھے۔ کسی نے کہا: آپ سختی سے مطالبہ کریں، وہ شخص آپ کی اتنی بڑی رقم ہڑپ کر گیا ہے...... آپ نے کہا: "نہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرضدار کے ساتھ نرمی کرنے کا حکم دیا ہے"

قوت حافظہ:

آپ کو اللہ تعالیٰ نے بے مثال حافظہ دیا تھا۔ بچپن ہی سے آپ جو سبق سنتے اسے لفظ بلفظ یاد کر لیتے۔ آپ کو بڑے بڑے علماء اپنی لکھی ہوئی کتابیں دیتے تاکہ ان کی غلطیاں نکال سکیں۔

حاشد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ محمد بخاری بصرہ کے اکثر مدرسوں میں جاتے، درس سنتے لیکن لکھتے کچھ نہیں تھے۔ جب کہ دوسرے تمام طلباء کچھ لکھ لیتے تھے۔ اس طرح سولہ دن گزر گئے، دوسرے طلباء آپس میں کہنے لگے "عجیب بات ہے کہ یہ طالبِ علم لکھتا ہی نہیں، اسے یاد کیسے ہوگا"۔ آخر انہوں نے آپ سے تذکرہ کیا۔ آپ نے کہا اچھا جو تم نے اتنے دنوں سے پڑھا ہے مجھے بتاؤ۔ طالب علم نے اپنی کتاب نکالی تو پتا چلا کہ پندرہ ہزار حدیثیں لکھی گئی ہیں۔ امام محمد بخاری نے یہ سب لفظ بلفظ زبانی سنا دیں۔

آپ ایک بار بغداد گئے تو تمام شہر میں شور مچ گیا کہ محمد بن اسماعیل بخاری آئے ہیں۔ بغداد کے اہلِ علم نے آپ کے قوتِ حافظہ کا سن رکھا تھا۔ انہوں نے آپ کا امتحان لینا چاہا۔ اس مقصد کے لئے دس علماء کا انتخاب کیا گیا۔ پہلے ایک عالم نے دس حدیثیں اس طرح سنائیں کہ اس کے راویوں کے نام اور مضمون کو الٹ پلٹ کر دیا۔ دوسرے نے بھی ایسا ہی کیا، اس طرح دس علماء نے باری باری دس دس حدیثیں لفظ، مضمون اور راوی کے نام ادل بدل کر سنائیں، ہر عالم آپ سے پوچھتا: "کیا یہ حدیث صحیح ہے"؟ آپ فرماتے "لا ادری" میں نہیں جانتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جو لوگ اس مجلس میں حاضر تھے، انہوں نے سمجھا امام بخاری ہار گئے لیکن ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی، جب محمد بن اسماعیل نے کہا کہ کیا آپ کے سوال ختم ہو گئے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے پہلے عالم کو مخاطب ہو کر کہا۔ آپ نے دراصل جو دس احادیث سنائیں ان کے اصل راویوں کی ترتیب اور مضمون یہ ہے، آپ نے ان کو ادل بدل کر یوں کر دیا تھا۔ اس طرح آپ ترتیب وار ہر عالم کی بیان کی ہوئی ہر حدیث کے بارے بتاتے گئے، سننے والے حیران رہ گئے اور علماء نے آپ کی ذہانت، علم اور حافظہ کا اقرار کر لیا۔

کسی غلط حدیث کا درست کرنا اتنا بڑا کام نہیں تھا جتنا بڑا یہ کام تھا کہ آپ نے علماء کی غلط حدیثوں کی ترتیب بھی یاد رکھی اور الفاظ بھی اور بعد میں ان کی تصحیح بھی کر دی۔

اس طرح آپ سمرقند گئے تو وہاں کے علماء نے بھی آپ کا امتحان لیا اور آپ کامیاب ہوئے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اس امت پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ آپ نے حدیث کا ایک مجموعہ مرتب کیا۔ جسے احادیث کی کتابوں میں سے اعلیٰ درجہ حاصل ہے۔ یہ کتاب آپ نے کب اور کیوں لکھی؟ اس پر بات کرنے سے پہلے آیئے یہ سمجھ لیں کہ حدیث ہے کیا؟

① ایسا بیان جسے ہمارے رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان سے ادا فرمایا۔

② ایسا کام جسے ہمارے رسول ﷺ نے خود کیا۔

③ ایسا کام یا بات جسے آپ ﷺ کے سامنے کسی مرد یا کسی عورت نے کیا تو آپ ﷺ نے اس کی تحسین کی، اسے پسند فرمایا یا ایسا کرنے سے منع نہیں کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کی جمع احادیث ہے۔جب کہ اس کا لفظ مطلب ہے نئی بات، نیا کام۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہمارے رسول اللہ ﷺ کے جاں نثار ساتھی تھے۔انہوں نے آپ ﷺ کے ہر کام، ہر بات، ہر پسند اور ناپسند کو غور سے دیکھا، ذہن میں محفوظ رکھا، خود اس پر سختی سے اور پابندی سے عمل کیا، اپنی اولاد اور دوسرے مسلمانوں کو اس کے مطابق عمل کرنے کی ترغیب دی۔

جن مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا تھا، انہوں نے بہت محبت، محنت، لگن کے ساتھ صحابہ کرام سے حدیثیں سنیں۔ان پر عمل کیا اور دوسرے مسلمانوں تک پہنچائیں۔اسی طرح جو ان کے بعد مسلمان تھے انہوں نے ان مسلمانوں سے حدیثیں سنیں، یاد کیں، اس طرح یہ علم مسلمانوں میں بڑی تیزی کے ساتھ پھیل گیا۔

بھلا کیوں نہ پھیلتا جب کہ یہی علم تو مسلمان کو درست ایمان اور صحیح عمل مہیا کرتا ہے۔اگر حدیث پر عمل نہ کیا جائے تو آدمی مسلمان ہی نہیں رہتا (اللہ ہمیں بھی حدیث کے مطابق ہر کام کرنے کی توفیق دے۔آمین!)

جن لوگوں نے حدیثیں بیان کیں، دوسروں سے سنیں، اوروں کو سنائیں، انہیں راوی کہتے ہیں۔جن صحابہ کو لکھنا آتا تھا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اکثر حدیثیں لکھ لیں تاکہ یاد رہیں۔ان لکھنے والوں میں نوجوان بھی شامل تھے اور بوڑھے مسلمان بھی۔عبداللہ بن عمرو بن العاص اور انس اور علی رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابہ نے احادیث لکھ کر اپنے پاس محفوظ کر لیں۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لکھنے کا رواج عام ہو گیا۔فتوحات کا دائرہ وسیع ہو گیا۔مسلمان دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئے تو احادیث لکھنے کا رواج بھی عام ہو گیا تاکہ لوگ کتاب کے ذریعے حدیث سے فائدہ اٹھا سکیں۔یہ سلسلہ آج

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ان شاء اللہ۔

جن لوگوں سے حدیث سنی جاتی تھی، ان کے ایمان، اعمال اور عبادات کو جانچا اور پرکھا جاتا۔ مثلاً یہ لوگ عبادات شوق کے ساتھ کرتے ہیں یا سستی سے۔انسانوں کے حقوق اچھے طریقے سے ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ان سے کبھی کوئی غلط کام سرزد ہوا ہے یا نہیں۔ان کی یادداشت کیسی ہے۔جس راوی سے سن کر یہ حدیث بیان کر رہے ہیں انہوں نے اس راوی سے ملاقات بھی کبھی کی ہے یا نہیں۔

حدیث بیان کرنے والے ان باتوں میں جتنے بلند مقام ہوتے اتنا ان پر زیادہ اعتماد کیا جاتا۔ان کی بیان کی ہوئی حدیثیں اعلیٰ درجے کی حدیثیں کہلاتی لیکن جن کی عبادات، اعمال، یادداشت یا اندازِ بیان میں کوئی کمی ہوتی ان کی بیان کی ہوئی حدیث کو کم درجے پر رکھا جاتا۔

درجے کے لحاظ سے ان احادیث کی بیسیوں قسمیں ہیں۔ مثلاً مرفوع، صحیح، متواتر، مشہور، شاذ، احاد، مرسل، ضعیف وغیرہ۔

جو لوگ حدیث لکھنے، سننے، سمجھنے میں مہارت حاصل کریں، انہیں محدثین کہا جاتا ہے۔محدثین کا واحد محدث ہے۔محدثین نے رسول اللہ ﷺ کے اعمال کو محفوظ کرنے کے لئے بہت محنت، محبت اور عقیدت سے کام لیا۔ پیارے رسول ﷺ کی صرف دو یا تین لفظوں پر مشتمل حدیث کو سننے کے لئے تین تین ماہ تک مسلسل سفر کیا اور اس راوی کے پاس پہنچے جسے یہ حدیث معلوم تھی۔

امام بخاری بھی ایک بلند پایہ محدث تھے۔آپ نے رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو اتنے اچھے اور صاف انداز سے پیش کیا کہ ان پر کسی بھی اہلِ علم کو اعتراض کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔یہی وجہ ہے کہ آپ کی حدیث کی کتاب کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کے بعد دنیا کی صحیح ترین کتاب کہا جاتا ہے۔

کتاب کا اصل نام:

"اَلْجَامِعُ الصَّحِيحُ وَالْمُسْنَدُ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَسُنَنِهٖ وَاَيَّامِهٖ"۔

لیکن اختصار کے لئے اسے صحیح بخاری کہتے ہیں۔بعض بخاری شریف بھی کہتے ہیں۔

کتاب مرتب کرنے کی وجہ:

یوں تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے بھی بہت سے محدثین نے مجموعے ترتیب دے رکھے تھے جنہیں وہ اپنے درس میں پڑھ کر سنایا کرتے اور ان کے شاگرد انہیں دوسروں تک پہنچاتے لیکن ان سب میں ہر قسم کی حدیثیں شامل تھیں۔

گو محدثین جب حدیث بیان کرتے تو اس کی قسم بھی واضح فرمادیتے لیکن عوام جو حدیث کے فن اور علم سے ناواقف تھے، وہ اس طریقے سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت امام محمد بن اسماعیل بخاری کے حصے میں لکھی تھی۔آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈالی کہ کیوں نہ ایسا مجموعہ ترتیب دیا جائے جس میں صرف صحیح حدیثیں ہی لکھی جائیں۔آخرکار اللہ تعالیٰ نے اسے عملی جامہ پہنوادیا۔

آغاز وتکمیل:

۲۱۶یا ۲۱۷ھجری کو آپ نے صحیح بخاری کا آغاز کیا،اس وقت آپ کی عمر تئیس برس تھی۔سولہ سال لگاتار محنت کرتے رہے، تب کہیں جا کر یہ مجموعہ مرتب ہوا۔اس مجموعے پر آپ نے تین بار نظر ثانی کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث کی کل تعداد:

اس مجموعے میں کل نو ہزار بیاسی حدیثیں ہیں۔

ترتیب دینے کا طریقہ:

آپ نے صحیح بخاری کا زیادہ تر حصہ مسجد الحرام یعنی بیت اللہ شریف میں بیٹھ کر لکھا۔ آپ ہر حدیث لکھنے سے پہلے اس کے ہر پہلو پر غور کرتے جب اس میں کوئی نقص نظر نہ آتا تو پھر غسل کرتے اور دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کرتے، اس دعا کا نام استخارہ ہے۔ اس دعا کا مقصد یہ ہے کہ اگر یہ بات صحیح ہو تو یا اللہ مجھے اسے کرگزرنے کی توفیق دے۔ دعا اور نماز کے بعد اگر حدیث کی صحت پر دل مطمئن ہو جاتا تو پھر اسے اپنے مجموعے میں شامل کر لیتے۔

مہرِ تصدیق:

اس مجموعے کو تیار کرنے کے بعد امام محمد اسماعیل بخاری نے بڑے بڑے محدثین کو دکھایا۔ سب نے غور سے اسے پڑھا۔ اس کی حدیثوں کی فنِ حدیث کے مطابق جانچ پڑتال کی۔ سب علماء نے تصدیق کی کہ یہ مجموعہ ہر طرح سے صحیح ہے۔ ان علماء حدیث میں امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور علی بن المدینی رحمہ اللہ علیھم کے علاوہ بہت سے علمائے حدیث شامل ہیں۔

شرائط:

آپ نے جو احادیث صحیح بخاری میں شامل کیں، ان کے لئے ایسی سخت شرائط رکھیں جن کا اہتمام نہ تو آپ سے پہلے کسی محدث نے کیا تھا اور نہ ہی بعد میں کوئی محدث یہ معیار رکھ سکا...... ان شرائط کا خلاصہ یہ ہے کہ:

① سب راویانِ حدیث ثقہ ہوں...... یعنی ان کی نیکی، سچائی، پرہیز گاری سب لوگوں میں مشہور ہو اور کبھی ان پر کسی چھوٹے یا بڑے گناہ کا الزام نہ آیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو......ان راویانِ حدیث کو گزشتہ اور حال کے تمام محدثین نے ثقہ قرار دیا ہو......اور ان راویوں کا طبقہ اعلیٰ طبقہ کے راویوں سے ہو۔

② سلسلہِ روایت منقطع نہ ہو......یعنی نبی اکرم ﷺ سے لے کر امام بخاری کے سننے تک تمام راویوں کے نام موجود اور مشہور ہوں۔

③ اگر راوی حَدَّثَنَا یا اَخْبَرَنَا کی بجائے عَنْ سے روایت کرے تو راوی کی اپنے استاد سے ملاقات ثابت ہو......یعنی اگر راوی یہ کہتا ہے کہ ''ہمیں بتایا'' یا ''ہمیں خبر دی'' کی بجائے کہے فلاں کہتے ہیں تو پھر یہ ثبوت موجود ہونا چاہئے کہ راوی نے اپنے استاد سے ملاقات کی تھی۔

④ حدیث کو دورِ حاضر کے محدثین تک سب نے صحیح قرار دیا ہو۔

⑤ روایت عِلَّت اور شُذُوذ سے پاک ہو۔یعنی اس کے متن میں کوئی خرابی بھی موجود نہ ہو۔

راوی کی راوی سے ملاقات کا ثبوت تلاش کرنا، تمام راویوں کے حالاتِ زندگی سے آگاہی حاصل کرنا بہت مشکل کام تھا۔اس محنت کو آپ نے صرف اس لئے برداشت کیا کہ اپنے راہنما ورسول ﷺ کے ارشادات صحیح صحیح لوگوں تک پہنچا سکیں۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''جس نے جان بوجھ کر مجھ سے کوئی بات منسوب کی جسے میں نے نہیں کہا اس کا ٹھکانا جہنم ہے''۔(صحیح مسلم،مقدمۃ الکتاب)

امام بخاری کو اس ارشادِ نبوی کا کتنا پاس تھا اور آپ نے اس معاملے میں کتنی احتیاط برتی،اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔

آپ نے سنا کہ کسی شہر میں کوئی صاحب رہتے ہیں جنہیں رسول ﷺ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی حدیث یاد ہے۔آپ یہ حدیث سننے کے لئے ان کے شہر پہنچے۔حالانکہ وہ شہر بہت دور تھا اور سفر بھی بہت دشوار تھا۔جب شہر پہنچے تو پتہ چلا کہ وہ صاحب جنگل کی طرف گئے ہوئے ہیں۔آپ جنگل کی طرف ان صاحب کا پتا کرنے نکل گئے۔وہ آدمی راستے میں آتا ہوا مل گیا۔آپ نے اس سے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔اس آدمی کے پیچھے پیچھے اس کا گھوڑا بھی تھا۔امام محمد بخاری نے دیکھا کہ وہ شخص خالی جھولی گھوڑے کے سامنے پھیلاتا ہے اور گھوڑا اس کی طرف لپکتا ہے...... کہ شاید اس میں کچھ کھانے کے لئے ہے۔آپ نے یہ دیکھا تو حدیث سنے بغیر واپس آ گئے......لوگوں نے وجہ پوچھی تو کہا جو شخص بے زبان جانور سے دھوکہ کر سکتا ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں، مجھے ایسے آدمی سے حدیث روایت کرنا پسند نہیں۔

وفات:

اپنے وطن سے طویل عرصہ باہر گزارنے کے بعد آپ وطن واپس آئے،آپ کے وطن میں آپ کے علم کی دھوم مچ چکی تھی۔لوگ شہر سے تین میل دور تک آپ کے استقبال کے لئے آئے۔ابھی بخارا میں آئے کچھ دن ہی ہوئے تھے کہ حاکمِ بخارا نے آپ کو پیغام بھیجا کہ میرے گھر آ کر میرے بچوں کو اور مجھے بخاری کا درس دیا کرو۔آپ نے جواب دیا:''میں علم لے کر امیروں کے دروازے پر نہیں جایا کرتا،تمہیں ضرورت ہے تو میرے حلقہِ درس میں آ کر حدیث سنو''۔

یہ سن کر امیر کو غصہ آ گیا اور آپ کو شہر سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

آپ سمرقند کے ایک گاؤں خرتنگ چلے گئے۔ابھی کچھ دن ہی وہاں ٹھہرے تھے کہ سمرقند کے لوگوں نے ایک قاصد بھیجا کہ آپ ہمارے پاس آئیں اور ہمیں خدمت کا موقع دیں۔آپ جانے کے لئے تیار ہوئے جب گھوڑے پر پاؤں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا تو کمزوری محسوس ہوئی۔آپ گھوڑے سے اتر گئے اور کہا کہ میں اپنے میں کمزوری محسوس کرتا ہوں اور پھر لیٹ گئے اور قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے لگے۔اسی حالت میں آپ کا انتقال ہوگیا۔اَنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔

وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۳ سال سے تیرہ دن کم تھی۔آپ ہفتہ کے روز عیدالفطر کی رات فوت ہوئے۔آپ کو سنتِ رسول ﷺ اس قدر محبوب تھی کہ اکثر وصیت کرتے مجھے تین کپڑوں میں کفن دینا جن میں قمیض اور عمامہ نہ ہو۔رسول اللہ ﷺ کا بھی یہی کفن تھا۔چنانچہ تین کپڑوں ہی میں کفن دیا گیا۔عید کے دن صلوٰۃ ظہر کے بعد آپ کو خرتنگ میں دفن کر دیا گیا۔

دیگر تصانیف:

① تاریخِ کبیر۔ اٹھارہ سال کی عمر میں حجاز میں تصنیف کی۔
② اَلْاَوْسَط۔ یہ بھی تاریخ ہے۔
③ اَلصَّغِیْر۔ یہ بھی تاریخ ہے۔
④ کِتَاب الکنی۔
⑤ الضعفاء الصغیر۔
⑥ الادب المفرد۔
⑦ خلق افعال العباد۔
⑧ جزء رفع الیدین۔
⑨ اَلْقِرَاءۃ خَلْف الامام۔
⑩ کتابُ الرِّقاق۔

اس کے علاوہ آپ کی پندرہ کتب ہیں جو تا حال طبع نہیں ہوئی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے اساتذہ:

جن سے حدیث سنی مشہور نام یہ ہیں:

(١) مکی بن ابراھیم۔

(٢) عبد اللّٰہ بن موسیٰ۔

(٣) محمد بن یوسف الفریابی۔

(٤) اسحاق بن رَاھَوَیہ۔

(٥) ابو بکرَ الْحُمَیْدِیْ۔

(٦) امام احمد بن حنبل۔

(٧) علی بن مدینی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مسلم بن الحجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ

امام مسلم بن الحجاج قشیری ایک بلند پایہ محدث تھے۔آپ کی عظمت اور علمی بلندی ہر دور میں تسلیم کی گئی ہے۔

جائے پیدائش:

نیشا پور ایران کا ایک مشہور شہر ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو آپ کی جائے پیدائش ٹھہرایا۔۲۰۶ ہجری کو آپ نے اس دنیا میں آنکھ کھولی یعنی آج سے تقریباً بارہ سو سال قبل۔بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ آپ ۲۰۴ یا ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔

نام:

آپ کا نام آپ کے والدین نے مسلم رکھا۔مسلم کا مطلب ہے اللہ کا فرمان بردار، بے شک آپ اپنے نام کی طرح عمر بھر اللہ کی فرماں برداری میں مگن رہے۔

والدین کا نام:

والد محترم کا نام حجاج تھا۔دادا محترم کا نام داؤد اور پردادا کا نام کوشاد......عربی میں اس نام کو یوں لکھتے اور بولتے ہیں: ''مسلم بن الحجاج بن داؤد بن کوشاد نیشا پوری''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنیت:

عرب معاشرت میں نام کے علاوہ کنیت کا بھی رواج ہے۔ یعنی کوئی دوسرا ایسا نام رکھنا جو باپ، ماں یا بیٹے، بیٹی سے تعلق کو ظاہر کرے۔ مثلاً بنتِ ایوب، ایوب کی بیٹی......ابنِ مریم، مریم کا بیٹا......اسی طرح آپ کی کنیت ابوالحسن تھی۔

قبیلہ:

عرب کے ایک مشہور قبیلہ قشیر میں سے تھے گو آپ کی پیدائش ایران (عجم) میں ہوئی تھی لیکن نسب کے لحاظ سے آپ عربی تھے اور اسی نسبت سے قشیری کہلاتے تھے۔

علم کا شوق:

علم ایک ایسی دولت ہے جو ہمیں اچھے اور برے کی پہچان عطا کرتی ہے۔ جو انسان کو تہذیب اور سلیقہ سکھاتی ہے، سب سے بڑی خوبی یہ ہے علم جتنا بھی خرچ کریں اتنا ہی بڑھتا ہے۔ اور پھر اگر علم کا تعلق حدیث سے ہو تو اس کے کیا کہنے۔

حدیث سے مراد ہمارے نبی ﷺ کا ایسا بیان ہے جسے آپ ﷺ نے خود اپنی زبان سے ادا فرمایا یا ایسا کام جسے آپ ﷺ نے خود کیا یا ایسا کام اور بات جسے آپ کے سامنے کسی مرد یا عورت نے کیا تو آپ ﷺ نے اسے اچھا کہا، یا اسے منع نہیں کیا......گویا یہ وہ علم ہے جس سے ہمیں ہمارے رسول ﷺ کے احکام، عادات اور پسند ناپسند کا پتا چل جاتا ہے۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ پاک کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے بہترین نمونہ قرار دیا ہے، اس لئے حدیث ہی وہ علم ہے جو ہمیں اس نمونہ سے واقف کراتا ہے۔

حدیث کا علم ہر دور میں مسلمانوں نے بڑی محبت اور محنت سے حاصل کیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں اسی علم کے لئے جگہ جگہ درس ہوتے، حدیث سننے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سنانے، سیکھنے اور سکھانے کا ہر جگہ عام رواج تھا۔ امام مسلم کے شہر نیشاپور میں بھی بہت سے محدثین تھے۔ جن سے آپ نے علمِ حدیث حاصل کیا۔ جب اہلِ شہر سے اطمینان کے ساتھ یہ علم سیکھ چکے تو پھر شوق نے دوسرے شہروں کی طرف چلنے پر مجبور کیا۔ اس وقت حجاز، شام، عراق، مصر، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ علمِ حدیث کے بڑے بڑے مرکز تھے۔

لیکن اس وقت آنے جانے کی سہولتیں نہیں تھیں۔ لوگ کئی کئی روز پیدل یا اونٹ، گھوڑے، خچر پر سوار ہو کر سفر کرتے۔ بھوک پیاس کی تکلیف اٹھاتے، ان دشواریوں کے باوجود آپ نے شوقِ علم پورا کرنے کا ارادہ کر لیا اور جب انسان کسی نیک کام کا ارادہ کر لے تو اسے پورا کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ دے ہی دیتا ہے۔ آپ نے ان شہروں کا رخ کیا جہاں حدیث کے بڑے بڑے علماء موجود تھے۔

ہمارے پیارے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

''میری طرف سے چاہو ایک بات ہی سنو دوسروں تک پہنچا دو''۔

(صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: ۳۴۶۱)

اللہ تعالیٰ نے جن خوش نصیب لوگوں کو ...... حدیث کا علم دے رکھا تھا، وہ دنیاوی فائدے اور مالی لالچ کے بغیر درس دیتے ...... اور طلبِ حدیث کا شوق رکھنے والے جوق در جوق چلے آتے ...... ان سب کی یہی کوشش ہوتی کہ وہ اپنے پیارے نبی ﷺ کی حدیث سنیں، یاد کریں، تاکہ دوسرے لوگوں تک پہنچا سکیں۔ (اللہ تعالیٰ ہم کو بھی ایسا ہی شوق عطا کرے۔ آمین!)

امام مسلم نے طلبِ حدیث کے لئے جن شہروں کا سفر کیا، ان میں حجاز، شام، عراق، مصر اور بغداد خاص طور پر نمایاں ہیں۔ آپ نے اپنا سب سے آخری سفر بغداد کی طرف کیا۔ یہ ۲۵۹ھ کا واقعہ ہے، آپ بغداد میں درسِ حدیث

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی دیتے رہے جس میں آپ کے بہت سے شاگرد شامل ہوتے۔

اساتذہ کرام:

جن علماء سے آپ نے علم حدیث حاصل کیا، ان میں یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، عبداللہ بن مسلمہ، قُتَیْبَہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشار، محمد بن المُثنّٰی کے علاوہ بہت سے محدثین شامل ہیں۔

شاگرد:

آپ سے بہت سے لوگوں نے علمِ حدیث سنا اور سیکھا۔ آپ کے شاگرد آسمانِ حدیث کے درخشندہ ستارے بنے، ان میں ابوعیسیٰ ترمذی (سنن ترمذی کے مرتب) ابو حاتم رازی، ابوبکر بن خُزَیمہ اور ابوعوانہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

فضیلتِ علمی:

آپ کے اساتذہ آپ کے علمی مرتبہ کو دیکھ کر اکثر آپ کی تحسین فرماتے۔ آپ نے چودہ سال کی عمر میں سماعِ حدیث شروع کیا۔ آپ کے استاد اسحاق بن راہویہ فرمایا کرتے ''اللہ جانے یہ کس بلا کا شخص ہوگا''۔

امام ابوزرعہ اور ابوحاتم اس دور کے ماہرینِ حدیث پر آپ کو ترجیح دیا کرتے تھے۔ آپ کا گھر حدیث کی کتابوں سے بھرا ہوا تھا۔ آپ اکثر حدیث کی تلاش، تحقیق...... حدیث کے سیکھنے، سکھانے یا سننے سنانے میں مشغول رہتے۔ یہاں تک کہ آپ کو یہ بھی ہوش نہ رہتا کہ میں نے کیا کھایا یا کتنا کھایا، کھایا بھی ہے یا نہیں۔

اخلاق وعادات:

آپ خود محدث تھے، حدیث کے عالم تھے، رسول اللہ ﷺ کی عادات، پسند

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

، ناپسند سے اچھی طرح واقف تھے۔آپ نے ہمیشہ یہی کوشش کی کہ سنتِ نبوی ﷺ پر عمل کیا جائے۔جن علماء نے آپ سے ملاقات کی یا آپ کے ساتھ رہے ان کا کہنا ہے کہ آپ نے عمر بھر اپنی زبان کو گالی سے آلودہ نہیں کیا۔بے شک گالی دینا بہت بری بات ہے، ہمارے پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمان بخاری اور امام مسلم نے بھی روایت کیا ہے:

''منافق کی تین علامتیں ہیں جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے، اور جب امانت دی جائے تو اس میں خیانت کرے اور جب جھگڑا کرے گالی گلوچ پر اتر آئے''۔

(صحیح بخاری و مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب)

ایمان کو منافقت سے بچانے کے لئے ضرورت ہے کہ گالی سے بچا جائے۔گالی صرف منافقت کی علامت ہی نہیں بلکہ بے حیائی، بدگمانی اور الزام تراشی بھی ہے۔(دعا کیجئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس برائی سے بچائے)

غیبت سے پرہیز:

غیبت ایک ایسی برائی ہے جس سے بچنا بہت مشکل کام ہے۔غیبت سے مراد ہے جب کوئی شخص موجود نہ ہو تو دوسروں کے سامنے اس کا ذکر اس انداز سے کرنا یا ان الفاظ سے کرنا کہ اگر وہ خود سن لیتا تو اسے ناگوار گزرتا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کا ذکر اس انداز میں کرو (کہ اگر وہ اس سامنے ہوتو) اسے ناگوار ہو۔''لوگوں نے کہا''یارسول اللہ ﷺ! اگر وہ عیب اس ہمارے بھائی میں موجود ہو؟'' آپ ﷺ نے فرمایا''جب ہی تو غیبت ہے ورنہ بہتان ہے''۔(مسلم رقم ۲۵۸۹۔سنن ابی داود، کتاب الادب رقم: ۴۸۷۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مسلم عمر بھر اسی برائی سے دور رہے۔ (اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اس برائی سے دور رکھے۔ آمین)

نرم مزاجی:

ہمارے پیارے رسول ﷺ خود نرم مزاج تھے، دوسرے آپ کو بھی تکلیف دیتے لیکن آپ ﷺ برا نہ مناتے، نہ جھڑکتے، خادم تک کو معاف کر دیتے، کسی کی پٹائی کبھی نہ کرتے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ بھی اس نبوی عادت کے پابند تھے چنانچہ کسی کو جھڑکتے نہ ہی مارتے۔

اساتذہ کی عزت:

دنیا میں وہی طالب علم کامیاب ہوتا ہے جو اساتذہ کا احترام کرے۔ علم کی تکریم کرے۔ یوں تو ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے اساتذہ قابلِ احترام ہیں لیکن علمِ حدیث سکھانے والے اساتذہ اس لئے بھی تعظیم کے لائق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمارے رسول ﷺ کی باتیں، کام اور پسند اور ناپسند کو محفوظ کرنے کا ذریعہ بنایا۔ انہیں دوسروں تک پہنچانے کا سلیقہ عطا کیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے اساتذہ کی بہت عزت کرتے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کے اساتذہ میں شامل تھے۔ ان سے آپ کو اتنا پیار تھا، اتنی عقیدت تھی کہ ایک روز بے اختیار ان کی پیشانی کا بوسہ لیا۔

آپ نے اپنی ''صحیح مسلم'' جب مکمل کر لی تو اسے اپنے استاد محترم ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پیش کیا۔ یہ حدیث کے بہت بڑے ماہر تھے، وہ ہر حدیث کو غور سے سنتے۔ اس کے سَنَد، مَتَن، طُرُق پر غور کرتے جسے صحیح سمجھتے اسے امام مسلم مجموعے میں رہنے دیتے اور جس میں ابوزرعہ کوئی نقص بتاتے اسے مجموعے سے نکال دیتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات:

اتوار کا دن تھا، رجب کی ۲۵ تاریخ، ۲۶۱ ہجری...... جب اللہ تعالیٰ نے اس دنیا سے آپ کو بلالیا۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۵۵ برس تھی۔ نیشاپور کے باہر ایک بستی جسے نصیر آباد کہتے تھے، اس میں سوموار کے دن دفن کیے گئے۔

آپ کی موت کا واقعہ انتہائی حیرت انگیز ہے۔ ہوا یوں کہ آپ علمی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، کسی نے کوئی حدیث دریافت کی آپ کو یاد نہ رہا، کہ یہ حدیث کس کتاب میں پڑھی تھی۔ گھر آ کر کتابوں میں سے تلاش کرنے لگے۔ پاس ہی کھجوروں کا ایک ٹوکرا رکھا تھا۔ جو کسی نے ہدیہ بھیجا تھا۔ آپ ایک ایک کھجور لے کر کھاتے جاتے اور حدیث تلاش کرتے جاتے۔ چونکہ توجہ تلاشِ حدیث کی طرف تھی اس لئے یہ پتا ہی نہ چلا کہ کتنی زیادہ کھجوریں کھا گئے ہیں۔ جب پتا چلا تو موت کا نقارہ بج چکا تھا۔ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ)

آپ کا اس امت پر احسان:

آپ نے اپنے اساتذہ سے جو کچھ عمر بھر سیکھا، جو کچھ سمجھا، اللہ تعالیٰ نے جتنی صلاحیت آپ کو بخشی، آپ نے اسے انتہائی دیانت، محنت، اور محبت کے ساتھ اس امت کو عطا کر دیا۔ آپ کے اس عطیے کا نام ''صحیح مسلم'' ہے۔ جس میں ۷۴۲۲ احادیث ہیں۔ یہ کتاب صحیح ترین کتابوں میں سے ایک ہے۔ حدیث کی چھ کتابیں ایسی ہیں جن کو ہر دور کے محدثین نے بلند تسلیم کیا ہے۔ ان میں سے پہلے نمبر پر صحیح بخاری، اور دوسرے نمبر پر صحیح مسلم ہے۔ نیز ان میں سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابنِ ماجہ بھی شامل ہیں، ان سب کو صحاح ستہ کہتے ہیں۔ یعنی وہ حدیث کی چھ کتب جن میں زیادہ تر صحیح احادیث شامل کی گئی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم، صحیح بخاری کی طرح ایک ایسا مجموعہ ہے جس کی احادیث پر اکثر محدثین نے اعتماد کیا ہے۔ گو دونوں کتابوں میں صحیح احادیث ہیں لیکن فنِ حدیث اور ترتیب کے لحاظ سے دونوں میں فرق ہے اور وہ فرق درجہ ذیل ہے۔

☆ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے آغاز میں دیباچہ تحریر کیا ہے جب کہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا نہیں کیا۔

☆ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ ﷺ کی بات یا عمل کے ساتھ ساتھ صحابہ کے اقوال یا افعال بھی لکھے ہیں۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے صرف رسول اللہ ﷺ کی بات یا عمل ہی تحریر کیا ہے۔

☆ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث سے جتنی باتوں کا پتا چلتا ہے سب کے لئے الگ الگ عنوان بنائے اور پھر اس کے نیچے وہ سب حدیثیں دے دیں جو اس عنوان کے تحت تھیں لیکن امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث کو ایک عنوان ہی کے تحت لکھا اور پھر کتاب میں دوسرے عنوان کے تحت...... یا دوسری کسی جگہ اس حدیث کو دوبارہ ذکر نہیں کیا۔

☆ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث کو جتنے راویوں سے سنا سب کا باری باری تذکرہ کیا...... جن الفاظ کے ساتھ سنا، ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا...... جس انداز سے اپنے استاد سے سنا، اس انداز کی وضاحت کی۔ مثلاً اگر استاد نے اپنی کتاب سے پڑھ کر سنایا تو حَدَّثَنَا کے الفاظ لکھے اور اگر آپ نے استاد کے سامنے کتاب پڑھ کر حدیث استاد کو سنائی تو اَخْبَرَنَا کا لفظ لکھا...... اسی طرح راویوں کے نام پوری طرح کھول کر لکھے۔ ان کی کنیت، ان کا اصل نام اور ان کا لوگوں میں مشہور نام سب کا ذکر کیا تاکہ پڑھنے والے کو غلطی نہ لگے۔

☆ امام مسلم، صحیح مسلم کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا۟ أَن تُصِيبُوا۟ قَوْمًۢا بِجَهَـٰلَةٍ فَتُصْبِحُوا۟ عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَـٰدِمِينَ﴾[الحجرات:٦]

''اے ایمان والو اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو تو تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ جا پڑو کسی قوم پر نادانی سے، پھر کل کو پچھتاؤ اپنے کئے ہوئے پر۔''

لہٰذا میں نے جن لوگوں سے حدیث روایت کی ہے ان کا شوقِ عبادت، ان کے عقائد، ان کی عادات، ان کی یادداشت اور ان کی ایمانداری کا پوری طرح پتا چلانے کی کوشش کی۔ جب مجھے یہ سب راوی قابلِ اطمینان نظر آئے تب ان سے سن کر حدیث بیان کی۔

یاد رہے کہ محدثین یہ خیال رکھتے تھے کہ راوی زبان کا سچا، عادات میں بہتر، امانت کے حوالے سے دیانت دار، عدل وانصاف کرنے والا، اور یادداشت میں اتنا پختہ ہو کو جو بات سنے یا دیکھے، اسے اسی طرح یاد رکھ سکے اور بیان کر سکے۔

☆ پھر امام مسلم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِٱلْعَدْلِ﴾[البقرة:٢٨٢]

''گواہ کرو دو شخصوں کو جو عادل ہوں۔'' (مقدمۃ الکتب)

لہٰذا میں نے صرف وہی حدیث بیان کی جسے دو عادل راویوں نے روایت کیا ہے گویا صحیح مسلم کی ہر حدیث کم از کم دو مستند راویوں سے مروی ہے۔

☆ مزید لکھتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے عادل کی گواہی قبول کرنے کا حکم دیا ہے اور عادل وہ ہے جس نے کبھی گناہ کبیرہ نہ کیا ہو'' لہٰذا میں نے اس راوی کی احادیث لی ہیں جسے میں نے ایمان، اخلاق، حافظے، عدل، احسان اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیانت میں بہتر سمجھا۔ (مقدمۃ الکتاب)

ان تمام شرائط پر غور کریں تو پتا چلتا ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بہت احتیاط، ذمہ داری، دیانت اور محنت کے ساتھ احادیث منتخب کیں، بے شک حدیث کا بیان کرنا بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ امام مسلم اپنے دیباچے میں یہ حدیث خاص طور پر بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مت جھوٹ باندھو میرے اوپر جو کوئی میرے اوپر جھوٹ باندھے گا وہ جہنم میں جائے گا"۔ (صحیح مسلم)

مدت تالیف:

امام مسلم، صحیح مسلم کی پندرہ سال تک بار بار اس کی جانچ پڑتال کرتے رہے۔ مختلف محدثین کو دکھاتے رہے۔ آپ کے ساتھ ابوسلمہ آپ کے شاگرد بھی معاون رہے۔ آخر جب آپ کے استاد ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے سنا۔ اجازت دی تو پھر آپ نے اسے عوام کے سامنے پیش کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نوٹ:

یہ تمام مضامین صحیح مسلم شرح نووی مترجم مولانا وحید الزماں کے آغاز میں دیئے گئے مضمون "امام مسلم کے حالاتِ زندگی" سے تیار کیا گئے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابوداؤد سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

نام:

امام ابوداؤد کا اصل نام سلیمان تھا۔سلیمان علیہ السلام اللہ کے جلیل القدر نبی تھے،ان کے والد کا نام داؤد علیہ السلام تھا۔سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی شاندار حکومت عطا کی تھی کو جو دنیا میں نہ پہلے کسی کو دی اور نہ بعد میں کسی کو ملے گی۔

کنیت:

عرب میں رواج ہے کہ بیٹے بیٹی یا باپ اور ماں کی نسبت سے نام رکھتے ہیں،مثلاً ابو القاسم،قاسم کا باپ۔ابنِ فرید،فرید کا بیٹا۔عربوں کے ہاں یہ نام بہت باعزت سمجھا جاتا ہے۔احترام کے پیشِ نظر کنیت سے ہی پکارتے ہیں۔چنانچہ آپ کی کنیت ابوداؤد تھی۔

والدین:

آپ کے والد محترم کا نام اشعث اور دادا کا نام اسحاق تھا۔آپ کا نسب نامہ یہ ہے"سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن عمرو بن عمران" آپ کے جدِّ اعلیٰ عمران،علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں زندہ تھے۔انہوں نے جنگِ صفین میں حصہ لیا اور اسی میں شہید ہوئے۔

قبیلہ:

آپ کے قبیلے کا نام ازد تھا۔اسی لئے آپ کے نام کے ساتھ ازدی لکھتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔

وطن:

آپ جس شہر میں پیدا ہوئے اس کا نام سیستان تھا۔سیستان کہاں واقع ہے؟اس کے بارے میں دو رائے ہیں۔بعض کا خیال ہے کہ یہ شہر سندھ اور ہرات کے درمیان بلوچستان میں واقع ہے......بعض کا کہنا ہے کہ سیستان شہر نہیں بلکہ ایک گاؤں کا نام ہے جو بصرہ کے قریب واقع ہے۔سیستان عجمی لفظ ہے......عرب لوگوں کی عادت ہے کہ وہ دوسری زبان کے لفظ جب بولتے ہیں تو تھوڑا سا تبدیل کر کے عربی زبان کے مطابق بنا لیتے ہیں۔چنانچہ سیستان کو انہوں نے سجستان بنالیا اور آپ کے نام کے ساتھ سجستانی بولنے لگے......یہ اتنا مشہور ہوا کہ آپ کے نام ہی کا ایک حصہ بن گیا۔

پیدائش:

آپ اپنے متعلق خود لکھتے ہیں کہ میری پیدائش ۲۰۲ ہجری میں ہوئی۔

علم کا شوق:

علم ایک ایسی دولت ہے جس کے چھننے کا کوئی خطرہ نہیں۔خرچ کرنے سے اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔وقت کی گرد اسے کبھی میلا نہیں کر سکتی......اگر علم قرآن پاک اور حدیث رسول ﷺ کا ہو تو پھر یہ زندگی بھی ہے اور روشنی بھی......غذا بھی ہے اور دوا بھی......اللہ تعالیٰ نے امام ابوداؤد کو اسی علم کا شوق عطا کیا جسے حدیث کہتے ہیں۔

حدیث کیا ہے؟

ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو کام کیا، جو بات کی، اپنی پسند اور ناپسند کا اظہار کیا سب حدیث کہلاتا ہے۔حدیث ایک وسیع علم ہے۔اس علم سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت اور اس کا حصول ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ ہمارے رسول ﷺ نے فرمایا:

طلب العم فريضة على كل مسلم۔

''علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے''۔ (مقدمہ سنن ابن ماجہ)

علم سے مراد قرآن اور حدیث ہی کا علم ہے کیونکہ یہی علم انسان کو سچا مسلمان بناتا ہے۔

علمی سفر:

امام ابوداؤد کو علم کا شوق تھا۔ اس شوق کو پورا کرنے کے لیے آپ نے بہت سے شہروں کا سفر کیا گو اس دور میں سفر کرنا بہت مشکل تھا لیکن علم کے سچے جذبے نے آپ کو کبھی چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ آپ علم کے حصول کے لیے عراق، خراسان، بغداد، شام، جزائر، مرو، اصفہان، نیشاپور، اور مصر گئے ...... ان شہروں میں حدیث کے بڑے بڑے علماء تھے۔ آپ نے باری باری ان سب سے علم حاصل کیا۔

آپ نے اپنے علمی سفر کا حال بھی لکھا...... اور جو کچھ ان سفروں میں دیکھا اور محسوس کیا اسے بیان کیا...... آپ اپنے مصر کے سفر کا ایک دلچسپ مشاہدہ بتاتے ہیں:

''میں نے مصر میں ایک بہت بڑی ککڑی دیکھی۔ اس کو ماپا تو وہ تیرہ بالشت لمبی تھی...... اس طرح ایک بہت بڑا اترنج دیکھا جسے کاٹ کر اونٹ پر لادا گیا۔ اس کے دو حصے یوں لگتا تھا جیسے نقارے (دف) کے دو بڑے حصے ہوں۔

آپ عمر کا زیادہ حصہ بغداد میں رہے۔ ۲۷۱ ہجری میں بغداد سے بصرہ چلے آئے۔ چار سال بصرہ میں رہنے کے بعد وفات پائی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ:

آپ نے جن عظیم شخصیات سے علم حاصل کیا ان کی تعداد تقریباً تین سو ہے۔ ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں: امام احمد بن حنبل، اسحٰق بن راھویہ، ابوثور، یحییٰ بن معین، ابوبکر بن ابی شیبہ، ہشام بن عبدالملک طیالسی، قتیبہ بن سعید...... ان میں سے تین نام ایسے ہیں جن سے صحاح ستہ (حدیث کی چھ کتابیں) کے دو مرتبوں نے بھی حدیث سنی۔ یہ مرتب امام محمد اسماعیل بخاری اور امام مسلم بن الحاج قیشری ہیں۔ جب کہ تین استاد...... جن سے انہوں نے حدیث سنی امام احمد بن حنبل، عثمان بن ابی شیبہ اور قتیبہ بن سعید ہیں۔

شاگرد:

آپ کے شاگرد بہت زیادہ تھے۔ کبھی کبھی آپ کے حلقۂ درس میں ہزاروں تک شاگرد ہوتے...... آپ کے شاگردوں میں آپ کے اپنے بیٹے بھی شامل ہیں جن کا نام ابوبکر بن ابوداؤد تھا۔ آپ کے دو عظیم شاگرد ایسے ہیں جنہوں نے آپ کی طرح حدیث کی کتاب تالیف کی اور ان کی کتابیں صحاح ستہ (حدیث کی چھ کتابوں) میں شامل ہیں۔ ان کے نام ابوعیسیٰ ترمذی اور امام احمد نسائی ہیں۔
آپ سے ایک حدیث آپ کے عظیم استاد امام احمد بن حنبل نے بھی سنی تھی...... محدثین کی زبان میں اس حدیث کا نام "حدیثِ عتیرہ" ہے۔ چونکہ استاد نے یہ حدیث آپ سے سنی تھی، اس لئے آپ اس پر بہت فخر کرتے تھے۔ آپ کے مشہور شاگرد چار ہیں: ① ابو بکر بن ابوداؤد۔ آپ کے بیٹے ② لؤلؤی ③ ابن الاعرابی ④ ابن داسہ

علمی فضیلت:

آپ کے بارے میں مشہور مقولہ ہے یعنی اکثر علماء کہا کرتے تھے کہ علمِ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث آپ کے لئے ایسے نرم کر دیا گیا ہے جیسے داؤد علیہ السلام کے لئے اللہ نے لوہا نرم کر دیا تھا...... داؤد علیہ السلام اللہ کے نبی تھے۔ ان کو اللہ نے یہ معجزہ عطا کیا تھا کہ جب لوہے کو ہاتھ لگاتے تو نرم ہو جاتا۔ آپ اسے جدھر موڑنا چاہتے آسانی سے مڑ جاتا۔ آپ لوہے کی زرہیں بنا کر بیچا کرتے تھے۔

اس مقولے سے علماء کی مراد یہ ہے کہ جس طرح داؤد علیہ السلام ایک سخت دھات لوہے کو آسانی سے موڑ سکتے تھے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حدیث کا علم آسان کر دیا۔

﴿ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾[الجمعه:٤]

''یہ اللہ کا فضل ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔''

ایک اور عالم ابراہیم حربی کا بیان ہے کہ ''آپ دنیا میں حدیث کی خدمت کے لئے اور آخرت میں جنت کے لئے پیدا ہوئے تھے۔''

بے شک جسے دنیا میں پیارے رسول ﷺ سے قریب کرنے والی دولت نصیب ہوئی اسے جنت ملے ہی ملے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی حدیث کا علم عطا کرے۔ آمین!

کتابیں جو آپ نے ترتیب دیں:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ علم عطا کیا تھا جو علمِ خیر ہے۔ یہ تبھی مفید ہوتا ہے جب دوسروں تک بھی پہنچایا جائے۔ چنانچہ آپ نے لوگوں تک یہ خیر پہنچانے کے لئے جو طریقے رائج تھے سب استعمال کئے۔ آپ لوگوں کو درس دیتے۔ حدیث سناتے اور لکھواتے، اس کے علاوہ مختلف موضوعات پر کتابیں تحریر کیں جن سے دنیا والے آج تک فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ان کتابوں کی تعداد تقریباً ۲۱ ہے، ان میں سے آپ کی سب سے زیادہ مشہور کتاب ''کتاب السنن ابی داؤد'' ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا علمی کارنامہ:

آپ کا اہم اور مفید علمی کارنامہ ''کتاب السنن'' کی تالیف ہے۔آپ جس دور میں پیدا ہوئے، عباسی خلافت اپنے عروج پر تھی۔دور دور تک سرحدیں پھیل چکی تھیں۔بہت سے غیر مسلم علاقے اسلامی خلافت کا حصہ بن چکے تھے۔عباسی خلفاء کو ایرانی لوگوں سے خاص لگاؤ تھا...... وہ اپنے اکثر وزیر، امراء اور درباری انہی میں سے چنتے تھے۔ایران اسلامی فتوحات سے پہلے مجوسی مذہب کا پیرو تھا جس میں آگ کی پوجا کی جاتی ہے۔ظاہر بات ہے اس مذہب کے طور طریقے مسلمانوں سے بالکل الگ تھلگ تھے لیکن ایرانی وزیروں، امیروں اور مشیروں کا اثر ورسوخ عام تھا۔اس لئے لوگ ان کی عادات، ان کے طریقے ان کے رسم ورواج اپناتے جارہے تھے۔

اسلامی آداب مٹتے جارہے تھے جیسے آج کل ہمارے یہاں ہر کام انگریزی طریقے کے مطابق کیا جاتا ہے......لوگ یہ سوچے بغیر کہ اس کام کا کوئی فائدہ بھی ہے یا نہیں صرف اس لئے کرتے ہیں کہ اسے انگریز لوگ کرتے ہیں۔یہی حال اس وقت کے مسلمانوں کا تھا۔

مسلمان آغاز ہی سے رسول اللہ ﷺ کے دیئے ہوئے طور طریقوں پر عمل کرتے چلے آرہے تھے۔اولاد کو انہی کی تعلیم وتربیت دی جاتی تھی، ہر جگہ انہی کا احترام کیا جاتا تھا...... جو کوئی غیر اسلامی طریقہ اپناتا اسے سخت ڈانٹ دی جاتی۔اسے سمجھایا جاتا کہ کافروں اور غیر مسلموں کا طریقہ نہ اپناؤ۔آخر کار اسے غیر اسلامی طریقہ چھوڑنا پڑتا لیکن اب معاملہ بگڑتا جارہا تھا۔ایرانی رسم ورواج کی وجہ سے سنتِ نبوی ﷺ کا چلن کم ہونے لگا جو لوگ سچے مسلمان تھے، علمائے دین تھے، وہ اس حالت پر افسوس کرنے لگے اور اپنی پوری کوشش کی کہ اسلامی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایات زندہ رہیں......امام ابوداؤد نے بھی اس تبدیلی کو محسوس کیا......اور سوچا کہ اسلامی احکام، آداب اور طور طریقوں کو کیسے محفوظ کیا جا سکتا ہے تا کہ ایک طالبِ علم نبی اکرم ﷺ کے طور طریقے آسانی سے جان سکے۔

گو حدیث کی بہت سی کتابیں موجود تھیں جن میں نبی اکرم ﷺ کے فرمان، کام اور پسند وناپسند درج تھی......لیکن ضرورت ایک ایسی کتاب کی تھی جو ہمارے رسول ﷺ کے کاموں کو اس انداز سے پیش کرے کہ جاننے والے کی تسلی ہو سکے۔ مثلاً اگر یہ جاننا چاہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھانا کیسے کھاتے تھے تو آپ کے تمام طریقے، تمام سنتیں ایک ہی جگہ پر اکٹھے مل جائیں۔ امام ابوداؤد نے ایک ایسی ہی کتاب ترتیب دینے کا ارادہ کرلیا......اور اپنی کوشش شروع کردی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی اور بہت محنت کے بعد کتاب تیار ہو گئی جس کا نام آپ نے ''کتاب السنن'' رکھا۔ سنن سنت کی جمع ہے یعنی ایسی کتاب جس میں رسول اللہ ﷺ کی سنتیں جمع کی گئی ہیں۔

اس سے پہلے جتنی بھی کتب ترتیب دی گئی تھیں وہ مُسنَد اور جامع تھیں...... حدیث کے علم کی زبان میں جامع اور مُسنَد کی تعریف یہ ہے۔

جامع:

جس میں مندرجہ ذیل آٹھ موضوعات شامل ہوں۔ سِیَر، آداب، تفسیر، عقائد، متن، اَحکام، شرائط، مناقِب۔

مُسنَد:

جس میں ایک راوی کی بیان کی ہوئی حدیثیں جمع کی جائیں۔

''کتاب السنن'' ایک ایسے انداز کی کتاب تھی اور سچ تو یہ ہے کہ عام لوگوں کے لئے اس کی سخت ضرورت تھی۔ چنانچہ کتاب السنن میں وہ چیزیں نہیں ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کا تعلق ٹھوس علمی حقائق ...... ایمان یا فضائل سے ہے اس میں وہ چیزیں ہیں جن پر اپنے جسم، اپنی زبان اور اپنے مال کے ذریعے عمل کرنے کی ضرورت ہر وقت پیش آتی رہتی ہے۔

امام ابو داؤد کے بعد بہت سے محدثین نے ''کتاب السنن'' کے طرز پر کتابیں مرتب کیں۔ صحاح ستہ (حدیث کی چھ کتابیں) میں تین کتابیں اسی طرز پر لکھی ہوئی ہیں جن کے نام یہ ہیں: سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن ابنِ ماجہ۔

کتاب السنن کا مرتبہ:

حدیث کی وہ چھ بنیادی کتابیں جن کو حدیث کے بڑے بڑے علماء نے اول درجہ دیا ہے، ان میں ابو داؤد کا مقام تیسرے نمبر پر ہے، بعض اسے چوتھے نمبر پر رکھتے ہیں۔

امام ابو داؤد نے اس کتاب میں ہر قسم کی حدیثیں شامل کی ہیں۔ مثلاً صحیح، حسن، ضعیف۔ چونکہ آپ کا ارادہ لوگوں کو سنت نبوی ﷺ بتانا تھا، اس لئے ضروری تھا کہ آپ ہر قسم کی حدیث شامل کرتے۔

ضعیف حدیث کیا ہے؟

ضعیف حدیث کے بہت سے درجے ہیں، جو حدیث میں مختلف وجوہات کی بنا پر قائم کئے گئے ہیں۔ ان میں سے کچھ قبول کئے جانے کے لائق ہیں اور کچھ نہیں ...... امام ابو داؤد نے جو حدیث زیادہ ضعیف درجے کی تھی اس کی وضاحت کر دی ہے۔

صحیح حدیث کیا ہے؟

صحیح حدیث سے مراد ایسی حدیث ہے جسے بیان کرنے والا راوی باایمان، بلند اخلاق اور متقی ہو...... اس کا حافظہ مضبوط ہو۔ جس راوی سے سن کر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کر رہا ہے اس سے اس کی ملاقات ثابت ہو۔اگر ملاقات نہیں تو وہ اس زمانے میں موجود ہو...... دراصل صحیح حدیث کے بارے میں ہر محدث کی اپنی اپنی شرطیں ہیں...... بعض کی شرطیں سخت ہیں، بعض کی نرم، ان میں سے امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ اور امام مسلم بن الحجاج قشیریؒ کی شرائط سب سے زیادہ سخت ہیں۔ان کے مقابلے میں امام ابوداؤد کی شرائط نرم ہیں۔امام ابوداؤد نے اپنی کتاب السنن کے بارے میں کہا ہے کہ میں جس حدیث کے بارے کچھ نہ لکھوں وہ میرے نزدیک صحیح ہے۔بہر حال یہ ایک فنی اور علمی مسئلہ ہے...... اصل بات یہ ہے کہ سنن ابی داؤد ایک ایسی کتاب ہے جو پیارے رسول ﷺ کی سنتیں (طور طریقے) جاننے کے لئے کافی ہے۔چاہے ان سنتوں کا تعلق کسی بھی کام سے ہو...... جس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔

حافظ ابنِ سعید سکن ایک بہت بڑے عالم تھے، یادر ہے کہ عربی میں خاص طور پر علم حدیث میں حافظ اسے کہتے ہیں جسے حدیث کی روایات، راوی اور اس علم کی اصطلاحات زبانی یاد ہوں۔

حافظ ابنِ سعید بھی حافظِ حدیث تھے۔ایک دفعہ ان کی خدمت میں محدثین کی ایک جماعت حاضر ہوئی اور عرض کیا حدیث کی بہت سی کتابیں مرتب ہو گئی ہیں۔ایسے میں آپ ہماری راہنمائی کیجئے، ہمیں مشورہ دیجئے کہ ہم کون سی کتابیں پڑھا کریں۔حافظ ابنِ سعید سکن نے کچھ جواب نہیں دیا، خاموشی سے اٹھے اور اپنے گھر چلے گئے۔کچھ دیر بعد آئے تو ہاتھ میں ایک بستہ تھا، اسے لا کر کھولا۔اس بستے سے نکال کر چار کتابیں ان کے سامنے رکھ دیں۔صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، سنن نسائی۔

علمی سمجھ بوجھ:

امام ابوداؤد کو اللہ تعالیٰ نے دین کی سمجھ دے رکھی تھی۔دین کے کون کون سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعبے ہیں، اس پر کس طرح عمل کیا جا سکتا ہے، کتاب السنن کی تالیف اس کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ جب آپ یہ کتاب ترتیب دے چکے تو بہت سے علماء آپ کو دیکھنے آئے کہ وہ کون عظیم آدمی ہے جس نے یہ کتاب ترتیب دی ہے۔

آپ کہا کرتے تھے کہ دین پر عمل کرنے کے لیے چار حدیثیں بنیاد کا کام دیتی ہیں۔

① "انما الاعمال بالنیات"۔

''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے''۔ (بخاری ومسلم)

عبادت کے درست ہونے کے لئے ضروری ہے کہ نیت خالص ہو۔ اگر نیت میں کھوٹ ہو مثلاً دکھاوے کا کھوٹ، بڑا کہلانے کا کھوٹ، پرہیز گاری کا کھوٹ، کوئی اور مقصد حاصل کرنے کا کھوٹ، تو پھر عبادت درست نہیں ہوگی اور جب عبادت درست نہیں ہوگی تو اس پر اجر بھی نہیں ملے گا۔

② "من حسن الاسلام المرء ترکه مالا یعنیه"۔

''آدمی کے اسلام کا حسن (خوبصورتی) اس بات میں ہے کہ وہ فضول کاموں کو چھوڑ دے۔'' (سنن ترمذی)

اگر فضول کاموں کو چھوڑنے کا ارادہ کرلیا جائے تو پھر ہمارا ہر کام سنت کے مطابق ہو جائے...... اور انسان اللہ کی اطاعت کے دامن میں آجائے گا۔ پھر زندگی کا ایک لمحہ بھی بے کار کاموں میں صرف نہیں ہوگا۔ جب فضول کام ہی نہیں کریں گے تو پھر یقیناً کارآمد کاموں کی فہرست طویل ہو جائے گی اور ان پر اجر ہی اجر ملے گا۔

③ "لا یومن احدکم حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه"۔

''اس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی چیز پسند نہ کرے جسے وہ خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔'' (صحیح مسلم کتاب الایمان)
واقعی اگر ایک مسلمان اس اصول کو اپنا لے تو معاشرتی فساد اور بگاڑ ختم ہو جائے گا۔

④ ''الحلال بین والحرام بین وبینهما مشتبهات فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه''۔

''حلال اور حرام دونوں ظاہر ہیں اور ان کے درمیان مشتبہات ہیں یعنی ایسی چیزیں ہیں جن کے بارے شک ہے کہ وہ حلال ہیں یا حرام۔ جس نے ان شک والی چیزوں سے پرہیز کیا اس نے دین کو محفوظ کرلیا۔'' (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی)

اخلاق وعادات:

برتن کے اندر جو کچھ ہو اس کی خوشبو ضرور باہر آتی ہے۔ چونکہ آپ کے سینے کو اللہ تعالیٰ نے حدیث سے معطر کیا تھا۔ اس لئے آپ کے اعمال بھی اس کی خوشبو میں بسے ہوئے تھے۔ علماء لکھتے ہیں:

آپ بڑے متقی، متوکل اور زاہد تھے۔ یعنی ہر معاملے میں اللہ سے ڈرنے والے، گناہوں سے بچنے والے، اللہ پر بھروسہ کرنے والے تھے۔ دنیا اور اس کی لذتوں سے آپ نے کبھی دل نہیں لگایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ [الاعراف: ۳۱]

''بے شک اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

فضول خرچی سے مراد یہ ہے کہ آدمی ایسی جگہ خرچ کرے جہاں خرچ کرنے کی ضرورت نہ ہو یا اس جگہ خرچ کرنے سے انسان کے اپنے کردار یا دوسروں کے حقوق میں کوئی کمی واقع نہ ہوتی ہو...... اسے عربی زبان میں اسراف کہتے ہیں۔ امام ابوداودؒ اسراف سے بچتے تھے۔ چنانچہ آپ کے حالاتِ زندگی لکھنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں نے بیان کیا ہے کہ:

''آپ اپنی قمیص کی ایک آستین کھلی اور ایک تنگ رکھتے تھے، کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو کہا'' آستین کے اندر اپنے لکھے ہوئے کاغذات رکھتا ہوں اس لئے اسے کھلا رکھتا ہوں...... دوسری آستین سے ایسا کوئی کام نہیں لیتا اس لئے اسے کھلا رکھنا مجھے اسراف (فضول خرچی) لگتا ہے۔''

یہ اسراف کے معاملے میں ان کی احتیاط کا عالم تھا۔ اور سچ بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو جو نعمتیں دی ہوئی ہیں وہ بے کار اور فضول خرچی کے لئے نہیں دیں بلکہ حسبِ ضرورت استعمال کرنے کے لئے دی ہیں۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ نے ان سب نعمتوں کا حساب لینا ہے۔

اللہ سے ڈرنے والے ہر آدمی کو اسراف (فضول خرچی) سے بچنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اس سے بچائے۔ آمین!

حفظ وضبط:

حفظ کا مطلب ہے یاد رکھنا اور ضبط سے مراد ہے ترتیب سے یاد رکھنا...... اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ صلاحیت خوب دی تھی۔ آپ جو کچھ سنتے یا دیکھتے اسے یاد کر لیتے۔ ایک محدث کے لئے یہ بنیادی شرط ہے۔ حفظ کی قوت جتنی مضبوط ہو گی، راوی اتنا ہی زیادہ قابلِ اعتما ہوگا۔

امام ابوداؤد کے بارے میں علماء نے گواہی دی ہے کہ آپ ضبط وحفظ میں دنیا کے اماموں (سرداروں) میں سے ایک امام (سردار) تھے۔

اولاد:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹا عطا کیا جس کا نام ابوبکر تھا۔ ابوبکر ہمارے رسول ﷺ کے بہت پیارے صحابی کا نام تھا۔ جو آپ ﷺ کے بعد مسلمانوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سب سے پہلے خلیفہ بنے۔ جو سب سے پہلے اسلام لائے۔ جنہوں نے آپ ﷺ کے ہمراہ ہجرت کی تھی۔

نیک اور اچھا بیٹا وہی ہوتا ہے جو اپنے والدین کی نیک روایات، اچھی عادات کو زندہ رکھے، انہیں محفوظ رکھے۔ امام ابو داؤد کے پاس علم کا سرمایہ تھا۔ نیک بیٹے نے اس سرمائے کی خوب حفاظت کی اور اپنے باپ کی طرح اپنی زندگی حدیث کی خدمت میں گزار دی۔ کتاب السنن ابو داؤد کو جن لوگوں نے روایت کیا ہے اور لکھ کر محفوظ کیا، ان میں ابو بکر بھی شامل ہیں۔

وفات:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾[الرحمان:٢٦]

اللہ تعالیٰ نے جب آپ کو موت کے اس ذائقے سے آشنا کرایا، اس وقت آپ کی عمر ۷۳ برس تھی۔ جمعہ کا دن اور شوال کی ۱۶ تاریخ تھی...... ہجری تقویم کے مطابق ۲۷۵ سن تھا۔ آپ کا جنازہ عباس بن عبد الواحد نے پڑھایا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو منور فرمائے۔ آپ کے علم کو مزید پھیلائے۔ حدیث سے ہماری زندگیوں کو بھی امام ابو داؤد کی طرح منور کر دے۔ آمین

ملاحظہ:

یہ تمام حالاتِ زندگی ''سنن ابو داؤد'' نعمانی کتب خانہ کے مطبوعہ ایڈیشن، جلد اول سے لئے گئے ہیں۔ مزید حالات جاننے کے لئے ''بستان المحدثین'' شاہ عبد العزیز دہلویؒ کی کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

امام ابو عیسیٰ محمد ترمذی رحمہ اللہ

جائے پیدائش :

خراسان کے علاقے بلخ میں دریائے جیحون کے کنارے ایک قصبہ واقع تھا۔ جس کا نام تُرمُذ تھا۔ تُرمُذ کو "ت" اور "م" دونوں پر پیش کے ساتھ بھی پڑھتے ہیں اور "ت" کے نیچے زیر کے ساتھ بھی یعنی تِرمُذ۔

خراسان کا ایک علاقہ ماوراء النھر ترکستان کہلاتا ہے اور ترمُذ بھی اسی خطے کا ایک قصبہ ہے۔ اس خطے میں مشہور شہر بخارا واقع ہے جس میں امام محمد اسماعیل بخاری رحمہ اللہ پیدا ہوئے تھے۔

امام ابو عیسیٰ ترمِذی ۲۰۹ھ کو تُرمُذ میں پیدا ہوئے۔ بعض کا کہنا ہے کہ ترمذ کے ایک محلے بُوغ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے امی ابو نے آپ کا نام محمد رکھا۔ یعنی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خوب صورت اور بہترین نام نامی پر۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو شوق اور لگن دی اور جس نعمت سے آپ کو نوازا وہ بھی آپ کے نام کی طرح بہت خوب صورت اور بہترین تھی۔ یعنی پیارے نبی اکرم ﷺ کی، حدیث علم اور اس پر عمل کی توفیق اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی لگن۔

آپ کی کنیت ابو عیسیٰ تھی اور آپ اپنے نام کی بجائے اپنی کنیت ہی سے لوگوں میں جانے پہچانے جاتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ دادا:

آپ کے والد ماجد کا نام عیسیٰ تھا جو ایک جلیل القدر نبی کا نام ہے۔ آپ کے دادا کا نام سورہ اور پردادا کا نام موسیٰ تھا جو ضحاک کے بیٹے تھے، عربی طریقے کے مطابق آپ کے اور آپ کے باپ دادا کے نام کو ملا کر اس طرح لکھتے ہیں:

''محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک''۔

قبیلہ :

آپ کے گھرانے کا تعلق بنو سُلیم سے ہے جو کہ غیلان قبیلہ کی ایک شاخ تھی۔

نسبتی نام :

جو نام کسی قبیلے، کسی شہر یا گاؤں کی نسبت سے رکھا جائے یا مشہور ہو جائے اسے نسبتی نام کہتے ہیں۔ چونکہ آپ کا تعلق قبیلہ بنو سُلیم سے تھا اس لیے آپ کو سلمی کہا جاتا تھا۔ آپ کے گاؤں کا نام بوغ تھا اس لیے اس نسبت سے آپ کو بُوغی بھی کہا جاتا ہے یعنی بُوغ کے رہنے والے، آپ کی وفات تُرمُذ میں ہوئی تھی اس نسبت سے آپ کو تُرمُذی بھی کہا جاتا ہے یعنی تُرمُذ والے اور آپ کا یہی نام سب سے زیادہ مشہور ہے اور اسی نام سے آپ پہچانے جاتے ہیں۔

یاد رکھنے کی بات:

ترمذی نام سے تین مشہور علماء ہیں۔

① ایک یہی امام ابوعیسیٰ ترمذی ہیں۔

② دوسرے ابوالحسن احمد بن حسن ترمذی...... انہیں ترمذی کبیر (بڑے ترمذی) کہتے ہیں یہ امام احمد بن حنبل کے شاگرد ہیں۔ اور امام ابوعیسیٰ ترمذی سے عمر میں بڑے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ حکیم ترمذی۔ان کی مشہور کتاب کا نام ''نوادر الاصول'' ہے جو تصوف کے موضوع پر ہے گو اس میں حدیثیں بھی موجود ہیں لیکن ان حدیثوں کا معیار بہت کم تر ہے۔

تعلیم و تربیت:

اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو اپنی اپنی صلاحیت اور ذہانت عطا کی ہے۔ چنانچہ رب تعالیٰ نے کسی کو ہاتھ کا ہنر دیا، کسی کو زبان کا حسن، کسی کو علم عطا کیا اور کسی کو صنعت و حرفت میں کمال عطا کیا۔ امام تُرمذی کو اللہ تعالیٰ نے جو صلاحیت عطا کی وہ اہم بھی ہے اور فضیلت والی بھی یعنی پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو سمجھنے کی صلاحیت، اسے یاد کرنے اور یاد رکھنے کی صلاحیت، اسے دوسروں کو پہنچانے کی صلاحیت، اور اس کے صحیح اور ضعیف کو پہچاننے کی صلاحیت۔

آپ جس علاقے میں پیدا ہوئے وہ حدیث کے علم کا بہت بڑا مرکز تھا یعنی ماوراء النھر ترکستان۔ امام بخاری جیسے بلند پایہ محدث اسی علاقے کے رہنے والے تھے اور وہ یہاں حدیث کا درس بھی دیتے رہے تھے، اس لیے یہاں علمِ حدیث کا خوب چرچا تھا اور بھی بہت سے علمائے حدیث یہاں موجود تھے۔ ابو عیسیٰ ترمُذی نے ان کے درسوں میں بھی حصہ لیا اور ان سے سماعِ حدیث کیا۔ علمِ حدیث کی زبان میں سماعِ حدیث سے مراد ہے اپنے استاد کی زبان سے حدیث سننا۔ جب آپ نے جی بھر کر اپنے علاقے کے استادوں سے علم حاصل کر لیا تو پھر جی چاہا کہ اب دوسرے علاقوں میں بھی جائیں اور جو اساتذہ وہاں حدیث پڑھاتے اور سکھاتے ہیں ان کی شاگردی اختیار کریں۔ اس مقصد کے لیے آپ نے بہت سے شہروں کا سفر کیا جن میں کوفہ، بصرہ، واسط، رَے، خراسان اور حجاز شامل ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ:

آپ نے جن عظیم علماء سے حدیث کا علم حاصل کیا ان کی فہرست کافی بڑی ہے خاص بات یہ کہ آپ نے ان محدثین سے بھی سماعِ حدیث کیا جن کی کتابیں حدیث کی سب سے صحیح چھ کتابوں میں شامل ہیں، ان چھ کتابوں کو صحاح ستّہ کہتے ہیں۔ان میں سے تین معزز محدثین سے آپ نے حدیث سنی جن کے نام درجہ ذیل ہیں:

① امام محمد اسماعیل بخاری۔ بخاری شریف کے مرتّب

② امام مسلم بن الحجّاج قشیری۔ مسلم شریف کے مرتّب

③ امام ابوداؤد سِجستانی۔ سنن ابی داؤد کے مرتّب

ان کے علاوہ جن محدثین سے آپ نے حدیث سیکھی، پڑھی، اور سنی، اس میں چند نام یہ بھی جگمگ کرتے نظر آتے ہیں:

علی بن حُجر مَرْوَزِی۔ ھنّاد بن سرّی۔ قُتَیبہ بن سعید۔ محمد بن بشّار۔

آپ نے اپنی کتاب میں جن لوگوں سے حدیثیں روایت کی ہیں ان کی تعداد (۲۰۶) دوسو چھ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ دوسو چھ (۲۰۶) علماء آپ کے لازِمًا استاد تھے۔اس کے علاوہ آپ کے بہت سے ایسے استاد بھی ہیں جن سے آپ نے حدیث سنی، پڑھی اور سیکھی لیکن ان سے سنی ہوئی کسی حدیث کو اپنی کتاب میں شامل نہیں کیا۔

علم:

آپ کے زمانے میں جو علماء موجود تھے ان سب نے آپ کی علمی لیاقت دیکھی، آپ کی دین کی میں سمجھ کو پرکھا۔آپ کی حدیث میں مہارت دیکھی، آپ کی زبردست یادداشت دیکھی، آپ کی نیکی اور پرہیزگاری، دیکھی اسی وجہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کا کہنا یہ ہے کہ خراسان کے علاقے میں امام بخاری کے بعد امام ابو عیسیٰ تُرمُذِی کے برابر کا کوئی نہیں۔

باکمال حافظہ :

حدیث کا علم بہت نازک ہے، اس میں ایک لفظ بلکہ نقطے یا زیر زبر کی غلطی پوری حدیث کو تبدیل کر دیتی ہے۔ اس لیے اس علم کو صحیح طرح سیکھنے اور سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ یادداشت بہت مضبوط ہو۔ آدمی جو سنے، جو دیکھے، جو پڑھے، ترتیب کے ساتھ وہ سب یاد رکھ سکے۔ جس شخص سے پڑھے یا سنے، اس کے بارے میں اسے پورا علم ہو کہ اس کا نام اور لقب کیا ہے؟ وہ کہاں کا رہنے والا ہے؟ اس کا ایمان کتنا مضبوط ہے؟ اس کا کردار کتنا بلند ہے؟ وہ گناہوں سے کس قدر بچنے والا ہے۔ وہ جو حدیث سناتا یا پڑھاتا ہے وہ کیسے آدمیوں سے سن کر سناتا یا پڑھاتا ہے؟

یہ تمام باتیں تبھی یاد رہ سکتی ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے مضبوط حافظہ عطا کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حافظہ باکمال دیا تھا۔ آپ کے حافظے کا ایک مشہور واقعہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے اپنے شیخ (استاد) سے دو جُزء کی مقدار کے برابر حدیثیں سنیں۔ جز سے مراد کسی خاص موضوع پر مشتمل تمام احادیث جیسے جزء رفع الیدین سے مراد ہے رفع الیدین کے متعلق احادیث۔ یہ حدیثیں آپ نے لکھ لیں۔ ایک بار آپ مکہ مکرمہ جا رہے تھے، راستے میں اسی شیخ سے دوبارہ ملاقات ہوگئی۔ آپ نے اپنے شیخ سے درخواست کی کہ مجھے وہ احادیث دوبارہ سنائیے۔ گو آپ پہلے بھی یہ حدیثیں سن چکے تھے لیکن حدیث بار بار اس لیے سنتے سناتے اور پڑھتے پڑھاتے تھے کہ اگر کوئی کمی بیشی رہ گئی ہو تو درست ہو جائے۔

یہ سبق یاد کرنے کا بہترین طریقہ ہے کہ بار بار سنا جائے، بار بار سنایا جائے،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بار بار پڑھا اور پڑھایا جائے جسے محدثین نے بہت زیادہ استعمال کیا۔ امام ابوعیسی تُرمُذی کا خیال تھا کہ یہ حدیثیں لکھی ہوئی میرے بستے میں موجود ہیں جب استاد سنائیں گے تو میں اپنی بیاض (کاپی) سے دیکھتا جاؤں گا۔ آپ نے بستہ کھولا تو بیاض (کاپی) نہیں ملی۔ آپ قلم لے کر ان احادیث کو لکھنے لگے تو سیاہی نہیں تھی۔ آپ نے خالی قلم کاغذ پر چلانا شروع کر دیا۔ شیخ (استاد) کی نظر پڑی تو خفا ہوئے کہ یہ کیا مذاق ہے خالی قلم چلا رہے ہو، اس کا کیا فائدہ؟ خواہ مخواہ مجھے حدیث سنانے کا کہہ دیا ہے۔

امام ابوعیسیٰ تُرمُذی نے ادب سے عرض کیا: ''گھبرایئے نہیں، آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سب کچھ مجھے یاد ہے''۔ شیخ نے فرمایا: سنایئے! آپ نے تمام احادیث زبانی سنا دیں۔ شیخ نے سن کر کہا کہ آپ کو یہ حدیثیں پہلے سے یاد تھیں اس لیے سنا دی ہیں۔ امام تُرمُذی نے کہا: آپ مجھے وہ حدیثیں سنایئے جو پہلے نہ سنائی ہوں۔ شیخ نے چالیس حدیثیں ایسی سنائیں جو بہت کم مشہور تھیں یعنی کم محدثین کو ان کا علم تھا، ایسی حدیثوں کو ''غریب'' کہتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ یہ حدیثیں بھی صحیح صحیح سنا دیں۔ شیخ نے جب ان سے یہ حدیثیں سنیں تو بول اٹھے: ''میں نے تم جیسا حافظے میں کوئی نہیں دیکھا''۔

امام محمد اسماعیل بخاری رحمہ اللہ بھی آپ کے استاد تھے۔ آپ نے ان سے اکثر حدیثیں سنیں، آپ اتنے ذہین اور بیدار مغز شاگرد تھے کہ حدیث سنتے ہوئے بار بار سوال کرتے تاکہ حدیث کے تمام پہلو سمجھ میں آ جائیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کو جواب دینے کے لیے سوچنا پڑتا۔ اس طرح امام بخاری کو خود بھی اندازہ ہو جاتا کہ اس حدیث سے متعلق یہ یہ سوال بھی ہو سکتے ہیں اور ان کے یہ یہ جواب ہیں۔ کامیاب اور لائق شاگرد وہی ہوتا ہے جو سبق کو صرف رٹا نہ لگائے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اسے سمجھے اور سوچے اور اس کے بارے جو سوال ذہن میں آئیں ان کا جواب تلاش کرے، اس سے علم وسیع ہوتا ہے۔

امام ابوعیسیٰ تِرْمِذی رحمہ اللہ کی اس صفت کو دیکھ کر امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا: ''جتنا زیادہ فائدہ آپ نے مجھ سے اٹھایا ہے، اس سے کہیں زیادہ فائدہ مجھے تم سے پہنچا ہے۔''

تصانیف :

آپ نے جو کتابیں مرتب کیں ان کی ایک خاص بات یہ ہے کہ وہ سب علمِ حدیث ہی سے متعلق ہیں۔ آپ نے کسی اور موضوع پر کوئی کتاب نہیں لکھی۔ البتہ ان کتابوں کے موضوعات الگ الگ ہیں۔ مثلاً

- ☆ کتاب العلل
- ☆ المفرد
- ☆ الزہد
- ☆ الشمائل
- ☆ الاسماء والکنی
- ☆ جامع تِرْمِذی

آپ کا اصل کارنامہ :

آپ کے زمانے تک حدیث کے بہت سے مجموعے مرتب ہو چکے تھے جن میں بہت بلند پایہ کتابیں بھی تھیں۔ مثلاً صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، موطا امام مالک، مسند ابوداؤد طیالسی، سنن ابنِ ماجہ وغیرہ۔ لیکن آپ کا جی چاہتا تھا کہ ان سے ہٹ کر کسی مختلف اور مفید انداز میں احادیث کا مجموعہ تیار کیا جائے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس نیک کام کے لیے آپ کا سینہ کھول دیا، دماغ کو بیدار کر دیا، دل کو آمادہ کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ نے کتاب شروع کر دی اور اس کا نام ''جامع'' رکھا۔

جامع حدیث کے اس مجموعے کو کہتے ہیں جس میں مندرجہ ذیل موضوعات ہوں:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سِیَر، آداب، تفسیر، عقائد، فِتن، احکام، اشراط، مناقب۔

صحیح بخاری بھی جامع ہے اور اس میں بھی یہی موضوعات ہیں۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں کو ملا کر صحیحین کہتے ہیں، جس کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں کی حدیث قبول کرنے کی شرائط زیادہ سخت ہیں، اس لیے ان دونوں کتابوں کی حدیثوں پر پورا پورا اعتماد کیا جاتا ہے۔ جب کہ جامع ترمذی جامع تو ہے صحیح نہیں۔

جامع ترمذی بعض سنن تُرمُذی بھی کہتے ہیں۔ گو اس میں صرف سنتوں کا ذکر نہیں۔ حدیث کی سب سے اول درجے کی چھ مشہور کتابوں میں جامع تُرمُذی کا پانچواں درجہ ہے۔ درجے کے لحاظ سے ان چھ کتابوں کی ترتیب یہ ہے: ① صحیح بخاری ② صحیح مسلم ③ سنن ابی داوٗد ④ سنن نسائی ⑤ جامع تُرمُذی ⑥ سنن ابنِ ماجہ۔

جامع تُرمُذی کی خصوصیات:

جامع تُرمُذی کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں:

- ☆ ہر حدیث کے ساتھ امام ترمذی بتاتے ہیں کہ راوی کون ہے؟ کہاں کا رہنے والا ہے؟
- ☆ اس کے والد، دادا، اور پردادا کا نام کیا ہے؟
- ☆ لقب کیا ہے؟
- ☆ کنیت کیا ہے؟
- ☆ مشہور نام کیا ہے؟
- ☆ نسبتی نام کیا ہے؟
- ☆ شہر کون سا ہے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ راوی کا کردار کیسا ہے؟

☆ ایمان کتنا مظبوط ہے؟

☆ پرہیزگار کس قدر تھا؟

☆ اگر دو یا دو سے زیادہ راویوں کے نام ایک جیسے ہیں...... یا شہر ایک ہے...... یا کنیت ایک ہے...... یا دادا کا نام ایک ہے...... یا لقب ایک ہے...... تو اس کی تفصیل اور پہچان کھول کھول کر بتاتے ہیں تاکہ اصل راوی کو سمجھنے میں غلطی نہ ہو۔

☆ آپ حدیث کے ساتھ یہ بھی بتاتے ہیں کہ یہ کس درجے کی ہے۔ صحیح، حسن، مشہور، متواتر، ضعیف، معلول، مرسل وغیرہ۔

☆ آپ ہر حدیث کے ساتھ یہ بھی بتاتے ہیں کہ فقہا اس حدیث سے کون کون سے مسائل اخذ کرتے ہیں۔ فقہا ان لوگوں کو کہتے ہیں جو دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے اور دین کے مسائل جاننے والے ہوتے ہیں۔

☆ امام ترمذی کسی حدیث کو بار بار بیان نہیں کرتے بلکہ ایک جگہ پر ایک بار ہی بیان کرتے ہیں۔ گویا جامع ترمذی کی ہر حدیث کا حدیث پڑھنے والے کے سامنے پورا معیار سامنے آجاتا ہے۔ جب کہ صحاح ستہ کی دوسری کتابوں میں یہ خصوصیات نہیں ہیں۔

امام ترمذی نے جب جامع ترمذی کی ترتیب مکمل کر لی تو اسے حجاز کے علماء کے سامنے پیش کیا، ان سب نے اس کتاب کو بہت سراہا یعنی اسے اچھا اور مفید ہونے کی سند دے دی۔

جامع ترمذی کی بہت سی شرحیں اور دوسری زبانوں میں ترجمے کیے جاچکے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برصغیر میں اس کا اردو ترجمہ مولانا بدیع الزماں نے کیا۔ اس کی ایک مشہور شرح کا نام ''تحفۃ الاحوذی'' ہے۔ جسے مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری نے لکھا ہے۔

زھد و ورع:

زہد کا مطلب دنیوی خواہشات سے اپنے دل کو خالی کر لینا اور جنت کی خواہش اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں مسلسل لگے رہنا۔ ورع کا مطلب ہے کہ جن چیزوں یا کاموں کے بارے یہ شک ہو کہ نا معلوم شریعت میں وہ حلال ہیں یہ حرام؟ ان سب کو بھی چھوڑ دینا۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی میں یہ دونوں صفتیں پائی جاتیں تھیں۔ موسیٰ بن ملک ایک محدث فرماتے ہیں: جب امام بخاری فوت ہوئے تو خراسان میں علم و حفظ اور زہد و ورع میں ان کا کوئی ہم سر نہیں تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری۔ (سنن ترمذی، حسن، صحیح حدیث)

امام ترمذی اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے اکثر روتے رہتے اور اتنا روتے کہ آپ کی آنکھوں کی بینائی ہی جاتی رہی۔

وفات:

یہ دنیا کسی کا بھی مستقل ٹھکانا نہیں ہے، ہر چیز کو فنا ہونا ہے، ہر انسان کا مقدر موت ہے۔ جس کا وقت بھی مقرر ہے۔ ہر انسان کا اصل گھر آخرت ہے جس کے لیے ساز و سامان حاصل کرنے کے لیے انسان کو اس دنیا میں بھیجا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش نصیب ہے وہ انسان جو اس دنیا سے کار آمد سامان حاصل کرے اور فضول، بے کار اور ردی چیزوں کو اکٹھا نہ کرے ورنہ آخرت میں پچھتائے گا۔ حدیث کا علم دل کے لیے ٹھنڈک، آنکھ کے لئے روشنی، دنیا میں نعمت، ایمان کی جان، اعمال کی زندگی اور آخرت میں کامیابی کا ضامن ہے۔ یعنی ایک بہترین سامان ہے۔ ۲۷۸ھ کو امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ اس بہترین ساز و سامان کے ساتھ آخرت کے گھر کی طرف بلا لیے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس وقت ان کی عمر ستر برس تھی۔ آپ کو ترمذ شہر میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بے کار کاموں سے ہٹائے رکھے اور قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

اس مضمون کا اکثر حصہ تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی سے لیا گیا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: بستان المحدثین از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، محدثین عظام اوران کے علمی کارنامے از مولانا تقی الدین ندوی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابنِ ماجہ

وطن:

عراق ایک مشہور ملک ہے۔اس کا ایک حصہ ایران اور ایک حصہ عرب پر مشتمل ہے جو حصہ ایران کی سمت ہے اس حصے میں ایک شہر قَزْ وِیْن تھا...... یہی وہ شہر ہے جس میں امام ابن ماجہ کی پیدائش ہوئی۔اسی شہر کی نسبت سے آپ کے نام کے ساتھ قزوینی لکھتے ہیں۔یعنی قزوین شہر میں پیدا ہونے والے۔

پیدائش:

آپ ۲۰۹ ہجری کو پیدا ہوئے۔ہجری کیلنڈر سے مراد وہ کیلنڈر ہے جو نبی اکرم ﷺ کے ہجرت کے سال سے شروع کیا گیا ہے۔ہر قوم کی شناخت کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا کیلنڈر استعمال کرے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو غیر قوم کی نقل اتارے وہ اسی میں سے ہے''۔(مسند احمد ۲/۴۹۔مشکاۃ المصابیح)

عیسوی کیلنڈر عیسائیوں کی قومی علامت ہے، اس لئے ہمیں اسلامی کیلنڈر استعمال کرنا چاہیئے۔ہمارے بزرگ محدثین، علماء، خلفاء کی تمام تاریخ اسی کیلنڈر کے مطابق محفوظ ہے۔امام ابنِ ماجہ اسلامی کیلنڈر کے مطابق آج سے پورے ۱۵۰۸ سال پہلے پیدا ہوئے۔

نام:

ہمیں جو شخص پسند ہو ہم اُس کے نام کو بھی پسند کرتے ہیں۔کسی کا نام اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کا آئینہ دار ہوتا ہے کہ اس کے والدین کی کیا سوچ ہے؟ وہ اپنے بچے کو کیسا دیکھنا چاہتے ہیں، امام ابنِ ماجہ کا نام ان کے والدین نے محمد رکھا تھا۔ یقیناً ان کی نیت یہ ہوگی کہ ان کا بیٹا پیارے رسول ﷺ کا سچا فرماں بردار بنے۔ اللہ نے ان کو ان کی نیت کا پھل دیا...... ابنِ ماجہ ایک اچھے اور سچے مسلمان بنے، عمر بھر علمِ حدیث حاصل کرتے رہے اور اسے دوسروں تک پہنچاتے رہے...... آپ سوچتے ہوں گے بہت اچھے ناموں والے بچے اچھے مسلمان نہیں بن نہیں پاتے...... ایسا کیوں...... اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی تربیت دین کے مطابق نہیں کی جاتی۔

لقب:

آپ کا لقب ابنِ ماجہ تھا اور اسی نام سے آپ مشہور ہوئے۔ بعض تاریخ لکھنے والوں کا خیال ہے کہ ماجہ آپ کے والد یا دادا کا لقب تھا، ان کی نسبت سے آپ ابنِ ماجہ کہلائے یعنی ماجہ کے بیٹے۔

کنیت:

آپ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

قبیلہ:

قبیلہ ربیعہ سے آپ کا تعلق تھا، اس لئے ربعی کہلائے۔ عربوں کے ہاں یہ رواج ہے کہ کافر شخص جس مسلمان کے ہاتھ پر مسلمان ہو اسی کے قبیلے کی نسبت اختیار کرے...... چونکہ آپ کے دادوں میں سے کوئی صاحب جس مسلمان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ان کا تعلق ربیعہ خاندان سے تھا۔ اس لئے ربعی کہلائے۔ اسے رشتہ موالات بھی کہتے ہیں اور رشتہ ولا بھی۔

آپ کی مکمل پہچان:

آپ کا اصل اور پورا نام جب ملا کر لکھا جائے تو یوں بنتا ہے ''ابوعبداللہ محمد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن یزید بن عبداللہ ابنِ ماجہ الربعی القزوینی۔"

بہن بھائی:

آپ کے صرف دو بھائیوں کا حال معلوم ہے جن کے نام یہ ہیں: ابو بکر، ابوعبداللہ۔ آپ کی وفات پر یہ دونوں بھائی موجود تھے۔آپ کے بھائی ابو بکر نے آپ کا جنازہ پڑھایا تھا۔

تعلیم و تربیت:

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے شہر کے مختلف اساتذہ سے حاصل کی۔علم حاصل کرنے کا شوق بہت تھا، اس لئے جب نوجوانی کے قریب پہنچے تو ان شہروں کا رخ کیا جو اس وقت علم کے مرکز تھے۔ان شہروں میں بڑے بڑے علماء حدیث کا درس دیتے...... اس وقت آج کی طرح سکول و کالج نہیں تھے بلکہ علماء اور اساتذہ خود کوئی جگہ چن لیتے اور وہاں بیٹھ کر پڑھانا شروع کر دیتے۔بغیر کسی تنخواہ یا لالچ کے پڑھاتے اور پڑھنے والے بغیر کسی فیس کے پڑھتے...... اس وقت علمِ حدیث کا بہت چرچا تھا...... آپ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کی حدیث سننے کا عزم کر لیا۔اللہ تعالیٰ نے مدد کی اور آپ خراسان، کوفہ، بصرہ، عراق، حجاز، مصر، شام، بغداد، رے اور مکہ معظّمہ میں باری باری جا کر علم حاصل کرتے رہے۔

اساتذہ:

حدیث کا علم اس وقت پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔وہ تمام محدثین جنہوں نے اللہ کے فضل سے اور اپنی محنت و لگن سے اس میں نکھار پیدا کیا، وہ اسی دور میں پیدا ہوئے۔ان میں آٹھ نام اہمیت کے حامل ہیں۔جن کے نام یہ ہیں:

① عباس بن عبدالعظیم عنبری، سال وفات ۲۴۶ھ

② ابو حفص عُمر و بن علی الفلاس، سال وفات ۲۴۹ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ نصر بن علی الجہضمی ، سال وفات ۲۵۰ھ

④ محمد بن بشا بندار، سال وفات ۲۵۲ھ

⑤ ابو موسیٰ محمد بن المثنی ، سال وفات ۲۵۲ھ

⑥ یعقوب بن ابراہیم، سال وفات ۲۵۲ھ

⑦ زیاد بن یحییٰ احسانی ، سالِ وفات ۲۵۴ھ

⑧ ابو سعید الاشج عبداللہ بن سعید کندی، سال وفات ۲۵۷ھ

یہ وہ محدثین ہیں جن کے شاگردوں نے حدیث کی کتابیں ترتیب دیں۔ حدیث کی چھ کتابیں ایسی ہیں جو سب سے زیادہ معتبر ہیں۔ علم حدیث میں کافی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے ارشاد پر عمل کرنے والوں کے لئے نور کی مشعل ہیں۔ ان کو صحاح ستہ کہتے ہیں، ان کے نام یہ ہیں:

① صحیح بخاری، امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ۔

② صحیح مسلم، امام مسلم بن الحجاج قشیریؒ۔

③ سنن ابی داؤد، امام ابوداؤد سجستانیؒ۔

④ سنن ترمذی، امام محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ۔

⑤ سنن نسائی، امام احمد بن علی نسائیؒ۔

⑥ ابنِ ماجہ، امام محمد ابنِ ماجہؒ۔

آپ نے دیکھا ان اساتذہ کے شاگردوں میں ابنِ ماجہ بھی شامل ہیں، ان کے علاوہ بھی آپ نے بہت سے اساتذہ سے علم حاصل کیا۔

حافظہ:

ایک محدث کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ اس کی یادداشت مضبوط ہو وہ جو کچھ سنے، پڑھے، دیکھے اسے پوری طرح یاد رکھ سکتا ہو۔ حدیث پیارے رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کے کام، بات یا پسند ناپسند کو بیان کرنے کا نام ہے...... آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو مجھ پر جھوٹ باندھے اس کا ٹھکانا جہنم ہے''۔ (صحیح مسلم مقدمۃ الکتب)

اس لئے جن لوگوں نے حدیث بیان کی، حدیث پڑھی، حدیث کو سمجھا، سب کے لئے مضبوط حافظے کی بنیادی شرط رکھی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مضبوط حافظہ دیا تھا...... جس کی گواہی آپ کے دور کے دوسرے علماء نے دی ہے۔

حلقہ درس:

جب آپ نے علمِ حدیث پر کافی عبور حاصل کرلیا اور آپ کو آپ کے اساتذہ نے حدیث بیان کرنے کی اجازت دے دی، اس وقت آپ نے اپنا حلقۂ درس قائم کیا۔ جس میں بڑے بڑے علما آکر شامل ہوتے۔

آپ کی مشہور تصنیف:

گو حدیث کی بہت سی کتابیں موجود تھیں لیکن علم کی اشاعت کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے، اس کا سب سے زیادہ مفید طریقہ کتاب کی ترتیب ہے، کتاب جب تک موجود رہتی ہے علم موجود رہتا ہے۔ کتنے ہی مصنف ایسے ہیں جن کی کتابیں صدیاں گزرنے کے بعد آج بھی اپنا علم پھیلا رہی ہیں۔ علم کے پیاسے ان سے پیاس بجھا رہے ہیں۔ امام ابنِ ماجہؒ نے بھی اپنے علم کو کتابی شکل میں محفوظ کرنے کا ارادہ کرلیا...... اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور کتاب تیار ہوگئی جس کا نام آپ نے ''کتاب السنن'' رکھا لیکن لوگوں میں وہ ''سنن ابنِ ماجہ'' کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ کتاب آج بھی مسلمانوں کو فائدہ پہنچا رہی ہے، اس کے اردو، انگلش تراجم ہوچکے ہین گویا ابنِ ماجہ کا علم اپنا فرض کئی سو سال بعد بھی ادا کررہا ہے اور انشاء اللہ کرتا رہے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن ابنِ ماجہ کی حیثیت:

امام ابنِ ماجہؒ نے اپنی کتاب امام ابو زرعہ رازیؒ کے سامنے پیش کی...... ابوزرعہ رازیؒ بہت بلند پایہ محدث تھے......انہوں نے اس کے اچھا ہونے کا اظہار کیا۔

راویوں کے ایمان، کردار، حافظے اور استاد سے سننے اور ملاقات کرنے کے حوالے سے حدیث کی کئی قسمیں ہیں، ان میں سے تین قسمیں ایسی ہیں جو سنن ابنِ ماجہ میں شامل ہیں۔صحیح، حسن، ضعیف۔

امام ابنِ ماجہؒ کے مشہور شاگرد ابوالحسن القطان نے سنن ابنِ ماجہ کی احادیث شائع کیں......ان کے بعد دورِ حاضر کے محقق محمد فواد عبدالباقی نے اسی کتاب پر کافی محنت کی۔اس کے باب، کتابیں اور احادیث کی گنتی کی......جن کی تفصیل یہ ہے۔

کتابیں: ۳۷   باب: ۱۵۶   احادیث: ۴۳۴۱

☆ کتاب سے مراد ایک خاص موضوع ہے مثلاً کتاب الصلوٰۃ نماز کے بارے میں تمام مسائل ۔کتاب الاشربہ۔پینے والی چیزوں اور پینے کے طریقوں کے بارے میں تمام باتیں۔

☆ باب سے مراد کسی کتاب میں شامل عنوان ہیں۔

کتاب ”السنن ابن ماجہ“ کے راوی:

امام ابنِ ماجہ سے سنن ابنِ ماجہ کو بہت سے شاگردوں نے سنا، جنہوں نے علمِ حدیث میں مہارت حاصل کرلی، ان کو آپ نے سنن ابنِ ماجہ کو دوسرے شاگردوں سے روایت کرنے کی اجازت دے دی......ان میں سے ابوالحسن قطان، سلیمان بن یزید، ابوجعفر محمد بن عیسیٰ، ابوبکر حامد البہری، ابراہیم بن دینار

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور محدث ہوئے۔

حدیث کے علما کا کہنا ہے کہ سنن ابنِ ماجہ میں چند احادیث ضعیف ہیں، ان کو چھوڑ کر باقی احادیث پر عمل کرنا چاہیے۔

جناب محمد فواد عبدالباقی نے سنن ابنِ ماجہ کی تمام احادیث پر محنت کی، اس کی میں درج ہر حدیث کس درجے میں شامل ہے، اس کے راوی کیسے ہیں، سب تفصیل سے لکھا۔ یہ کتاب مصر میں خوبصورت کاغذ پر شائع ہو چکی ہے۔

سنن ابنِ ماجہ کا حدیث کی مشہور چھ کتابوں میں چھٹا درجہ ہے۔ بعض محدثین ابنِ ماجہ کی بجائے ''موطا امام مالک'' کو چھٹا درجہ دیتے ہیں۔

اولاد:

تاریخ کی کتابوں میں آپ کے صرف ایک بیٹے کا پتا چلتا ہے جن کا نام عبد اللہ تھا۔

وفات:

آپ کی وفات ۲۲ رمضان کو ہوئی...... پیر کا دن تھا، ۲۷۳ ہجری سال تھا۔ عمر چونسٹھ سال تھی، اس وقت اسلامی ممالک پر معتمد علی اللہ خلیفہ تھے جن کا تعلق عباسی خاندان سے تھا۔ آپ کا جنازہ آپ کے بھائی ابوبکر نے پڑھایا۔ آپ کے بھائیوں ابوبکر، ابوعبداللہ اور بیٹے عبداللہ نے آپ کو آپ کی آخری آرامگاہ (قبر) میں اتارا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنائے۔ آمین!

ملاحظہ: یہ مضمون ''تاریخ ابنِ خلکان'' سے مطالعہ کر کے لکھا گیا ہے۔ آپ کے مزید حالات جاننے کے لئے ''بستان المحدثین'' شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی لکھی ہوئی کتاب کا مطالعہ کریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

پیارے بچو! مدینہ منورہ وہ محترم شہر ہے جس میں ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ہجرت فرمائی اور پھر ہمیشہ کے لئے اس کو اپنا وطن چنا۔ وفات کے بعد اسی شہر کو یہ شرف حاصل ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسمِ مبارک اس میں آرام فرما ہے۔

مدینہ منورہ صحابہ کرام کا شہر ہے۔ صحابہ کرام نے نبی ﷺ کی زندگی کو قریب سے دیکھا۔ آپ ﷺ کی باتیں سنیں، آپ ﷺ کے کام دیکھے، آپ ﷺ کی پسند ناپسند سے واقفیت حاصل کی۔ اس لئے حدیث کا علم اس شہر کے حصے میں سب سے زیادہ آیا بلکہ یہ شہر حدیث کے علم کا مرکز اور سرچشمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس شہر میں ایک ایسی شخصیت پیدا کی جسے علمِ حدیث میں ایک اہم مقام حاصل ہوا۔ جس سے بہت سے محدثین نے علم حاصل کیا۔ جو عمر بھر مدینہ منورہ سے باہر نہیں گئے۔ جو مسجدِ نبوی میں بیٹھ کر درس دیتے رہے۔ جو پیارے نبی ﷺ کے احترام میں کبھی سواری پر نہیں بیٹھے۔ آئیں ان کا خیر بھرا تذکرہ کریں اور اپنے آپ کو بھی ان کی اچھی صفات کا مالک بنانے کی اللہ سے توفیق مانگیں۔

نام:

اس باعزت، باعلم، محترم شخصیت کا نام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لقب:

چونکہ مسجد نبوی میں درسِ حدیث دیتے رہے اور مدینہ منورہ میں تابعین کے بعد آپ سے بڑھ کر کوئی عالم پیدا نہیں ہوا، اس لئے ''امام دارالہجرت'' کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔

نسب:

آپ کے باپ، دادا، پردادا وغیرہ کا نام یوں بیان کیا گیا ہے: ''مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن الحارث بن غیمان بن خثیل اصبحی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے جدِّ اعلیٰ خثیل کا عرف ذی اصبح تھا۔ اس لئے ان کی اولاد کو لوگ اصبحی کہنے لگے۔ چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے ساتھ بھی اصبحی لکھا اور بولا جاتا ہے۔ یعنی امام مالک بن انس اصبحی۔

پیدائش:

آپ کے ایک شاگرد کا نام یحییٰ بن کبیر ہے۔ انہوں بیان کیا ہے کہ امام مالک ۹۳ ہجری میں پیدا ہوئے۔ گویا آپ اس دور میں پیدا ہوئے جس میں صحابہ کرام تو موجود نہیں تھے لیکن ان کو دیکھنے والے، ان سے ملنے والے، ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے والے، ان سے دینی اور علمی فائدہ اٹھانے والے موجود تھے۔ ایسے سب لوگ جنہوں نے صحابہ کرام سے ملاقات کی، علم حاصل کیا ان کو تابعین کہتے ہیں۔ امام مالک نے تابعین کا عہد دیکھا۔ ان سے ملاقات کی، ان سے علم حاصل کیا۔

حلیہ:

امام مالک کا قد لمبا تھا، رنگ سفید جس میں تھوڑی سی زردی کی جھلک تھی۔ آنکھیں کشادہ، ناک خوبصورت اور بلند تھی۔ آپ کی پیشانی کی طرف سر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بال کم تھے۔ایسے شخص کو عربی میں اصلع کہتے ہیں۔آپ کی ڈاڑھی بہت بھری بھری اور لمبی تھی جس میں عمر بھر خضاب نہیں کیا۔

علم کی خواہش:

علم کے حصول کا بچپن ہی سے شوق تھا۔مدینہ منورہ میں صحابہ کرام کے شاگرد موجود تھے۔اس لئے ان سے جی بھر کر علم حاصل کیا......طالبِ علمی کے زمانہ میں آپ کی مالی حالت کمزور تھی۔اپنی تعلیم کے اخراجات بہت مشکل سے پورے کرتے،ایک وقت یہ بھی آیا کہ آبائی مکان کی چھت کی کڑیاں (بالے) اتار کر بیچے اور کتابیں اور لکھنے کا سامان حاصل کیا۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا﴾[الانشراح:۵]

”بے شک ہر مشکل کے بعد آسانی ہے“۔

چنانچہ آپ کی مالی مشکلات کا دور جلد ہی ختم ہو گیا اور اللہ نے آپ کو بہت مال ودولت سے نوازا۔عمر بھر دولت میں کوئی کمی نہ آئی۔آپ اس دولت کو غریبوں،حاجت مندوں اور خاص طور پر اسے پردیسی طالبِ علموں پر صرف کرتے۔اللہ کا فرمان ہے:

”جو اللہ کے لئے ایک دانہ خرچ کرے گا اسے سو دانے بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ دیا جائے گا“۔

آپ کو دنیا ہی میں اللہ نے اس فرمان کی برکت سے نوازا۔آپ جیسے جیسے خرچ کرتے دولت میں کمی کی بجائے زیادتی ہوتی رہی۔

تقریباً ہر محدث گرامی نے علم کے لئے مختلف سفر کئے۔دور دراز شہروں تک پہنچے۔بھوک پیاس کی تکلیفیں اٹھائیں۔ایک ایک حدیث حاصل کرنے کے لئے کئی سو میل کا سفر طے کیا لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کسی علمی سفر پر نہیں نکلے،کسی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے شہر نہیں گئے۔آپ کا ایمان ویقین تھا کہ پیارے رسول ﷺ اور صحابہ کرام ہی تو علم کا سرچشمہ تھے اور بنیاد تھے، جب میں ان کے شہروں میں موجود ہوں، ان کے ہم وطنوں میں رہتا ہوں تو پھر ان سے بہتر، ان سے زیادہ صحیح اور مکمل حدیث کا علم اور کہاں سے ملے گا؟

آپ نے محنت اور لگن سے علم حاصل کیا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی کوشش کا پھل آپ کو دیا کیونکہ اس کا فرمان ہے کہ:

﴿لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى﴾[النجم:۳۹]

''انسان کے لئے وہی کچھ ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے''۔

علم کا خزانہ ایسا ہے جو خرچ کرنے سے بڑھتا ہے...... جسے کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔اگر علم دین کا ہو تو پھر عزت وقار اور کامیابی اپنا مقدر بن جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے حدیث کے بابرکت اور باعزت علم کی وجہ سے آپ کو بھی عزت دی۔چنانچہ آپ کی عمر ابھی سترہ سال تھی کہ آپ کو درس حدیث دینے کا اعزاز مل گیا اور وہ بھی مسجد نبوی میں۔

حافظہ:

www.KitaboSunnat.com

ایک محدث کے لئے مضبوط حافظہ بہت ضروری ہے تاکہ وہ روایت کرنے والوں کی زندگی، ان کے نام اور حالات کو یاد رکھ سکے۔غلط اور صحیح حدیث کو محفوظ رکھ سکے۔حدیث کے الفاظ کو جس طرح سنے ویسا ہی بیان کر سکے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو حافظے کی نعمت سے خوب نوازا تھا۔جو بات ایک بار سن لیتے وہ دل اور دماغ پر ہمیشہ کے لئے نقش ہو جاتی۔

آپ کی علمی مجلس:

آپ پیارے نبی ﷺ سے بے حد محبت کرتے...... چونکہ حدیث رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کے کام، بات اور پسند ناپسند ہی کا نام ہے، اس لئے آپ کو اس علم سے بھی محبت تھی اور پھر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان مکمل ہی نہیں ہوسکتا۔اس لئے بھی حدیث جاننا ضروری ہے...... چنانچہ امام مالک کو حدیث کے علم سے بھی انتہائی عقیدت اور محبت تھی۔آپ اس علم کا احترام کرتے۔

جب درس دینے کے لئے مسجد نبوی میں تشریف لاتے تو بہترین لباس زیبِ تن کرتے، خوشبو لگاتے، کنگھی کرتے، گھر سے مسجد تک پورا راستہ ادب و وقار اور عجز و انکساری سے چلتے...... مسجد میں آپ کے لئے مسند بچھائی جاتی جس کے دائیں جانب رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک ہوتی ...... جب تک درس حدیث جاری رہتا، ایک انگیٹھی میں عطر اور لوبان جلتا رہتا جس کی خوشبو سے پوری علمی مجلس مہک اٹھتی۔حدیث کا احترام اس قدر کرتے کہ دورانِ درس ہلنا جلنا، کھانسنا، جمائی لینا، ہاتھ پیر ہلانا، نشست بدلنا ناپسند فرماتے۔

مسند پر جس انداز سے ایک بار بیٹھ جاتے پھر اس انداز کو کبھی نہ بدلتے، یہاں تک کہ درس کا وقت ختم ہو جاتا۔آپ کی مسند کے سامنے آپ کے شاگرد ادب و احترام سے بیٹھ جاتے، بعض حدیث زبانی سنتے اور یاد کرتے، بعض قلم اور دوات لے کر لکھتے جاتے...... آپ اپنے شاگردوں پر کڑی نظر رکھتے جس طرح خود احترامِ حدیث میں کوئی حرکت نہیں کرتے تھے آپ کی کوشش ہوتی کہ طلبہ بھی کوئی حرکت نہ کریں۔صرف حدیث پر توجہ دیں۔

مسجد نبوی ایک ایسی جگہ ہے جو دنیا کا مقدس ترین مقام ہے جس میں ادا کی گئی نماز عام مساجد میں کئی گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے جس میں نماز ادا کرنے کے لئے سفر کرنا باعثِ ثواب ہے۔اس میں صبح و شام فرشتوں کی آسمان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آمدورفت جاری رہتی ہے اور پھر رسول اللہ ﷺ کا بھی فرمان ہے کہ:

''جہاں اللہ کا ذکر ہوتا ہو اس جگہ کو چاروں طرف سے رحمت کے فرشتے اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں''۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعا، طویل حدیث کا ایک حصہ)

امام مالک کا درسِ حدیث اس لحاظ سے اپنی خاص شان رکھتا ہے کہ اس میں رحمت کے فرشتے بھی شامل ہوا کرتے تھے۔ آپ علمِ حدیث کا اتنا احترام کرتے کہ ایک بار درس کے دوران آپ کو بچھو نے کاٹ لیا۔ آپ نے نہ پہلو بدلا نہ پاؤں ہلایا، نہ اف کی، بچھو بار بار ڈنگ مارتا رہا...... آپ کے شاگرد عبداللہ ابن مبارک نے محسوس کیا کہ آج درس کے دوران آپ کے چہرے کا رنگ کچھ بدل گیا ہے۔ جب درس ہو چکا تو طلبہ چلے گئے تو عبداللہ ابن مبارک نے ادب سے پوچھا: ''درس کے دوران آپ کے چہرے کا رنگ کچھ بدلا سا محسوس ہوتا تھا کیا بات تھی''؟

امام مالک نے کہا مجھے بچھو کاٹتا رہا لیکن میں نے اپنے جسم کو ہلانا یا اپنی توجہ کو دوسری طرف کرنا ناپسند کیا، اچھا نہ سمجھا، اس کی وجہ یہ نہیں کہ مجھ میں تکلیف برداشت کرنے کی قوت دوسرے لوگوں سے زیادہ ہے بلکہ حدیث کے احترام نے مجھے ایسا نہ کرنے دیا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی پیارے نبی ﷺ کی محبت، ان کا احترام، ان کی سنت پر عمل کرنے کا شوق عطا فرمائے۔ آمین!

احترامِ مدینہ:

مدینہ منورہ نبی اکرم ﷺ کا مبارک شہر ہے۔ یہ شہر حرم ہے یعنی حرمت والا، عزت والا، اس کی ہر چیز محترم ہے۔ اس کے اندر کسی کو تکلیف دینا، جھگڑا کرنا، جنگ کرنا حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس شہر میں تیرہ سال گزارے۔ آپ ﷺ اس کی گلیوں سے گزرے، بازاروں سے گزرے،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وادیوں سے گزرے، گھاٹیوں سے گزرے۔امام مالک اس شہر کا اتنا احترام کرتے کہ کبھی سواری پر نہیں بیٹھے، کہتے تھے ''مجھے اپنی سواری کی سُم سے اس زمین کو روندنے میں اللہ سے شرم آتی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ چلتے پھرتے رہے ہوں اور جہاں آپ ﷺ کی قبر مبارک ہو''۔

آپ مدینہ منورہ میں قضائے حاجت کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔اس مقصد کے لئے سفر کر کے شہر سے باہر چلے جاتے۔البتہ بیماری کے ایام میں مجبوراً شہر کے اندر ہی قضائے حاجت کرتے۔

آپ کا مکان:

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی تھے۔جوانی میں اسلام قبول کیا۔مدینہ کی طرف ہجرت کی۔امام مالک کو جو مکان ملا تھا وہ انہی کا گھر تھا۔امام مالک نے اپنے گھر کے دروازے پر ماشاء اللہ لکھا ہوا تھا، ایک دفعہ کسی نے اس کو لکھنے کی وجہ پوچھی تو کہا: حق اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:

﴿وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾

''ایسا کیوں نہ ہوا کہ اپنے باغ میں داخل ہوتے ہوئے کہہ لیتا کہ جو اللہ نے چاہا ہو گیا، اللہ کے کرم کے سوا ہم میں کیا طاقت ہے''۔[الکہف: ۳۹]

دنیا میں میرا مکان میرا باغ ہے، میں چاہتا ہوں کہ جب میں اس میں آؤں تو اس کے دروازے پر لکھا ہوا ماشاء اللہ مجھے یاد آجائے اور میں یہ دہراتے ہوئے اپنے گھر میں داخل ہوں۔

دراصل انسان کا نفس اسے یہ سکھاتا ہے کہ تمہیں جو کچھ ملا ہے تمہاری اپنی محنت سے ملا ہے۔ماشاء اللہ کہنے سے نفس کا یہ فریب چلا جاتا ہے۔مراد یہ کہ جو اللہ نے چاہا ویسا مجھ کو عطا کیا، یہ سب اس کی مہربانی اور کرم کا نتیجہ ہے۔میری کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجال کہ کسی چیز کو اپنے کام میں لاسکوں۔

حیا:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ۔

''حیا ایمان میں سے ہے''۔ (مسلم، کتاب الایمان)

امام مالک بہت حیادار تھے۔ آپ کے زمانے میں حمام ہوتے تھے جن میں موسم کے مطابق گرم اور سرد پانی کا اہتمام ہوتا۔ جسم پر مالش کرنے ...... صابن لگانے ...... اور جسم ملنے کے لئے ملازم ہوتے ...... اکثر لوگ ان حماموں میں نہاتے۔

غیر مسلم ایک دوسرے کے ساتھ ننگے بدن نہاتے۔ جب کہ مسلمان جسم پر کپڑے لپیٹ کر حمام میں نہایا کرتے تھے۔ امام مالک کی حیا کا یہ عالم تھا کہ انہیں کپڑا پہن کر بھی حمام میں نہانا پسند نہیں تھا۔

آپ آنکھوں میں سرمہ نہیں لگاتے تھے اور کبھی کسی مجبوری کی وجہ سے لگا لیتے تو پھر گھر سے باہر نہ نکلتے۔ تب ہی نکلتے جب اس کا اثر زائل ہو جاتا۔ اس کی وجہ بھی ان کی حیا تھی۔ چونکہ سرمہ لگانے سے آنکھیں خوبصورت معلوم ہوتی ہیں اور خوبصورتی حاصل کرنا خواتین کا کام ہے۔ مردوں کا نہیں۔ اس لئے امام مالک کو یہ اچھا نہ لگتا کہ وہ سرمہ لگا کر لوگوں کے سامنے آئیں۔

کھانا:

آپ کھانا سنت کے مطابق کھاتے، پورے آداب اور احترام سے کھاتے، چونکہ طبیعت میں حیا تھی، اس لئے گلیوں، بازاروں اور عام جگہوں پر کھانا کھانا ناپسند تھا۔ آپ کوشش کرتے کہ گھر کے اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ کھانا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی ایک خاص نعمت ہے جس پر ہماری زندگی اور صحت کا مدار ہے۔شکرِ نعمت کا بھی تقاضا یہی ہے کہ کھانا پورے سکون، احترام، بندگی اور شکر کے جذبے میں ڈوب کر کھایا جائے۔

لوگوں کے سامنے چلتے پھرتے، سواری پر، دکانوں پر، کھانا، کھانے کے احترام کے خلاف ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اللہ کی نعمتوں کی قدر کرنے کی توفیق دے اور سنت کے مطابق کھانا کھانے کی عادت اپنانے کی ہدایت دے۔آمین!

لباس:

لباس اچھا اور قیمتی پہنتے......یمن، مصر اور عدن میں اس دور میں نہایت نفیس کپڑا تیار ہوتا تھا۔اکثر انہی ملکوں کا بنا ہوا کپڑا استعمال کرتے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال ودولت دے رکھا تھا۔آپ کہا کرتے تھے کہ جس کو اللہ نے اپنی نعمتوں سے نوازا ہو اس کا اثر اس کے جسم پر ظاہر ہونا چاہیے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے سادگی پسند فرمائی اور سادہ رہنے والوں کی تحسین کی......یاد رہے کہ وسعت ہو تو قیمتی کپڑے پہننا یا اچھا کھانا سادگی کے خلاف نہیں۔البتہ فضول خرچی کسی طرح بھی درست نہیں۔

بعض روایات میں ہے کہ آپ کو قیمتی کپڑے تحائف میں ملتے، خصوصاً ایک صاحب آپ کو بہترین پوشاک ہدیہ دیتے اور کہتے کہ آپ درس حدیث کی مسند پر بیٹھتے ہیں میرا جی چاہتا ہے کہ اس علم کے احترام میں آپ کا لباس اچھا ہو۔بہر حال وجہ کچھ بھی ہو۔آپ اپنے قیمتی لباس کو کچھ دن استعمال کے بعد محتاجوں کو دے دیتے۔

آپ کے شاگرد اشہب کہتے ہیں کہ آپ عمامہ باندھتے اور اس کا ایک پلو ٹھوڑی کے نیچے سے کر کے سر پر باندھتے اور دوسرا پلو دونوں شانوں کے درمیان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لٹکا لیتے۔عمامہ ہمارے نبی ﷺ بھی باندھا کرتے تھے۔اس لئے آپ کو یہ سنت محبوب تھی۔مردوں کے لئے پیارے نبی ﷺ نے سونے چاندی یا کسی اور چیز کا زیور پہننا منع فرمایا مثلاً کڑا، چھلا، بالیاں ، گلے میں زنجیر ،تعویذ یا لاکٹ پہننا......البتہ چاندی کی انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے۔

ہمارے رسول ﷺ کی چاندی کی انگوٹھی تھی جس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا۔رسول اللہ ﷺ کی اس سنت کے مطابق امام مالک بھی چاندی کی انگوٹھی پہنتے جس پر حسبنا اللہ ونعم الوکیل لکھا ہوا تھا۔آپ کے شاگرد مطرف نے یہ آیت لکھنے کی وجہ پوچھی تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنین کے حق میں فرمایا ہے﴿قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ میرا جی چاہتا ہے کہ یہ آیت میرے سامنے رہے۔

مہمان نوازی:

مہمان کی تکریم کرنا ہمارے پیارے رسول ﷺ کی سنت ہے۔آپ ﷺ مسلم اور غیر مسلم ہر مہمان کی مہمان نوازی کرتے۔امام مالک کو اطاعتِ رسالت سے بے پناہ محبت تھی،اس لئے آپ بھی اس اچھی صفت پر کاربند تھے۔

امام شافعی اپنے علمی سفر کا حال سناتے ہوئے امام مالک کی مہمان نوازی کا بہترین انداز میں ذکر کرتے ہیں۔ابھی یہ کم سن ہی تھے جب امام مالک کے درس میں شریک ہوئے۔امام مالک ان کی ذہانت سے بہت متاثر ہوئے اور اپنے گھر مہمان بنا کر لے گئے۔گھر جا کر ان کو آرام کرنے کا کمرہ بتایا،بیت الخلاء بتایا،بڑے اہتمام سے خود ہاتھ دھلائے،اپنے ساتھ کھانا کھلایا۔جب صبح کی اذان ہوئی تو جا کر دھیمے سے دروازہ پر کھڑے ہو کر کہا:محترم اٹھئے اللہ آپ پر رحم کرے۔صلوٰۃ فجر کا وقت ہو گیا ہے۔امام مالک علماء،فقہاء اور نیک لوگوں کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضیافت کرنے اور ان کی مہمان نوازی کرنے کو بہت پسند کرتے تھے۔

اہلِ خانہ کے درمیان:

آپ خود محدث تھے، پیارے رسول ﷺ کا اپنے اہلِ خانہ سے جو حسنِ سلوک تھا اس سے واقف تھے۔رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں آپ بھی اپنے گھر والوں سے حسن سلوک کرتے، ان سے نرم روی سے پیش آتے، اپنے خادموں کے ساتھ شفقت سے پیش آتے۔

آپ کے اساتذہ:

آپ کو علم سے محبت تھی گو مدینہ منورہ سے باہر نہیں گئے لیکن مدینہ تو خود مرکزِ علم تھا۔ ہر حدیث کا طالبِ علم مدینہ منورہ ضرور آتا۔اس طرح آپ سے اکثر علماء علم حاصل کرتے رہتے۔آپ کے اساتذہ کی زیادہ تعداد کا تعلق مدینہ سے ہے۔آپ نے جن لوگوں سے حدیث روایت کی ان کی تعداد ۹۰۰ ہے۔

آپ کی تصنیف:

آپ نے جو احادیث اپنے اساتذہ سے سنیں اور جن پر آپ کو اعتماد تھا، ان کا ایک مجموعہ تیار کیا۔پھر اس مجموعے کو مدینہ منورہ کے تقریباً ستر علماء کو دکھایا، سب نے اسے پڑھا، سمجھا، اس پر غور کیا تو اس کی صحت کا اقرار کیا، اسے سراہا، اس کی موافقت اور تائید کی۔چنانچہ اس کا نام ''موطا'' رکھا جس کا مطلب ہے ایسی چیز جس کی سب نے تائید کی ہو۔اس کا دوسرا مطلب ہے کہ ایسا راستہ جس پر بہت زیادہ آمد و رفت ہوئی ہو۔

موطا کا اندازِ ترتیب:

موطا کا اندازِ ترتیب دوسرے احادیث کے مجموعوں سے ذرا مختلف ہے۔امام مالک جس باب کو شروع کرتے ہیں، ان کے متعلق نبی اکرم ﷺ کی احادیث

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کرتے ہیں، اس کے بعد اس موضوع سے متعلق صحابہ کے اقوال تحریر کرتے ہیں۔اس کے بعد تابعین کے اقوال لکھتے ہیں......اگر کوئی مشکل لفظ ہوتو اس کی تشریح بھی کر دیتے ہیں۔

مؤطا میں مسند احادیث کی تعداد ۶۰۰ ہے، آثار ۱۰۲۷ ہیں، مرسل احادیث ۲۲۲ ہیں، موقوف روایات ۶۱۳ ہیں، تابعین کے اقوال ۲۸۵ ہیں۔مؤطا کی تمام روایات صحیح ہیں۔ان میں زیادہ تر روایات مدینہ کے علماء سے لی گئی ہیں۔مدینہ سے باہر کے علماء کی بہت کم روایتیں ہیں۔

مؤطا کا درس:

امام مالک نے سترہ برس کی عمر میں درسِ حدیث دینا شروع کیا اور چالیس سال تک مسلسل درس دیتے رہے......جس میں مؤطا کا ہی درس ہوتا......آپ اس کا درس دیتے اور ساتھ ساتھ اس کی نوک پلک بھی درست کرتے......آپ نے اسے بار بار پڑھا، پڑھایا، دوسروں سے سنا، خود سنایا، اس پر غور کرتے جو بات حق سمجھتے اسے شامل کرتے اور جس میں ذرا بھی کھٹکا ہوتا اسے حذف کر دیتے، یہی وجہ ہے کہ آپ کے شاگردوں نے مؤطا کے جو نسخے روایت کئے ہیں، وہ سب ایک دوسرے سے تھوڑے بہت مختلف ہیں۔

مؤطا کا منفرد اعزاز:

مؤطا کی کچھ خوبیاں ایسی ہیں جو حدیث کی کسی اور کتاب کو حاصل نہیں ہوئیں، مثلاً

- ☆ مؤطا کے مرتب امام دارالہجرت ہیں۔
- ☆ مؤطا کی سب سے زیادہ روایات اہلِ مدینہ سے لی گئی ہیں۔
- ☆ مؤطا مسجد نبوی میں چالیس سال تک متواتر پڑھائی جاتی رہی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ موطا کو ستر علماء اور فقہا نے پڑھا، سنا اور اس کی تائید کی۔

☆ موطا سننے کے لئے خلیفہِ وقت ہارون الرشید اپنے دونوں بیٹوں مامون اور امین کے ساتھ امام مالک کے درس میں حاضر ہوتا۔

☆ صلاح الدین ایوبی اپنے دور میں موطا کا درس لینے محدث طاہر بن عوف کے ہاں جاتے رہے جو اسکندریہ میں درسِ حدیث دیتے تھے۔

☆ موطا کے نام سے بہت سے علماء نے احادیث کے مجموعے مرتب کئے۔ سب صفحہِ زمانہ سے مٹ گئے صرف امام مالک کی موطا کو اللہ تعالیٰ نے زندہ رکھا۔ ایک اور موطا ابن ابی ذئب نام کی حدیث کی کتاب ہے تو سہی لیکن وہ کبھی قبولِ عام حاصل نہیں کرسکی۔

صحاح ستہ اور مؤطا:

صحاح ستہ حدیث کے وہ چھ مجموعے ہیں جو صحیح ترین مانے جاتے ہیں، ان میں بھی بخاری اور مسلم کو ترجیح حاصل ہے۔ ان چھ کتابوں کے نام یہ ہیں۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ۔ بعض محدثین ابنِ ماجہ کے بجائے موطا امام مالک کو چھٹی کے طور پر شمار کرتے ہیں۔

مؤطا کے نسخے:

یوں تو موطا کو بہت سے علماء نے روایت کیا لیکن ان میں سے چار کو خاص شہرت ملی جن کے نام یہ ہیں:

(۱) یحییٰ بن یحییٰ کا روایت کیا ہوا نسخہ،

(۲) ابنِ بکیر کا روایت کیا ہوا نسخہ،

(۳) ابنِ مصعب کا روایت کیا ہوا نسخہ۔

(۴) ابنِ وھب کا روایت کیا ہوا نسخہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مالک کے شاگرد:

امام مالک کے شاگردوں کی فہرست بہت طویل ہے۔ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ اعلیٰ پائے کا محدث اور اپنے وقت کا فقیہہ اور امام ہے......آپ کے شاگردوں کی تعداد ۱۰۰۰ بتائی جاتی ہے۔چند ایک کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

امام شافعی......آپ کے یہ شاگرد سب سے پہلے طلبِ حدیث کے لئے آپ ہی کے ہاں آئے بعد ازاں نامور محدث، بے مثال فقیہہ بنے......دینی مسائل میں خود ایک مکتبِ فکر کے بانی ہیں جسے شافعی کہتے ہیں۔

امام محمد، امام ابو یوسف، امام حسن شَیْبانی......تینوں امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں انہوں نے حنفی مسلک کو عام کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا......تینوں رحمۃ اللہ علیہم امام مالک سے مؤطا کا درس سنتے رہے۔

ان کے علاوہ یحییٰ بن یحییٰ مصمودی، یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، محمد بن مبارک، ابو مصعب زبیری، سعید بن عفیر، یحییٰ بن بکیر، ابنِ قاسم، ابو حذافہ سہمی، معن بن عیسیٰ، زیاد بن عبد الرحمٰن، عبد اللہ بن وہب، عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی شامل ہیں۔

یحییٰ بن یحییٰ مصمودی نے اندلس میں آپ کے مکتبِ فکر کو عام کیا اور مدتوں اندلس کے خلفاء مؤطا کے احکام ومسائل کے مطابق قانون چلاتے رہے۔

آپ کا ایک پسندیدہ شعر:

آپ ایک شعر اکثر پڑھا کرتے تھے جس سے پتا چلتا ہے کہ آپ کو پیارے نبی ﷺ کی سنت سے کتنا پیار تھا، کتنی محبت تھی اور جو کام سنت کے خلاف ہوتا اس سے کتنی شدید نفرت تھی۔

وخير الامور الدين ما كان سنته

وشر الامور المحدثات البدائع

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"دین کا بہترین کام وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ہو اور بدترین کام وہ ہے جو سنت کے خلاف ہو یا اپنی طرف سے بنایا گیا ہو"۔

وفات:

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں جس کو بھی بھیجا ہے اس کا مقدر موت ہے لیکن خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس دنیا سے اس حال میں واپس جاتے ہیں کہ ان کے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا خزانہ ہوتا ہے، وہ اپنے بعد بھی نیک اعمال کی خوشبو چھوڑ جاتے ہیں۔ جس سے نسلِ انسانی فائدہ اٹھاتی رہتی ہے۔ امام مالک بھی ایسے ہی خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں۔

آپ کے شاگرد یحییٰ بن بکیر کہتے ہیں کہ موت کے وقت آپ کے پاس تقریباً ایک سو تئیس فقیہہ اور علماء تھے، جن میں میں بھی شامل تھا۔ میں امام کے پاس وقفے وقفے بعد جاتا اور سلام کرتا، اس امید سے کہ شاید آپ آنکھیں کھولیں اور آپ کی نگاہ مبارک مجھ پر پڑ جائے، آپ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا:

"جس اللہ نے ہمیں خوشی اور غمی دکھلا کر کبھی ہنسایا، کبھی رلایا، اس کا شکر ہے، اسی کے حکم سے زندہ رہے اور اسی کے حکم پر جان دیتے ہیں"۔

بروز اتوار ۱۷۹ ہجری ربیع الاول میں علمِ حدیث کا یہ روشن ستارہ غروب ہو گیا، اسے آخری آرام گاہ کے لئے وہ زمین نصیب ہوئی جس کے سینے میں رحمۃ للعالمین ﷺ خود آرام فرما ہیں۔ یعنی مدینہ منورہ۔ اس روشن ستارے کے علم کا سورج مؤطا آج بھی پوری آب وتاب سے روشن ہے اور تا قیامت روشن رہے گا۔ بھلا جس کا ذکرِ رسالت ﷺ سے لفظ لفظ سجا ہو کبھی اس علم کو بھی زوال آ سکتا ہے۔

اللھم صل علیٰ محمد وعلی آله واصحابه اجمعین۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام احمد نسائی رحمۃ اللہ علیہ

وہ محدثین جن کی حدیث کی کتابوں کو قبولیت ملی، ان میں سے ایک امام احمد نسائی بھی ہیں۔

وطن:

امام احمد نسائی کا وطن خراسان تھا۔ یہ وہی خراسان ہے جس میں بڑے بڑے بلند پایہ محدثین پیدا ہوئے۔ امام محمد اسماعیل بخاری، امام عیسیٰ ترمذی کے علاوہ قُتَیبہ بن سعید بھی اسی علاقے میں پیدا ہوئے تھے۔ امام نسائی خراسان کے جس گاؤں میں پیدا ہوئے اس کا نام نساء ہے۔ یہ گاؤں مرو شہر کے قریب ہے۔

نام:

آپ کا نام احمد تھا۔ احمد کا مطلب ہے سب سے زیادہ اللہ کی تعریف کرنے والا۔ یہ ہمارے پیارے رسول ﷺ کا مبارک نام ہے، بہت ہی اچھا، بہت ہی پیارا نام...... اچھا نام اس لئے رکھتے ہیں کہ اچھے نام والا کام بھی اچھے کرے۔ امام احمد نسائی پر اللہ تعالیٰ نے کرم کیا انہیں یہ توفیق دی کہ وہ اپنے نام کی طرح کام بھی اچھے کریں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے عمر بھر پرہیز گاری اختیار کی۔ دل میں حدیث کے علم کی شمع روشن کی اور پھر اس سے آس پاس کو بھی منور کیا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اچھے نام کے ساتھ...... اچھے عمل عطا کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنیت:

عربوں میں رواج ہے کہ وہ باپ ماں یا بیٹے بیٹی کی نسبت سے نام رکھتے ہیں جسے کنیت کہتے ہیں۔ مثلاً ام درداء، درداء کی ماں، ابوسلمہ، سلمہ کا باپ، عرب کنیت کو باعزت نام کے طور پر بولتے ہیں اور اس نام سے عموماً باعزت آدمی کو پکارا جاتا ہے۔ امام نسائی کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔

نسبتی نام:

جس شہر، گاؤں یا ملک میں آدمی پیدا ہو، اس کے حوالے سے جو نام مشہور ہو جائے اسے نسبتی نام کہتے ہیں۔ چونکہ آپ نساء میں پیدا ہوئے اسی لئے نسائی کہلائے۔ یہ نام اتنا مشہور ہوا کہ اصل نام پر غالب آ گیا، اسی لئے آپ کو امام نسائی کہا جاتا ہے۔

آپ کے والد:

علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی بھی تھے، چچیرے بھائی بھی اور داماد بھی اور مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ راشد بھی۔ انہی پیارے صحابی کے نام پر امام نسائی کے والد کا نام علی تھا۔ آپ کے پردادا کا نام بھی علی تھا۔ جب کہ دادا کا نام شعیب تھا۔ شعیب نام دراصل اللہ کے ایک نبی کا نام تھا۔ انہی کے نام پر آپ کے دادا کا نام رکھا گیا تھا۔

نسب:

آپ کا نسب نامہ یہ ہے: یعنی باپ دادوں کا نام "احمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان بن نحر بن دینار"۔

پیدائش:

قمری سال کے مطابق آپ ۲۲۵ ہجری کو پیدا ہوئے۔ قمری دراصل چاند کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں، ایک چاند کے نکلنے سے لے کر...... دوسرے چاند کے نکلنے کا وقفہ مہینہ کہلاتا ہے۔ یہ عموماً ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے۔ ان مہینوں کے مطابق سال کے مہینوں کی گنتی کو قمری سال کہتے ہیں۔ اسلامی کیلنڈر قمری مہینوں کے مطابق ہے جو محرم سے شروع ہوتا ہے اور ذوالحج پر ختم ہوتا ہے۔

اسلامی تقویم کا آغاز رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کے سال سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے اسے ہجری تقویم کہتے ہیں گویا ہجری سال اور قمری سال دونوں ایک ہی ہیں۔ اس وقت ۱۴۲۷ ہجری ہے گویا امام نسائی آج سے ۱۲۰۲ سال پہلے پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم:

آپ کو اللہ تعالیٰ نے جس خطہ میں پیدا کیا وہ علم وفضل کا گھوارہ تھا۔ خاص طور پر وہاں علمِ حدیث کے قدم قدم پر مدرسے قائم تھے۔ لوگ دور دور سے اس علاقے میں سفر کرتے، مشکلیں اٹھاتے، کبھی پیدل، کبھی سوار، کبھی بھوکے، کبھی پیاسے علمِ حدیث جہاں بھی ملتا، جیسے بھی ملتا حاصل کرتے۔

پہلا علمی سفر:

قتیبہ بن سعید ایک مشہور محدث گزرے ہیں۔ یہ اس وقت حدیث کے طلبہ کے لیے ایک مدرسہ تھے۔ بڑے بڑے عالم آپ کے شاگرد تھے۔ امام احمد نسائی بھی اپنے گاؤں سے نکلے اور سیدھے آپ کے پاس پہنچے۔ یہ آپ کا سب سے پہلا علمی سفر تھا۔ اس وقت آپ کی عمر پندرہ سال تھی۔ ۲۳۰ ہجری سال تھا۔ آپ قتیبہ بن سعید کی خدمت میں ایک سال دو ماہ رہے۔ دن رات ان سے علمِ حدیث سیکھتے رہے اور خوب علم کی دولت سمیٹی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید سفر :

امام نسائی نے قتیبہ بن سعید سے علمِ حدیث کی سند حاصل کر لی ۔اب یہ خواہش ابھری کہ اب ان علماء کی خدمت میں حاضری دی جائے جو خراسان کے علاقے میں رہتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ آپ اس سفر کے لیے روانہ ہو گئے ۔یقیناً اس وقت اللہ کی رحمت آپ کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

جو شخص حصولِ علم کی راہ پر چل نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کی راہوں میں سے ایک شاہراہ پر ڈال دیتے ہیں اور فرشتے طالب علم کی رضا کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب العلم، رقم: ۳۶۴۱)

آپ شہر شہر، ملک ملک جاتے رہے اور حدیث سے دل کو منور کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ عراق، حجاز، جزیرہ، اور شام پہنچے۔ وہاں کے نامی گرامی محدثین سے حدیث سنی اور پڑھی۔

مستقل سکونت :

اس کے بعد آپ مصر پہنچے وہاں کے علماء سے حدیث کا علم حاصل کرنا شروع کیا۔آپ نے مستقل یہیں سکونت اختیار کر لی ۔۳۰۲ھ تک مصر میں رہے۔اس کے بعد دمشق چلے گئے۔

اساتذہ کرام:

آپ نے بہت سے اساتذہ کرام سے علم حاصل کیا جن میں سے چند نام مندرجہ ذیل ہیں:

ابو زرعہ رازیؒ، ابو حاتم رازیؒ، اسحاق بن راہویہؒ، محمد بن بشار، ابو داؤد سجستانی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوداؤد سجستانی کی مرتب کی ہوئی حدیث کی کتاب صحاح ستہ میں شامل ہے۔

شاگرد:

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَة ۔(بخاری، کتاب احادیث الانبیاء)

''میری چاہے ایک بات ہی کیوں نہ ہو دوسروں تک پہنچا دو''۔

اور حدیث آپ کی باتوں اور آپ کی پسند ناپسند کو جاننے ہی کا دوسرا نام ہے۔ امام نسائی نے اس پر خوب عمل کیا۔ جن خوش نصیب لوگوں نے آپ سے علمِ حدیث حاصل کیا ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ چند خوش نصیبوں کے نام یہ ہیں:

محمد بن قاسم الاندلسی، ابن ابوجعفر طحاوی، ابوعلی کتانی۔ محمد بن معاویہ الاحمر۔ احمد بن محمد مہندس، آپ کے اپنے بیٹے عبدالکریم۔

آپ کی تالیف:

یوں تو امام احمد نسائی نے بہت سی کتابیں مرتب کیں لیکن جس کتاب کو اللہ نے قبولیت بخشی اور علماء نے جس کو سراہا اور وہ لوگوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوئی اسی کا نام ''کتاب السنن'' ہے۔ جو سنن نسائی کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں مختلف موضوعات پر احادیث ہیں۔ اس میں فنی لحاظ سے ہر قسم کی احادیث شامل ہیں یعنی صحیح، متواتر، مشہور، عزیز، ضعیف، معلول وغیرہ۔

اس کے بعد آپ نے صحیح احادیث کا الگ مجموعہ تیار کیا اور اس کا نام ''مجتبیٰ'' رکھا۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ نے کتاب السنن کو ترتیب دی تو اسے رملہ کے امیر کے سامنے پیش کیا۔ امیر نے پوچھا ''کیا یہ احادیث صحیح ہیں؟ آپ نے کہا ''نہیں''۔ امیر نے کہا ان میں سے جو حدیثیں صحیح ہیں ان کہ میرے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الگ کر دیجئے۔

آپ نے صحیح احادیث الگ کر دیں اور اس مجموعے کا نام ''المجتبیٰ'' رکھا۔ اس طرح یہ دو کتابیں ہو گئیں۔ جن کے نام تھے سنن الکبیر (ہر قسم کی حدیثوں کا مجموعہ) المجتبیٰ (صرف صحیح احادیث کا مجموعہ)

سنن نسائی کی خصوصیات:

جب آپ نے یہ مجموعہ تیار کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے اساتذہ پر نظر دوڑائی، ان میں اکثر ثقہ تھے یعنی علم حدیث میں اعتماد کے لائق ...... کچھ ایسے تھے جن کے بارے میں آپ کو شک تھا آپ نے ثقہ اساتذہ کی روایات تو لے لیں لیکن جن کے بارے میں شک تھا، ان کی روایات کے بارے میں استخارہ کیا (استخارہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ سے دعا کرنا کہ اگر یہ کام اچھا ہے تو ہو جائے ورنہ نہ ہو) اس کے بعد حدیث مرتب کرنا شروع کر دی۔

تمام احادیث کے مجموعوں میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی شرائط سب سے زیادہ سخت ہیں...... یعنی وہ جس کی حدیث قبول کرتے ہیں اس کے ایمان، اس کے اخلاق، اس کے کردار کا پورا کھوج لگاتے ہیں اگر کوئی خامی نظر آ جاتی تو ان کی حدیث اپنے مجموعے میں شامل نہیں کرتے تھے۔ امام نسائی نے بھی ان کی طرح اس کا خاص خیال رکھا لیکن پھر بھی امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط ان کی شرائط سے زیادہ سخت ہیں۔

امام نسائی کی کتاب السنن کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں جو حدیث بیان کی گئی ہے ساتھ اس کی قسم بھی بتا دی ہے مثلاً راوی کیا ہے؟ کون ہے؟ اس کا نام کیا ہے؟ کنیت کیا ہے؟ کہاں کا رہنے والا ہے؟ روایت میں کون سی خوبی ہے؟ حدیث بیان کرنے والے نے اپنے استاد سے اسے کیسے سنا؟ وغیرہ۔ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے امام عیسیٰ ترمذیؒ نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا تھا۔

صحاح ستہ میں درجہ:

سنن نسائی کا صحاح ستہ میں چوتھا درجہ ہے۔ صحاح ستہ سے مراد حدیث کے وہ چھ مجموعے ہیں جو دوسری تمام کتب سے اپنے صحیح اور معتبر ہونے میں بلند تر ہیں۔

حلیہ:

امام نسائی کو اللہ تعالیٰ نے خوبصورت شکل دی تھی۔ آپ کا رنگ سرخ اور سفید تھا۔ بڑھاپے میں بھی آپ کا حسن قائم رہا۔

اھل وعیال:

آپ کی چار بیویاں تھیں......اور دو لونڈیاں...... کتابوں میں صرف آپ کے ایک بیٹے کا ذکر ملتا ہے جن کا نام عبدالکریم تھا۔ یہ بھی والد کی طرح محدث تھے۔

اخلاق و عادات:

آپ بے حد پرہیز گار تھے، بہت عبادت گزار تھے۔ آپ نے کثرت سے حج کیے......صومِ داؤدی کے پابند تھے......یعنی داؤد علیہ السلام کے طریقے کے مطابق روزہ رکھنے والے......داؤد اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر نبی کا نام ہے۔ ان پر اللہ نے زبور نازل کی۔ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن ناغہ کرتے تھے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ کو ان کا یہ طریقہ بے حد پسند تھا۔ آپ ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا: ''صوم داؤدی رکھا کرو''۔

اس صومِ داؤدی کی توفیق اللہ تعالیٰ نے امام نسائی کو بھی عطا کی۔ اللہ تعالیٰ نے قلم کی صلاحیت تو دی لیکن تلوار چلانے کا ہنر بھی بخشا تھا۔ آپ نے مصر کے امیر کے ساتھ جہاد میں حصہ لیا۔ آپ اچھا کھانے اور اچھا پہننے کے عادی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔سنت سے بہت محبت تھی۔بدعت سے نفرت تھی۔یعنی ایسا کام نہ کرتے جسے نبی ﷺ نے نہیں کیا تھا۔آپ حمص کے قاضی عدالت بھی رہے۔

وفات:

آپ کے دورِ حیات میں اموی سلطنت تھی۔آپ نے ''خصائصِ علی'' کے نام سے ایک کتاب لکھی چنانچہ لوگوں نے آپ پر شیعہ ہونے کا الزام لگادیا گو اس کے بعد آپ نے ''خصائص صحابہ'' کے نام سے بھی کتاب لکھی لیکن لوگ الزام لگانے سے باز نہ آئے۔ایک روز آپ منبر پر کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔لوگوں نے آپ کو مارا جس سے آپ کو شدید چوٹیں آئیں......آپ نے زخمی حالت میں کہا! مجھے مکہ مکرمہ لے چلو، میں وہیں مرنا چاہتا ہوں۔چنانچہ آپ کو مکہ مکرمہ لے جایا گیا۔وہاں آپ کی وفات ہوگئی۔اس روز دو شنبہ (سوموار) کا دن تھا۔۳۰۳ ہجری اور صفر کی ۱۳ تاریخ......اس وقت آپ کی عمر ۸۸ سال تھی۔

بعض روایتوں میں ہے کہ شعبان کے مہینے میں آپ کی وفات ہوئی۔

آپ پر اللہ کی بے حد رحمتیں ہوں۔اللہ تعالیٰ ہم کو پیارے نبی ﷺ کی باتیں سننے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی بہترین توفیق دے ......آپ کا سچا جاں نثار بنا دے۔آمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

پیارے بچو! محدثین کرام امت کے سب سے بڑے محسن ہیں۔صحابہ کرامؓ کے بعد یہی بزرگ ہستیاں ہیں جنہوں نے اسلام کے بنیادی ماخذ قرآن اور حدیث پر عمل کیا۔پیارے رسول ﷺ کی عادات،اخلاق،حالاتِ زندگی اور آپ کے احکام کو محفوظ کیا۔انہی میں سے ایک نام ہے''احمد بن حنبلؒ ''۔

نام:

آپ کا اصل نام احمد تھا۔احمد پیارے نبی ﷺ کے نام نامی پر۔پیارے نبی ﷺ کا یہی وہ نام ہے جو انجیل میں بھی آیا ہے۔سلام ہو اس نام پر،صلوٰۃ ہو اس نام پر......انجیل وہ آسمانی کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا۔

کنیت:

آپ کے دو بیٹے تھے، دونوں کو آپ نے علم سے آراستہ کیا یعنی علمِ حدیث سکھایا۔بڑے بیٹے کا نام عبداللہ تھا۔اسی کی نسبت سے ابوعبداللہ کنیت تھی۔یعنی ابوعبداللہ کا باپ۔

قبیلہ:

آپ کے قبیلے کا نام شَیبان تھا۔اس قبیلہ سے مُثَنّٰی بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا تعلق تھا۔ مُثَنّٰی بن حارثہ فتحِ مکہ کے بعد اسلام لائے اور خلافتِ ابوبکر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

صدیق رضی اللہ عنہ میں ایران کے خلاف مہم کے سپہ سالار مقرر کیے گئے۔ انہوں نے فتنہ ارتداد کی تمام مہمات میں حصہ لیا۔

وطن:

آپ کے والدین بغداد میں رہتے تھے، وہی بغداد جو عباسی عہدِ خلافت میں دار الخلافہ رہا۔ جو اسلامی علم وفن کا مرکز تھا۔ جہاں ہر قسم کے علوم کی اشاعت ہوتی تھی۔ ایک ایک محدث کے درس میں تقریباً ایک ایک ہزار طالبِ علم شریک ہوتے تھے۔ یہ شہر آج کل ملک عراق کا صدر مقام ہے۔ آپ کی پیدائش سے چند ماہ قبل آپ کے والدین مرو آ گئے۔

بچپن:

ابھی تین سال کے تھے کہ آپ کے والد حنبل وفات پا گئے۔ پرورش کی ذمہ داری تنہا والدہ پر آ پڑی۔ اللہ تعالیٰ انسان کی ہر نیک کام میں مدد کرتا ہے۔ والدہ نے آپ کو تعلیم دلانے کا ارادہ کیا تو اللہ نے فضل کیا اور آپ کو اپنے وقت کا بہت بڑا عالم ہونے کا شرف بخش دیا۔

آغازِ تعلیم:

بچپن میں ذہن پر جو بات بیٹھ جائے وہ ساری زندگی نقش رہتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

”ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں“۔ (مسلم، کتاب القدر)

یعنی ہر بچے کو اللہ فطرت نیک عطا کرتا ہے لیکن والدین کی تربیت اسے غلط یا صحیح رخ دے دیتی ہے۔ ہمارے اسلاف بچوں کی تعلیم کا آغاز حفظِ قرآن حکیم سے کرتے تھے۔ قرآن حکیم جو شفا ہے، نور ہے، برکت ہے، ہدایت ہے، بچے کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سینہ اگر اس کے الفاظ سے آباد ہو جائے تو اور کیا چاہیے۔امام احمد بن حنبل کو بھی سب سے پہلے قرآن حکیم حفظ کرایا گیا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نعمت سے نوازے۔آمین!

اس کے بعد زبان کی تعلیم دی گئی۔یعنی مادری زبان عربی کے درست تلفظ، درست محاورات اور اس کے قواعد سکھائے گئے۔

تعلیمِ حدیث:

اس وقت خلافتِ عباسیہ کا عہد اپنے عروج پر تھا۔مامون الرشید کا دورِ خلافت تھا۔بغداد دار الخلافہ بھی تھا اور ہر علم کا مرکز بھی۔دنیا بھر سے لوگ اپنے علم کی پیاس بجھانے آتے تھے۔ایک مشہور محدث امام حاکم نیشاپوری ہیں......وہ اپنی کتاب ''معرفۃ علوم الحدیث'' میں لکھتے ہیں۔بغداد میں حدیث کی اشاعت کا یہ حال تھا کہ جتنے بھی حلقہِ تدریس تھے سب میں ایک ایک ہزار تک طالبِ علم شامل ہوتے۔

امام احمد بن حنبل نے جب حدیث کی طرف توجہ کی، ان کی عمر سولہ سال تھی۔پہلے امام ابو یوسف کے حلقہ میں حاضر ہوئے پھر حدیث کے امام ہیثم بن بشیر بن ابو حازم الواسطی کی خدمت میں پہنچے اور ان سے علمِ حدیث سیکھا۔ساتھ ساتھ دوسرے محدثین سے بھی فائدہ اٹھاتے رہے۔

علمی سفر:

علم سیکھنے اور حاصل کرنے ہی سے بڑھتا ہے۔بغداد کے علماء سے حدیث سیکھ چکے تو دوسرے شہروں کا رخ کیا۔کوفہ، بصرہ، مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ، یمن، شام، جزیرہ غرض ہر وہ شہر جس میں نامور محدثین رہتے تھے، وہاں پہنچے اور جی بھر کر علم حاصل کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایران کے شہر رَے میں جریر بن عبدالحمید مشہور محدث تھے، ان کے پاس جانا چاہتے تھے لیکن سفر کے اسباب میسر نہ ہو سکے۔ اس لئے وہاں جانے کی حسرت ہی رہی۔

مجلسِ درس:

جب علم حاصل کر چکے، سند حاصل ہو گئی، تو درسِ حدیث کا آغاز کیا۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً چالیس سال تھی۔ درس شروع کیا تو شروع دن سے ہی سامعین کی تعداد پانچ ہزار کے لگ بھگ تھی جن میں سے اوسطاً پانچ سو طالبِ علم ساتھ ساتھ حدیث لکھتے بھی تھے۔ آپ کی مجلسِ درس بہت باوقار، سنجیدہ اور بارعب ہوتی۔ ادب واحترام کے ساتھ حدیث کا درس دیتے۔

اساتذہ:

جن قابلِ احترام علماء سے آپ نے علم حاصل کیا، حافظ ابنِ جوزی لکھتے ہیں کہ ان کی تعداد ایک سو سے زائد ہے جن میں سے چند محترم نام یہ ہیں: قاضی ابو یوسف، ہشیم بن بشیر بن حازم بن الواسطی، امام وکیع، یحییٰ بن سعید قطّان، سفیان بن عُیَیْنہ، امام محمد ادریس شافعی، ان میں سے ہر ایک نام اپنی ذات میں حدیث کا ایک ادارہ ہے۔

قاضی ابو یوسف خلیفہ مہدی، ہادی اور ہارون الرشید کے دورِ خلافت میں قاضی کے منصب پر فائز رہے۔ اسلامی قانون کی تشریح کا جو مسودہ آپ نے تیار کیا، اس کا نام ''کتاب الخراج'' ہے۔ پورے ملک کا انتظام اس کے مطابق چلتا تھا۔

آپ امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد تھے۔ یحییٰ بن سعید قطّان اور سفیان بن عُیَیْنہ وہ بزرگ ہیں جن سے کئی ایسے محدثین نے حدیث سیکھی جنھوں نے خود مجموعۂ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مرتب کیا۔

تلامذہ:

آپ کے درس میں روزانہ کئی سو طالبِ علم شریک ہوتے تھے لیکن وہ طالبِ علم جو علمی دنیا میں نام پا گئے ان میں سے چند کے نام خاص طور پر ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً امام محمد اسماعیل بخاری، الصحیح البخاری مرتب کرنے والے۔ امام مسلم قشیری، الصحیح المسلم کے جامع اور مرتب۔ امام ابوداؤد سجستانی، سنن ابی داوٗد کے مرتب۔ امام ابوزرعہ رازی، صالح اور عبداللہ آپ کے بیٹے۔ اس کے بعد امام ذہبی لکھتے ہیں خلقِ عظیم یعنی لاتعداد لوگ آپ کے شاگردوں میں شامل ہیں۔

امام شافعی آپ کے استاد بھی تھے، دوست بھی قدردان بھی اور آپ پر فخر بھی کرتے تھے۔ آپ کی پہلی ملاقات ان سے حجاز میں ہوئی۔ یہ ۱۸۷ ہجری کا واقعہ ہے، اس وقت امام احمد بن حنبلؒ ابھی نوجوان تھے۔ دوبارہ ملاقات بغداد میں ہوئی۔ اب نوجوان احمد ایک پختہ کار محدث بن چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں علم حدیث کی دولت کا وافر حصہ دیا تھا۔ امام شافعی نے جب اپنے شاگرد کی صلاحیت دیکھی تو کہا کہ محدثین کے یہاں جو روایات پایہ اعتبار کے لحاظ سے صحیح ہوں، مجھے بتادیا کرو۔

امام شافعیؒ اپنے اس لائق شاگرد کے بہت قدردان تھے۔ بغداد سے واپس جانے لگے تو کہا: ''میں بغداد سے جارہا ہوں اس حالت میں کہ بغداد میں احمد بن حنبلؒ سے بڑھ کر نہ کوئی مفتی ہے نہ فقیہہ''۔

امام شافعیؒ خود امام مالک بن انسؒ کے شاگردِ خاص تھے۔ جو کتاب ''موطا'' کے مرتب ہیں۔

امام احمد بن حنبلؒ نے امام شافعیؒ ہی سے موطا امام مالک سنی اور ان سے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی بہت کچھ سیکھا۔امام احمد بن حنبلؒ امام شافعیؒ سے بہت متاثر تھے۔کہا کرتے تھے کہ ''میں نے امام شافعیؒ جیسا کوئی نہیں دیکھا''۔

امام احمد بن حنبلؒ نے امام شافعیؒ سے علمِ حدیث حاصل کیا۔تفقہ اور اجتہاد کے اصول بھی سیکھے۔

حافظہ :

امام احمد بن حنبلؒ کو اللہ تعالیٰ نے خوب حافظہ دیا تھا۔حافظِ قرآن تو بچپن ہی سے تھے جب کہ تقریباً دس لاکھ احادیث یاد تھیں۔یعنی ان کا متن ...... ان کے راوی...... ان کے راویوں کے حالات ......ان کی فنی خوبیوں اور خامیوں کے ساتھ یاد تھیں ...... بے شک یہ اللہ کا فضل ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عطا کرتا ہے۔

زہد و تقویٰ:

بچپن ہی سے علم دوست ،سنجیدہ ،متقی اور متوکل تھے۔آپ میں صلاحیت، شرافت اور متانت دیکھ کر محدث ہیثم بن جمیل نے کہا تھا:''اگر یہ نوجوان زندہ رہا تو اہلِ زمانہ پر حجت ہوگا''۔

آپ کو سلاطین اور خلفاء اکثر عطیات بھیجتے لیکن آپ انہیں قبول نہیں کرتے تھے۔خلیفہ متوکل باللہ نے صرف ایک بار چند روز آپ کو اپنے لشکر میں رکھا،اس عرصہ میں آپ شاہی مہمان کے طور پر رہے۔روزانہ پر تکلف کھانا آتا،آپ اسے ہاتھ بھی نہ لگاتے اور مسلسل روزہ رکھتے رہے یہاں تک کہ انتہائی کمزور ہوگئے۔آٹھویں دن متوکل نے رخصت دے دی تو اللہ کا شکر ادا کیا۔

تواضع :

اللہ تعالیٰ کو اپنا وہ بندہ پسند ہے جو اس کے حضور عاجزی اختیار کرے۔نام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ونمود سے بیزار ہو نیکی کرے تو صرف اللہ کی رضا کے لیئے۔اس کی دوستی اور دشمنی ہو تو صرف اللہ کی رضا کے لیئے۔اس کی دوستی اور دشمنی ہو تو صرف اللہ کے لیئے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے اوصاف سے نوازا۔ صلاحیتیں دیں، علمِ حدیث عطا کیا۔دین میں سمجھ بوجھ عطا کی۔آج تک مسلمانوں کی ایک جماعت آپ کے دیئے ہوئے فتاویٰ پر عمل کرتی ہے، اس کے باوجود آپ نے کبھی کسی کو اپنا علم جتایا، نہ اس کا احساس ہونے دیا۔ایک عالمِ حدیث یحییٰ بن معین کا بیان ہے کہ میں احمد بن حنبل کے ساتھ پچاس برس رہا لیکن انہوں نے کبھی اپنے علم پر نہ فخر کیا نہ اس کا ذکر کیا۔

ایک مشکل وقت :

آپ کے زمانے میں ایک فتنہ کھڑا ہوا جس میں وقت کا خلیفہ بھی شامل تھا۔ اسے ''خلقِ قرآن کا مسئلہ'' کہتے ہیں۔یعنی کچھ لوگ یہ کہتے تھے کہ قرآن پاک بھی اللہ کی اسی طرح مخلوق ہے جس طرح دوسری اشیاء مخلوق ہیں...... حالانکہ قرآن پاک اور احادیث میں ایسا اشارہ تک نہیں ملتا۔

یہ مسئلہ اتنی شدت اختیار کر گیا کہ خلیفہ نے کہا جو اس سے انکار کرے اس سے زبردستی منوایا جائے...... چونکہ آپ قرآن حکیم کے مخلوق ہونے کا انکار کرتے تھے، اس لئے آپ کو حکومت نے شدید اذیتیں دیں۔اللہ نے آپ کو ثابت قدمی بخشی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ فتنہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا۔

علی بن مدینی مشہور محدث ہیں جو کہ امام بخاری کے استاد ہیں، انہوں نے یہ دور اپنی آنکھوں سے دیکھا، کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنے دین کے غلبہ اور حفاظت کا کام دو شخصوں سے لیا جن کا ہمسر کوئی اور نہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو کچھ قبائل اسلام سے پھر گئے، کچھ نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے جہاد کیا اور اللہ نے آپ کو نصرت عطا کی۔ دوسرے ''خلقِ قرآن'' کا فتنہ اٹھا تو امام احمد نے خود اذیتیں سہہ کر اس فتنہ سے اسلام کو بچا لیا''۔

تصنیفات :

آپ نے جو کتب تصنیف کیں، وہ سب اپنی اپنی جگہ بہت بلند اور قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں لیکن آپ کی تصنیف مسند احمد بن حنبلؒ کو جو مقام اور عزت ملی وہ کسی اور کتاب کے حصے میں نہیں آئی۔ درحقیقت یہ کتاب آپ کا بہت بڑا علمی کارنامہ ہے۔

مسند احمد کا طرزِ تالیف :

مسند احمد کیا ہے؟ اس پر بات کرنے سے پہلے آیئے سمجھ لیں کہ مسند کسے کہتے ہیں؟

مسند حدیث کے ایسے مجموعے کا نام ہے جس میں مصنف ایک صحابیؓ نے جتنی احادیث روایت کی ہیں سب کو اکٹھا نقل کر دے۔ پھر دوسرے صحابیؓ کی، پھر تیسرے صحابیؓ کی۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک شہر کے راویوں کی احادیث ایک باب میں جمع کر دے اور دوسرے شہر کے راویوں کی دوسرے باب میں۔

ایک طریقہ یہ ہے کہ جو صحابہؓ پہلے اسلام لائے انہوں نے جو احادیث روایت کی ہیں انہیں ایک باب میں جمع کرے اس کے بعد جو صحابیؓ اسلام لائے ان کی احادیث ...... اس طرح اسلام لانے کی ترتیب رکھے۔

مسند میں ہر قسم کی روایات جمع کر دی جاتی ہیں وہ فنی اعتبار سے چاہے کیسی ہوں، اہلِ فن ان کی جانچ پرکھ کر کے ان کے بارے میں رائے قائم کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند کو اس وقت شروع کیا جب علمِ حدیث سیکھنے کا آغاز کیا یعنی سولہ سال کی عمر سے ...... آپ جو حدیث سنتے اسے لکھ لیتے۔ اخیر زندگی تک یہی معمول رہا۔ جب آخری وقت قریب آیا تو اپنے عزیزوں کو یہ مسودہ سنایا۔ آپ کے بھتیجے حنبل بن اسحاق کہتے ہیں کہ چچا جان نے مجھے اور اپنے دونوں بیٹوں کو بلایا۔ ہمارے سامنے مسند پڑھی، ہمارے سوا آپ کی زبان سے کسی نے اس کتاب کو مکمل نہیں سنا۔

امام احمد بن حنبلؒ کو اس کتاب کی ترتیب کا وقت نہیں ملا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے حضور بلا لیا۔ آپ کے بعد آپ کے بیٹے عبداللہ نے اسے مرتب کیا اور کچھ اپنے اساتذہ سے سنی ہوئی مزید احادیث بھی شامل کیں۔

احادیث کی تعداد:

اس مسند میں تقریباً سات سو صحابہ کی روایات جمع ہیں جن کی تعداد چالیس ہزار بتائی جاتی ہے۔ جن میں آپ کے بیٹے کی لکھی ہوئی روایات بھی شامل ہیں۔

مسند احمد کی خصوصیات:

حدیث کا اس سے بڑا کوئی مجموعہ نہیں ...... اس میں تقریباً تین سو ثلاثی روایات ہیں یعنی ایسی روایتیں ہیں جن کا واسطہ تین راویوں کے ذریعے رسول اللہ ﷺ سے مل جاتا ہے۔ فنی اعتبار سے ثلاثی روایات بلند پایہ شمار ہوتی ہیں۔

بہت سے محدثین نے مسند مرتب کیں لیکن ان سب میں سے مسند احمد صحیح تر ہے۔

اولاد:

آپ کے دو بیٹے تھے عبداللہ اور صالح۔ دونوں ہی اپنے والد کے انتہائی فرماں بردار...... خدمت گزار...... اور لائق تھے۔ آپ نے جس قدر علم دوسروں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تک پہنچایا اسی قدر اس سے آپ کے بیٹے بھی فیض یاب ہوئے۔ اپنے والد محترم کی طرح وہ بھی علمِ حدیث کے شائق تھے۔ چنانچہ آپ کی کتاب مسند احمد کو آپ کے بیٹوں نے ہی آپ سے روایت کیا، اسے نئے سرے سے مرتب کیا اور اس میں مزید اضافے کئے۔

وفات:

آپ نے ۷۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔ وفات سے نوروز قبل بیمار ہوئے۔ بیماری بتدریج بڑھتی گئی۔ اس عرصہ میں عیادت کرنے والے لگا تار آتے رہے۔ یہاں تک کہ جس گلی میں آپ کا مکان تھا ہجوم کے سبب وہ گلی بند ہوگئی۔ سلطان کو پتہ چلا تو اس نے آپ کے دروازے پر پہرہ بٹھا دیا۔ اپنے آدمی بھیجے کہ آپ کی بیماری اور حالت سے آگاہ کرتے رہیں۔ امام صاحب کے پیشاب سے خون آنے لگا تھا۔ کمزوری بڑھتی جارہی تھی۔ آپ کے شاگرد مروزی کہتے ہیں: میں نے آپ کو وضو کرایا تو مجھے ہدایت کی کہ میری انگلیوں میں خلال کراؤ۔ اللہ اکبر سخت بیماری کے عالم میں بھی نماز کی ادائیگی...... اور طہارت کا اس قدر خیال تھا۔ جمعہ کی شب حالت زیادہ نازک ہوگئی۔ اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا مجھے وہ احادیث سناؤ جن میں اللہ تعالیٰ نے بندے کو مغفرت اور بخشش کی خوشخبریاں دی ہیں۔ ایسی احادیث کو احادیثِ رجاء کہتے ہیں۔

۱۲ ربیع الاول کو آپ کی روح اپنے اصل گھر کی طرف روانہ ہوگئی، ۲۴۱ ہجری سن تھا۔ انتقال کی خبر پورے شہر میں اک آن میں پھیل گئی۔ جنازے کے لئے لوگ گھروں سے نکل آئے۔ پورے شہر کی تاریخ میں اس سے قبل اتنا بڑا جنازہ کبھی نہیں ہوا تھا۔ روایت ہے کہ اندازاً آٹھ لاکھ مرد جنازے میں شامل تھے جب کہ ساٹھ ہزار عورتیں تھیں۔ آپ دنیا سے چلے گئے لیکن آپ کا چھوڑا ہوا علمی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارنامہ آج بھی زندہ ہے۔

اللہ تعالی آپ سے راضی ہو۔ ہمیں آپ کے چھوڑے ہوئے علمی ورثے کی قدر کرنے کی توفیق دے اور آپ ہی کی طرح حدیث سیکھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن البیع امام حاکم نیشاپوری

پیارے نبی ﷺ کی حدیث کیا ہے؟ آپ کے حکم، آپ کے کام، آپ کے پسند اور ناپسند کو اس طریقے سے بیان کرنا کہ جس نے یہ خود اپنی آنکھوں دیکھا یا کانوں سنا سند وہاں تک پہنچ جائے۔ مثلاً

"مجھے میرے دوست اسلم نے بتایا کہ تمہارا بھائی کل تمہارے استاد صاحب سے ملا تھا۔ استاد صاحب نے تمہارے بھائی کو بتایا کہ تمہارے ابو کہتے ہیں ہمارے بیٹے کو خصوصی توجہ سے پڑھایا جائے"۔

اسلم

تمہارا بھائی

استاد صاحب

تمہارے ابو

ہمارے بیٹے

استاد صاحب سے سن کر بیٹے تک پہنچانے میں جن لوگوں نے حصہ لیا وہ ترتیب وار گویا راوی ہیں۔ یہی احادیث کی سند کا انداز ہے جس میں ہر راوی کے حفظ، عدل، تقویٰ اور ایک سے دوسرے راوی کی ملاقات کے بارے کھوج لگایا جاتا ہے۔ یہ صفتیں راویوں میں جتنی زیادہ ہوں گی روایتِ حدیث اتنی ہی اعلیٰ ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی۔

جن لوگوں نے اس علم میں کمال حاصل کیا، انہیں محدثین کہتے ہیں جو کہ محدث کی جمع ہے۔آج ہم جس محدث گرامی کا ذکر کر رہے ہیں وہ علمی دنیا میں امام حاکم کے نام سے مشہور ہیں۔

اصل نام:

ان کا اصل نام بہت محبوب اور پیارا ہے۔رسول اللہ ﷺ کے نامِ نامی پر یعنی محمد۔

باپ دادا:

آپ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔رسول اللہ ﷺ کے والد محترم کا بھی یہی نام تھا۔عبداللہ کا مطلب ہے اللہ کا بندہ...... یہ وہ نام ہے جس کے بارے ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کے نزدیک محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں''۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلہ والآداب)

آپ کے دادا جان کا نام محمد حمدویہ......اور پردادا کا نام نعیم الضبی تھا۔اگر ہم اسے عربی انداز سے لکھیں تو یوں لکھیں گے ''محمد بن عبداللہ بن محمد حمدویہ بن نعیم الضبی''۔

کنیت:

عرب ہر شخص کی کنیت رکھنا پسند کرتے تھے، جب وہ کسی شخص کا احترام کرنا چاہتے تو اس کی کنیت سے اسے پکارتے ہیں۔امام حاکم کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔آپ کی ایک اور کنیت بھی مشہور تھی ''اَبُو الْبِیَع ''عربی میں بَیّع تاجر کو کہتے ہیں۔گویا اس کا مطلب ہے تاجر کا باپ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبتی نام:

آپ کے داداؤں میں سے کسی کا نام طہمان تھا۔اس لئے آپ کوطہمانی بھی کہتے ہیں۔

لقب:

وہ نام ہے جولوگ خودکسی خاص وصف کی وجہ سے اختیار کر لیں۔آپ کچھ مدت قاضی رہےیعنی چیف جسٹس، چنانچہ عوام میں آپ حاکم کے نام سے مشہور ہو گئے۔یہ نام اتنا عام ہوا کہ باقی تمام ناموں پر غالب آ گیا۔آپ کوامام حاکم نیشاپوری ہی لکھااور بولا جاتا ہے۔

وطن:

آپ کاوطن نیشاپور تھا۔جوآج کل ایران میں واقع ہے۔

پیدائش:

ربیع الاول کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس میں پیارے رسول ﷺ کی پیدائش ہوئی۔اللہ تعالیٰ نے امام حاکم کوبھی اس ماہ میں دنیا میں پیدا فرمایا۔۳۲۱ ہجری سال تھا۔یعنی رسول اللہ کوہجرت کئے ہوئے ۳۲۱ سال گزر چکے تھے۔

ابتدائی تعلیم:

بچے کی بہترین تعلیم وتربیت والدین کی ذمہ داری ہے۔آپ کے والدین نے اس ذمہ داری کوبخوبی پورا کیا۔آپ کے والدخودمحدث تھے۔محدث گرامی امام مسلم قشیری کے شاگرد تھے۔انہوں نے اپنے لختِ جگر محمد حاکم کو بڑی محنت سے پڑھایا۔خود پڑھا چکے تو نیشاپور میں جس قدر علماء تھے ان کے پاس بھیجا۔آپ کے والداور ماموں آپ کوعلم کے حصول پر ابھارتے،آپ کی حوصلہ افزائی کرتے اورعلمی مدد بھی کرتے ......آپ ۱۴ سال تک اپنے ہم وطن اساتذہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے حدیث سیکھتے رہے۔

بیرون ملک تعلیم:

علم ایک ایسی نعمت ہے جس سے کبھی جی نہیں بھرتا۔ نیشاپور سے فارغ ہوئے تو شہر سے باہر نکلنے کی ٹھانی۔ پہلے عراق گئے، اس کے بعد خراسان اور ماوراء النہر گئے۔ حجاز کے بھی بہت سفر کیے۔ ان تمام شہروں میں جانے کا مقصد صرف ایک تھا یعنی حصولِ علم۔

اساتذہ کرام:

آپ نے بہت سے اساتذہ سے فیض حاصل کیا۔ مشہور مورخ علامہ سبکی لکھتے ہیں آپ کے اساتذہ کی کم از کم تعداد ۱۰۰۰ ہے۔

درس و تدریس:

آپ نے جی بھر کر علم حاصل کر لیا۔ اساتذہ نے حدیث میں آپ کی مہارت کو پرکھ لیا تو آپ کو حدیث بیان کرنے کی اور پڑھانے کی سند عطا کی۔ اب آپ نے درسِ حدیث باقاعدہ شروع کر دیا۔

مدرسہ دارالسُّنَّہ کے مہتمم کی حیثیت سے:

ابوبکر احمد بن اسحاق الصبغی نے ایک مدرسہ قائم کر رکھا تھا جس میں حدیث کی تعلیم دی جاتی تھی۔ انہوں نے آپ کو اس مدرسہ کا مہتمم بنا دیا۔ اب اس مدرسہ کے تمام امور کی نگرانی آپ کے ذمہ تھی۔ آپ نے مدرسہ میں نظم وضبط قائم کیا۔ ابوبکر احمد بن اسحاق الصبغی خود محدث تھے اور وقت کے اکثر محدثین آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔

علم کی خوشبو جلد ہی دور دور تک پھیل گئی۔ لوگ امام حاکم کو نہ صرف جاننے لگے بلکہ آپ کی عزت بھی کرنے لگے، جو لوگ علم کے خواہش مند تھے، وہ آپ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت میں آتے اور اپنی علمی پیاس بجھاتے۔

شاگرد:

بے شمار لوگوں نے آپ کے علم سے فائدہ اٹھایا جن میں بعض تو خود بھی بلند پایہ محدث بنے۔ جن میں سے چند معتبر، مشہور اور باعزت نام یہ ہیں:

حافظ ابو بکر بیہقی، ابو عثمان صابونی، ابو بکر احمد بن علی بن خلف الشیرازی، دار قطنی، ابو الفتح، ابو الفوارس، ابو العلاء واسطی، محمد بن احمد بن یعقوب، ابو ذر البردی رحمہ اللہ علیہم اجمعین۔

قضاء کے عہدے پر:

دین اسلام کا آئین قرآن اور حدیث ہے اور قضا اس قانون کے مطابق فیصلے کرنے کا ادارہ۔ اسلامی حکومت میں یہ ادارہ سب سے زیادہ اہم ہے۔ اس عہدے کا اہل صرف وہی ہے جسے قرآن وحدیث کا علم حاصل ہو۔ جتنے بھی اسلامی عہدِ حکومت گزرے ہیں، سب اس عہدے کے لئے ایک ذمہ دار عالم...... سچے، امانت دار...... عدل وانصاف میں مثالی...... عمل میں بہترین شخصیت کو ہی منتخب کرتے تھے۔

امام حاکم جس دور میں پیدا ہوئے عباسی خلافت کا زمانہ تھا۔ خلیفہ طالع باللہ کا عہدِ حکومت آیا تو اس وقت ملکی انتظام سامانی حکومت کے ذمے تھا۔ نساء شہر کا عہدہِ وزارت جس شخص کے پاس تھا اس کا نام ابو جعفر محمد بن عبد الجبار العصبی تھا۔ اس نے آپ کو قضا (چیف جسٹس) کا عہدہ پیش کیا۔ یہ ۳۵۹ ہجری کا واقعہ ہے۔ آپ کو چیف جسٹس (قاضی) بنا دیا گیا تو مشہور محدث قاضی خلیل احمد نے ابو جعفر کو مبارک باد دی اور کہا حاکم کی وجہ سے شہر میں تین لاکھ احادیث آگئی ہیں، اس پر ابو جعفر کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا۔ آپ اپنے فرائض انتہائی ذمہ داری سے ادا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے رہے۔ جب نساء کے عہدہِ قضاء سے دستبر دار ہوئے تو آپ کو جرجان شہر کا عہدہِ قضا پیش کیا گیا لیکن آپ نے انکار کر دیا۔

علمی مقام:

آپ اپنے دور کے بلند پایہ محدث تھے۔ کسی حدیث پر جرح وتنقید کرنے میں ماہر تھے۔ آپ کے ہم عصر تمام محدثین آپ کی عزت کرتے، آپ کی علمی برتری کا اعتراف کرتے اور آپ سے اکثر علمی مسائل پوچھنے آتے تھے۔

چونکہ وہ دور علم حدیث کا دور تھا۔ لوگ اس میں خاصی دلچسپی لیتے۔ یوں بھی علم حدیث ایک مسلمان کے لئے اس کے عمل کا معیار ہے، اسی سے تو رسول اللہ ﷺ کی عادات، اخلاق اور تعلیمات کا پتہ چلتا ہے۔ اس دور میں جہاں بھی چند لوگ مل کر بیٹھتے علمِ حدیث کے بارے ضرور مذاکرہ کرتے۔ مشہور محدث محمد بن طاہر کہتے ہیں:

''میں نے مکہ کے حافظِ حدیث ربّانی سے پوچھا!'' چار محدثین میں سے کون علم میں بڑھ کر ہے'' ؟''انہوں نے پوچھا!'' کون سے چار'' ؟ میں نے عرض کیا !''بغداد کے دارقطنی، مصر کے عبدالغنی، اصفہان کے عبداللہ بن مَندَہ اور نیشاپور کے امام محمد حاکم'' ۔ وہ سن کر خاموش رہے۔ میں نے اصرار کیا تو کہنے لگے ''دارقطنی عللِ حدیث سب سے زیادہ جانتے ہیں، یعنی روایت حدیث میں کون سی خامیاں ہیں جو اسے صحیح ہونے سے روکتی ہیں۔ عبدالغنی انساب کے ماہر ہیں یعنی راویوں کے وطن، باپ داداؤں، ان کی کنیت، مشہور نام وغیرہ۔ ابنِ مندہ احادیث کے جاننے والے ہیں اور امام حاکم نیشاپوری تصنیف میں ان سب سے بڑھ کر ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظہ:

ایک محدث کے لئے قوی حافظہ نہایت ضروری ہے جو سراسر اللہ کی عطا ہے۔ربِّ کریم نے آپ کو بہت اچھا حافظہ دیا تھا۔ایک بار ایک آدمی نیشاپور سے اس شہر میں آیا جہاں آپ ٹھہرے ہوئے تھے۔اس نے آپ کے حافظے کے بارے میں سنا،اس شخص کو اپنے حافظے پر بہت ناز تھا۔سو سو شعر متواتر سنا دیتا تھا۔اس نے فخر یہ کہا کہ حافظہ تو اس کا نام ہے۔حافظ اِبْنُ الْبَیِّع حاکم نیشاپوری کو پتہ چلا تو انہوں نے ایک تحریر لکھ کر اسے بھیجی اور کہا کہ ایک جمعہ میں حفظ کر کے سنا دو۔اگر سنا دو گے تو میں تمہارے حافظے کی برتری تسلیم کر لوں گا۔ ایک جمعہ گزر گیا تو وہ آدمی آپ کے پاس آیا اور تحریر واپس کرتے ہوئے کہا۔"اسے یاد کرنا بہت مشکل کام ہے۔اسے کون یاد کر سکتا ہے؟ محمد بن فلاں بن جعفر فلاں وغیرہ۔یعنی احادیث کے راویوں کے اوپر سے لے کر نیچے تک......سب کے نام اور ترتیب یاد رکھنا بہت مشکل ہے"۔

تصنیفات:

علمِ نافع وہ ہے جو صرف اپنی ذات کے لئے ہی نفع بخش نہ ہو بلکہ اسے دوسروں تک بھی پہنچایا جائے اور دوسروں کو بھی اس سے نفع پہنچے،علم پہنچانے کے کئی طریقے ہیں۔مثلاً:

☆ علم پر عمل کرنا،یہ ایک ایسا خاموش ذریعہ ہے جسے دیکھ کر ہر شخص متاثر ہوتا ہے اور ویسا ہی عمل کرنے کی خود کوشش کرتا ہے۔اس طرح علم حیرت انگیز طور پر پھیل جاتا ہے۔علم کا اصل مقصد یا مرکزی نقطہ ہے بھی عمل......کیونکہ ایمان کی اصلاح اور اللہ کی رضا عمل ہی سے حاصل ہوتی ہے۔

☆ ایک طریقہ یہ ہے کہ دوسروں کو سکھایا اور پڑھایا جائے۔جتنا زیادہ وقت اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش صرف کریں گے اتنے ہی لوگ استفادہ کریں گے اور پھر وہ اس علم کو دوسروں تک پہنچائیں گے۔اس طرح یہ سلسلہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

☆ ایک طریقہ یہ ہے کہ امر و نہی کا فریضہ ادا کیا جائے۔یعنی جب لوگوں کو کوئی برا کام کرتے دیکھیں یا سنت کے خلاف کوئی کام کرتے دیکھیں یا محسوس کریں کہ لوگ کوئی نیا طریقہ دین کا حصہ سمجھ کر اپنا رہے ہیں،اس وقت اپنے علم کا اظہار کریں۔لوگوں کو دلیل دے کر سمجھائیں کہ یہ کام غلط ہے، برا ہے، اس سے رک جائیں۔اسے نہی عن المنکر کہتے ہیں۔اسی طرح لوگوں کو سنت سے آگاہ کریں، نیک کاموں کی تبلیغ کریں تو اس کا نام امر بالمعروف ہے۔

☆ ایک طریقہ یہ ہے کہ اپنے علم کو کاغذ پر منتقل کر دیا جائے،اس کی اشاعت کی جائے۔علم پھیلانے کا یہ طریقہ بہت وسیع ہے،اسی طریقے کی وجہ سے ہم تک پیارے رسول اللہ ﷺ کی احادیث پہنچی ہیں،اس طریقے سے کسی عالم یا محدث کے علم سے آنے والے ہر دور کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔اکثر محدثین نے علم پھیلانے کا یہ طریقہ اختیار کیا۔امام حاکم نے بھی علم کی اشاعت کے لئے قلم سے کام لیا چنانچہ آپ نے ۱۵۰۰ کے لگ بھگ کتب تصنیف کیں۔جن میں چند کے نام یہ ہیں:

کتابُ الِاکلیل،تاریخِ نیشاپور،کتاب مدخل الیٰ علم الصحیح،معرفۃ علوم الحدیث،مستدرک حاکم۔

آپ کی کتاب معرفۃ علوم الحدیث اور مستدرک حاکم کو اللہ تعالیٰ نے خاص شہرت بخشی۔حدیث کا ہر طالبِ علم ان دو کتابوں کی طرف ضرور رجوع کرتا ہے۔

مَعْرِفَةُ عُلُوْمُ الْحَدِيْث:

عِلم حدیث کے فنی پہلوؤں کے بارے میں ہے مثلاً حدیث کیا ہے؟اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتنی قسمیں ہیں؟ طُرُق اور سَنَد سے کیا مراد ہے؟ راوی کیا اور کیسے ہیں وغیرہ۔

مُستَدرِک حاکم:

آیئے یہ دیکھنے سے پہلے کہ آپ کا یہ مجموعہ کیسا ہے؟ مستدرک حاکم کے بارے میں کچھ معلومات کریں۔

محدثین نے احادیث کے جو مجموعے تیار کئے ہیں، ان کی ترتیب میں مختلف طریقے اختیار کئے ہیں جن کے الگ الگ نام ہیں۔ جس کتاب میں آٹھ باب ترتیب وار ہوں۔ ایمان، احکام، زہد ورقاق، آداب، طعام وشراب، تفسیر، باب الشمائل، باب الفتن، باب المناقب۔ اسے جامع کہتے ہیں۔ جیسے جامع الصحیح بخاری۔

جس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کی عادات، معمولات کو ترتیب وار بیان کیا جائے اسے سنن کہتے ہیں۔

اسی طرح مستدرک ایسے مجموعے کو کہتے ہیں جس میں مرتب ایسی احادیث جمع کرے جنہیں کسی پہلے مصنف نے مجموعہ تیار کرتے ہوئے کسی وجہ سے چھوڑ دیا ہو لیکن شرائط اس حدیث کے قبول کرنے کی وہی ہوں جو کسی پہلے مصنف نے اختیار کی ہوں۔

امام بخاری اور امام مسلم نے جن شرائط کے مطابق احادیث نقل کیں۔ امام حاکم نے بھی انہی شرائط کے مطابق احادیث جمع کیں جو ان دونوں سے رہ گئی تھیں لیکن تمام ماہر محدثین کا اتفاق ہے کہ امام حاکم نے جو شرائط اختیار کیں ان میں نرمی اختیار کی، اس لئے مرتبہ کے اعتبار سے انہوں نے جو حدیثیں نقل کیں وہ امام بخاری اور مسلم کی احادیث سے درجہ میں بہت کم تر ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات:

مشہور مؤرخ علامہ سبکی لکھتے ہیں: ایک روز آپ حمام میں داخل ہوئے۔ غسل کر کے باہر نکلے، دروازہ میں آئے، ازار بند پہن چکے تھے، جب کہ کرتا ابھی ہاتھ ہی میں تھا کہ ایک آہ نکلی اور روح پرواز کر گئی۔ "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ"۔ اس روز بدھ تھا، صفر کی ۳ تاریخ اور ۴۰۵ ہجری سال تھا۔ اس وقت آپ کی عمر ۸۴ برس تھی...... آپ کی نماز جنازہ قاضی حِمیَرِی نے پڑھائی۔ صلوٰۃ العصر کے بعد آپ کو دفن کیا گیا۔

عادات:

رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی نے سوال کیا! "کون سی چیز جنت میں داخل ہونے کا سبب بنتی ہے"؟ آپ ﷺ نے فرمایا "حسن خلق"۔ (سنن ترمذی)

امام حاکم نیشاپوری میں حسنِ خلق کی صفت نمایاں تھی۔ آپ شیریں زبان تھے، ملنسار تھے، جس مجلس میں آپ بیٹھتے اسے اپنی شیریں بیانی کی وجہ سے پُر لطف بنا دیتے۔

آیئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے پیارے نبی ﷺ کی حدیث سے محبت عطا کرے اور اس پر عمل کی توفیق دے۔ آمین!

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابوبکر بن ابی شَیبہ رحمۃ اللہ علیہ

پیارے بچو! ہمارے آج کے موصوف کا نام ہے ابو بکر بن ابی شَیبہ۔ انہوں نے علمِ حدیث کے لئے بڑی محنت کی اور پھر اس فن میں کمال حاصل کیا۔

ولادت:

آپ واسط شہر میں ۱۵۹ ہجری میں پیدا ہوئے۔

نام:

والدین نے عبد اللہ نام رکھا۔ یعنی اللہ کا بندہ۔ آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہے۔ اسی حدیث کی روشنی میں اللہ کے نزدیک پسندیدہ نام آپ کے لئے چنا گیا۔ ابوبکر آپ کی کنیت ہے۔

خاندان:

شہر بھر میں آپ کا خاندان معزز و محترم تھا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اس خاندان کو علم سے بہت پیار تھا، گھر بھر کے لوگ علم سے دلچسپی رکھتے، خاص طور پر علمِ حدیث سے تو ان کی بہت محبت تھی۔ آپ کے دادا محترم کا نام ابو شبیہ تھا۔ جو ایک صاحبِ علم بزرگ تھے۔ یہ واسط شہر میں تیس سال تک قاضی (جسٹس) کے عہدے پر فائز رہے۔ یہ عباسی خلیفہ منصور کا عہد تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیارے بچو! جب تک اسلامی ممالک میں نظامِ خلافت قائم رہا، دستور ہمیشہ قرآن وسنت کی بنیاد پر بنایا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ عہدے داروں کے لئے یہ لازمی تھا کہ وہ علمِ دین ضرور حاصل کریں۔

خاص طور پر قاضی (جسٹس) کے لئے یہ انتہائی ضروری تھا کیونکہ اس کا کام ہی اسلامی عدل کے مطابق فیصلے کرنا ہوتا تھا۔ جو دینی علم اور فضل میں جتنا آگے ہوتا اسے قاضی کے عہدے پر فائز کرنے کی کوشش کی جاتی۔ ابو شَیْبَہ چونکہ ایک بلند پایہ محدث اور عالمِ دین تھے اس لئے انہیں بھی یہ عہدہ پیش کیا گیا۔

جناب ابو شَیْبَہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا عطا کیا جس کا نام انہوں نے محمد رکھا۔ نیک بخت بیٹے نے باپ کی علمی وراثت کی خوب حفاظت کی اور اپنے باپ کی طرح وقت کے نامور محدث بنے اور اسی قابلیت کی بِنا پر فارس کے قاضی مقرر ہوئے۔ یہی محمد بن ابی شَیْبَہ ...... ابو بکر بن ابی شَیْبَہ کے والد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جناب محمد بن ابی شیبہ کو تین بیٹے دیئے۔ جن کے نام عبداللہ، عثمان اور قاسم رکھے گئے۔ کچھ گھریلو ماحول، کچھ اللہ کی مہربانی، کچھ بچوں کی علم سے محبت، نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تینوں کو اپنی اپنی جگہ علمی پہچان عطا کی اور نامور محدث بنے۔ محمد کے سب سے بڑے بیٹے عبداللہ ہی ابو بکر ابنِ ابی شَیْبَہ ہیں۔ آپ کہیں گے کہ نام تو عبداللہ بن محمد ہے پھر ابو بکر بن ابی شَیْبَہ کیسے بن گئے؟

دراصل ابو بکر، عبداللہ کی کنیت ہے اور یہ اتنی مشہور ہو گئی کہ نام کی بجائے خود سب کی زبانوں پر چڑھ گئی۔ یوں بھی عزت کے طور پر کسی بڑی شخصیت کا نام لینے کے بجائے کنیت سے پکارا جاتا ہے۔ اہلِ عرب کا یہی طریقہ ہے۔ گویا باعزت نام ابو بکر شہرت پا گیا...... اسی طرح والد تو آپ کے محمد تھے لیکن منسوب دادا سے ہوئے۔ درمیان میں والد کا نام ہٹ گیا اور سیدھے دادا کے بیٹے کہلانے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگے۔ابو بکر ابنِ ابی شَیبَہ یعنی ابی شَیبَہ کے بیٹے ابو بکر والد کی بجائے کسی بھی دادا یا پردادے کا نام پر کنیت رکھنا جائز ہے۔آپ کا خاندان پہلے واسط میں تھا۔اس کے بعد کوفہ میں جابسا۔اس لئے کوفی بھی کہلائے اور واسطی بھی۔

شیوخ:

جس طرح ہمارے یہاں استاد کو آج کل "ٹیچر" یا "سر" کہنے کا رواج ہے عام ہو گیا ہے۔حالانکہ کچھ مدت قبل تک استاد کو ماسٹر جی یا منشی جی کہا جاتا تھا۔بالکل اسی طرح اس دور میں حدیث کے اساتذہ کو شیخ کہا جاتا تھا اور یہ بڑا ہی محترم لقب تھا۔شیخ ،شیوخ کی جمع ہے۔اور اب سنئے عبداللہ،ابی بکر بن ابی شَیبَہ کے شیوخ۔آپ نے اپنے والد اور چچاؤں سے تو بہت خوب علم حاصل کیا،اس کے بعد بہت سے شیوخ سے حدیث سنی،سمجھی اور نقل کی۔ان میں چند کا نام یہ ہیں:

ابن ابی زائدہ،ابو بکر بن عَیَّاش ،اسماعیل بن عُلَیَّہ،حمّاد بن سَلمہ،سفیان بن عُیَینَہ ،سلیمان بن حیان،عبداللہ بن مبارک ،وکیع بن جراح،یحییٰ بن سعید القطّان وغیرہ۔

علمی سفر:

آپ نے زیادہ تر اپنے ہی علاقے کے شیوخ سے حدیث سنی اور سیکھی لیکن اس غرض سے کچھ سفر بھی کئے۔چنانچہ تاریخِ بغداد میں ہے کہ آپ نے بغداد کا سفر کیا۔وہاں کچھ دیر ٹھہرے اور درس وتدریس میں مشغول رہے۔

www.KitaboSunnat.com

علمی کمال:

آپ کے دور کے تمام علماء آپ کے علمی کمال کے معترف تھے۔مثلاً ابو عبید قاسم بن سلام کہتے ہیں کہ علم حدیث چار آدمیوں پر ختم ہو گیا۔ان میں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ابوبکر بن ابی شَیْبَہ ہیں جو حسن اداء اور حسنِ ترتیب اور حفظِ مذاکرہ میں اپنی مثال آپ تھے۔

شاگرد:

آپ نے اپنے پیشرؤں کے مطابق علم حدیث خود بھی سیکھا اور دوسروں تک پہنچایا جن میں بہت سے نامور علماء اور محدثین شامل ہیں۔ان میں سے صرف چند نام یہ ہیں:

امام احمد بن حنبل (مسند احمد) ابوزرعہ، ابوحاتم، بقی بن مخلد (مسند بقی بن مخلد کے مرتب) امام بخاری (صحیح بخاری کے جامع) امام مسلم (صحیح مسلم کے جامع) ابنِ ماجہ (سنن ابنِ ماجہ کے مرتب)۔ یہ چند وہ محترم نام ہیں جو دنیائے حدیث کے درخشندہ ستارے ہیں جب کہ ان کے علاوہ لاتعداد نام اور بھی ہیں۔

تصنیفات:

قدیم کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کئی کتابیں تصنیف کیں لیکن آج کل وہ نہیں ملتیں۔اس وقت صرف دس کتابوں کا تذکرہ ملتا ہے۔

مُصَنَّفُ ابنِ ابی شَیْبَہ:

''مُصَنَّف اِبن ابی شَیْبَہ'' آپ کی سب سے مشہور کتاب ہے۔یہی وہ کتاب ہے جس نے آپ کو دنیائے حدیث میں زندہ وجاوید رکھا۔یہ کتاب حدیث کی اہم کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔محدثین کے عام اندازِ ترتیب کے مطابق یہ ''کتاب الطہارت'' سے شروع ہوتی ہے اور ہر قسم کے احکام ومسائل کا احاطہ کرتی ہے۔

اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ جو احادیث ابن ابی شَیْبَہ نے اس میں درج کی ہیں ان میں سے اکثر احادیث صحیح مسلم، صحیح بخاری میں بھی موجود

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ امام بخاری اور امام مسلم آپ کے شاگرد ہیں۔

امام بخاری نے ابو بکر بن ابی شَیْبَہ سے تیس احادیث صحیح بخاری میں درج کی ہیں۔ امام مسلم نے ایک ہزار پانچ سو چالیس احادیث صحیح مسلم میں درج کی ہیں۔ سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ میں ان سے بھی زیادہ احادیث ابن ابی شَیْبَہ کی ہیں۔

''مُصَنَّف اِبن ابی شَیْبَہ'' یہ اس کتاب کا پورا نام ہے جو ابن ابی شیبہ نے مرتب کی۔ اسے ''سنن ابن ابی شَیْبَہ'' اور ''مسند ابن ابی شَیْبَہ'' بھی کہتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شَیْبَہ کے قلمی نسخے کئی کتب خانوں میں موجود ہیں...... کچھ مدت گزری ملتان کے ایک مکتبہ نے اس کتاب کے کچھ حصے شائع کئے تھے۔

علماء...... مصنف ابنِ ابی شَیْبَہ کو حدیث کی تیسرے درجے کی کتب میں شامل کرتے ہیں۔

وفات:

محرم الحرام ۲۳۵ ہجری کو اس اللہ کے بندے نے وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر بہتر سال تھی۔

(تفصیلی تذکرہ کے لئے دیکھئے ''تذکرۃ المحدثین'' جلد اول۔ مرتبہ مولوی ضیاء الدین اصلاحی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام نُعَیم بن حماد خزاعی رحمۃ اللہ علیہ

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی ﷺ کی حدیث مبارکہ کو جن لوگوں نے سیکھا...... اسے سمجھا...... اور اسے عام لوگوں تک پہنچایا...... اس کام کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دیا ان میں سے ایک محترم نام "نُعَیم بن حماد خزاعی" ہے۔

نسبت:

آپ کے باپ کا نام معاویہ اور دادا کا نام حارث تھا۔ آپ کا نام آپ کے باپ کے باپ کے نام کے ساتھ یوں لکھتے ہیں: نُعَیم بن حماد بن معاویہ بن حارث بن ہمام بن سلمہ بن مالک"۔

خاندانی نسبت:

آپ کے قبیلہ کا نام خزاعہ تھا۔ اسی لئے آپ کے نام کے ساتھ خزاعی لکھا جاتا ہے۔

وطن:

خراسان کا مشہور شہر مرو آپ کا وطن تھا۔ یہیں آپ کی پیدائش ہوئی۔ مرو کے رہنے والوں کو مروزی کہا جاتا ہے۔ اس لئے آپ کو بھی مروزی کہتے ہیں۔ چونکہ بعدازاں مستقل طور پر آپ مصر میں رہنے لگے تھے اس لئے مصری کہلاتے ہیں۔

علمِ حدیث کی تحصیل:

آپ جانتے ہیں کہ اس دور میں جن لوگوں کو علم حاصل کرنے کا شوق ہوتا...... وہ بڑی لگن سے استاد کی خدمت میں حاضر ہوتے اور علم حاصل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے۔بعض اوقات طالب علموں کو بہت لمبا سفر کرنا پڑتا لیکن انہیں علم حاصل کرنے کا اتنا شوق ہوتا کہ شہر کی دوری......سفر کرنے کی مشکلات......بھوک پیاس کی تکلیف...... والدین اور گھر بار کی جدائی......ہنس کر برداشت کر لیتے......علمِ حدیث جس عظیم نبی ﷺ کی باتوں اور کارناموں کا نام ہے، وہ ہے ہی اس لائق کہ اس کے حصول کے لئے دنیا بھر کی آسائشیں چھوڑنا پڑیں تو چھوڑ دی جائیں۔

نُعَیم بن حماد خزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے جب علمِ حدیث کے حصول کا ارادہ کیا۔مرو سے نکلے......عراق اور حجاز میں ایک عرصہ تک رہے اور اپنی علمی پیاس بجھانے کی کوشش کی......اس کے بعد واپس تشریف لائے......اور چالیس سال تک علم کی دولت سمیٹنے میں مشغول رہے۔

حفظ:

حفظ سے مراد یاد رکھنے کی صلاحیت ہے۔اللہ تعالیٰ نے یوں تو یہ صلاحیت سب کو عطا کی ہے لیکن کسی کو کم، کسی کو زیادہ......اور کسی کو حیرت انگیز طور پر بہت زیادہ۔

حدیث کے علم میں مہارت کے لئے حفظ بنیادی شرط ہے۔اللہ تعالیٰ نے نُعَیم بن حماد خزاعی کو اس نعمت سے بخوبی نواز رکھا تھا۔

ثقاہت:

ثقاہت سے مراد یہ ہے کہ کردار نیک اور متقی ہو۔کوئی بری عادت نہ ہو اور ساتھ ساتھ حفظ کی صلاحیت بھی موجود ہو۔

علم حدیث کی جانچ پرکھ رکھنے والے علماء نے آپ کے حفظ اور ثقاہت کی تعریف کی ہے۔جن میں امام یحییٰ بن معین......امام احمد......ابنِ عدی......اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو حاتم وغیرہ شامل ہیں۔

فِقُه (دین کی سمجھ بوجھ):

حدیث سمجھنے کا دوسرا نام ہے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنا......دین کی سمجھ حاصل کرنے کو فِقْہ کہتے ہیں۔ نُعَیم بن حماد خزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے فِقَہ یعنی دین کی سمجھ بوجھ سے بھی اچھی طرح نوازا تھا......علم الفرائض میں خاص طور پر ماہر تھے۔

اس علم سے مراد یہ ہے کہ جو شخص فوت ہو جائے، اس کا مال......کس کس کو اور کتنا کتنا......اور کیسے کیسے تقسیم کرنا ہے۔

فقاہتِ علمی:

علامہ ذہبی جو محدثین کے حفظ اور ثقاہت کو پرکھنے میں ماہر تھے انہوں نے نُعَیم بن حماد خزاعی کا ذکر یوں کیا ہے۔

"کان من اوعیة العلم"۔

"یہ علم کا خزانہ تھے"۔

"احد علماء العصر"۔

"اپنے زمانے کے ہم عصر علماء میں سے ایک تھے"۔

اساتذہ:

آپ نے جن علماء سے علم سنا......سمجھا......اور روایت کیا، ان میں سے چند محترم نام یہ ہیں: ابراہیم بن سعد، ابراہیم بن طہمان، ابوبکر بن عیاش، ابوحمزہ عکبری، ابوداؤد طیالسی، بقیہ بن ولید، جریر بن عبدالحمید، عبداللہ بن مبارک، سفیان بن عیینہ، خارجہ بن مصعب، زبید بن سعد، عبدالوہاب ثقفی، عیسیٰ بن عبید کِندی، فضل بن موسیٰ سنیانی، نوح ابن ابی مریم، معتمر بن سلیمان، ہشیم رحمہم اللہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَوْح بن عِبادہ سے آپ نے چار ہزار احادیث سنی تھیں۔

شاگرد:

جس طرح علم حاصل کرنا فرض ہے، اس طرح اسے دوسروں تک پہنچانا بھی فرض ہے۔ امام نُعیم بن حماد نے بھی اس فرض کو ادا کیا۔ اور حدیث کی روشنی دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کی۔ جن لوگوں نے آپ سے یہ روشنی حاصل کی ان میں سے چند محترم نام یہ ہیں:

ابراہیم بن جَوْزجانی، اَبُو الاَحْوص عکبری، ابو حاتم رازی، ابو اسماعیل ترمذی، احمد بن منصور رمادی، احمد بن یوسف سلمی، اسماعیل سمویہ، بکر بن اسماعیل دُمیاطی، حمزہ بن محمد عیسیٰ بغدادی، علی بن داوٗد قنطری، عِصام بن رواد بن جراح، عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، محمد بن عوف طائی، محمد یحییٰ ذہلی، یحیٰی بن معین۔

ان کے علاوہ امام محمد اسماعیل بخاری جن کی مرتب کی ہوئی کتاب بخاری شریف کے نام سے مشہور ہے، انہوں نے آپ سے دو روایتیں صحیح بخاری میں شامل کی ہیں۔ امام مسلم قشیری جن کی مرتب کی ہوئی کتاب کا نام "مسلم شریف" مشہور ہے انہوں نے صحیح مسلم کے مقدمہ میں آپ کی ایک روایت بیان کی ہے۔ جب کہ امام عیسیٰ ترمذی، امام ابنِ ماجہ، اور امام ابی داوٗد نے جو کتابیں مرتب کی ہیں، ان میں نعیم حماد خزاعی کے شاگردوں سے سن کر روایتیں کی ہیں۔ سنن نسائی کے علاوہ باقی تمام صحاح ستہ میں آپ کی روایات موجود ہیں۔

دینی حمیت:

مسلمان وہ ہے جو اپنے عمل کو سنت کے مطابق ڈھالے، یہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان کا تقاضہ بھی ہے اور ان سے محبت کا ثبوت بھی۔ امام نُعیم بن حماد خزاعی سنت پر سختی سے عمل کرتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابنِ حجرؒ لکھتے ہیں:

''آپ سنت پر عمل کرتے تھے اور بدعت سے آپ کو سخت نفرت تھی''۔

بدعت سے مراد وہ کام ہے جسے ہمارے پیارے نبی ﷺ نے تو نہیں کیا، نہ ہی صحابہ کرام نے اسے کیا لیکن لوگ ثواب سمجھ کر خود بخود کرنے لگیں۔ گویا بدعت سنت کی مخالفت کا نام ہے...... جس طرح روشنی میں اندھیرا نہیں رہ سکتا، اسی طرح سنت پر عمل کرنے سے بدعت خود بخود مٹ جاتی ہے، ایک سچے مسلمان کی شان یہی ہے کہ سنت کو محبوب رکھے اور بدعت کے قریب بھی نہ پھٹکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی سنت کی محبت عطا فرمائے اور ہمیں ہر کام کرتے وقت یہ توفیق دے کہ ہم سنت پر جم جائیں اور بدعت سے دور ہٹ جائیں۔ آمین!

امام نُعیم بن حماد کے دور میں وقت کے خلیفہ کا عقیدہ تھا کہ قرآن حکیم اللہ کی مخلوق ہے، اس نے اس پر اتنی سختی کی کہ جو اس کا انکار کرتا اس کو سزا دیتا۔ چونکہ قرآن حکیم اللہ کی مخلوق نہیں بلکہ اللہ کا کلام ہے...... یہی رسول اللہ ﷺ نے بتایا...... یہی صحابہ نے سمجھا...... لہٰذا یہی عقیدہ سنت ہے۔

امام نعیم بن حماد نے بھی یہی عقیدہ ظاہر کیا جس کے نتیجے میں آپ کو قید کر دیا گیا۔ پہلے مصر سے عراق...... اور پھر سامرا میں قید رکھا گیا غالباً، سامرا...... بغداد کے قید خانے میں آپ کی وفات ہوئی۔ اسلامی مہینے کے مطابق جمادی الاولیٰ کی ۱۲ تاریخ تھی اور ۲۲۸ یا ۲۲۷ ہجری تھی۔

تصنیفات:

ابنِ کثیر مشہور محدث اور مفسر لکھتے ہیں کہ آپ نے بہت سی کتب لکھیں لیکن جو کتب معلوم ہیں وہ دو ہیں

① الفتن والملاحم:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب مشہور بھی ہے اور اپنے موضوع پر اہم بھی، اس کا ایک قلمی نسخہ (یعنی ہاتھ سے لکھا ہوا) برٹش میوزیم برطانیہ میں موجود ہے۔

② مُسند :

مسند حدیث کے اس مجموعے کو کہتے ہیں جس میں مرتب کرنے والا ایک ہی صحابی یا راوی یا تابعی یا اپنے استاد یا کسی ایک شہر کے لوگوں کی تمام روایات یا کسی ایک قبیلہ کے لوگوں کی تمام روایات ایک ہی باب میں جمع کر دے......اور یہ خیال نہ رکھے کہ یہ روایات ثقہ ہیں یا نہیں؟

مشہور محدث امام احمد کہتے ہیں جس محدث نے سب سے پہلے مسند ترتیب دی، وہ امام نُعَیم بن حماد خزاعی ہیں۔ خطیب بغدادی اور کئی دوسرے محدثین کا بھی یہی خیال ہے۔اس لحاظ سے آپ (مسند یعنی اس طریقہ سے حدیثیں جمع کرنے) کے بانی ہیں۔آپ کی مسند ایک عرصہ تک پڑھی پڑھائی جاتی رہی۔ جب بعد میں احادیث کے دوسرے مجموعے مرتب ہو گئے تو اس کے پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ کم ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نُعَیم بن حماد خزاعی سے راضی ہو اور ہمیں اپنے پیارے نبی کی احادیث پڑھنے اور ان کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کا شوق بخشے۔ آمین!

نوٹ:

یہ مضمون ''تذکرۃ المحدثین'' جلد اول، مرتب مولانا ضیاء الدین اصلاحی سے اخذ کیا ہے۔

❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاریہ اصطلاحاتِ حدیث

اَخْبَرَنا	۳۳
اسراف	۴۶
انساب	۱۰۶
بدعت	۱۲۰
ثقہ	۲۲
ثلاثی	۹۸
جزء	۵۳
حَدَّثَنا	۳۳
حِفظ	۴۷_۱۱۷
زہد	۵۸
سماعِ	۲۹
شُذُوذ	۲۲
صحیحین	۵۶
صومِ داوٗدی	۸۸
امر بالمعروف	۱۰۸
احادیثِ رجا	۹۹
باب	۶۵
تابعین	۶۸
ثقاہت	۱۱۷
جامع	۴۲_۵۵
حدیث	۱۷_۲۷_۴۳
حافظ	۴۴
راوی	۱۸_۳۴_۵۳_۱۰۱
سُنَن	۴۲
شیخ	۱۱۳
صحیح حدیث	۴۳
صحاح ستہ	۳۲_۷۹
ضبط	۴۷

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف احادیث ۴۳
علمِ نافع ۱۰۷
عادل ۳۴
فِقہ ۱۱۸
قُضاء ۱۰۵
کتاب ۶۵
محدثین ۱۹۔۱۰۲
مُستَدرِک ۱۰۹
موالات ۶۱
نہی عن المنکر ۱۰۸
ولا ۶۱

عللِ حدیث ۱۰۶
علم الفرائض ۱۱۸
غیبت ۳۰
فقہاء ۵۷
کنیت ۲۷۔۳۶۔۸۳
لقب ۱۰۳
مُسنَد ۴۲۔۹۷۔۱۲۱
موطا ۷۸
نسبتی نام ۵۰۔۸۳
ورع ۵۸
ہجری کیلنڈر ۶۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاشوں پر رقص

(مضامین اور انشائیے)

مریم خنساء

ناشر:

مشربہ علم و حکمت (دار الشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092
0300-4270553

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُوں ھُوں

بچوں کے لیے دلچسپ کہانیاں

مریم خنساء

مشربہ علم و حکمت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہی قبا

مریم خنساء

ناشر:

مشربہ علم وحکمت (دارالشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0333-4994840

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی رحاب اللہ الاسماء الحسنی

اردو ترجمہ

وسیع الصفات اللہ

مصنف

محمد عجاج الخطیب

مترجم

محمد مسعود عبدہ

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الله
رسول
محمد
صلی اللہ علیہ وسلم
محمد